اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا
علم نحو کے مبتدی طلبہ وطالبات کے لئے

خلاصۂ نحوِ میر
و
اضافات

تالیف
علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

برکاتی فاؤنڈیشن (ٹرسٹ) پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصۂ نحو میر

و

اضافات

تالیف : علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

ناظم اعلیٰ : برکاتی فاؤنڈیشن (ٹرسٹ) پاکستان

مہتمم و شیخ الحدیث : مرکز العلوم الاسلامیہ (میٹھادر کراچی)

مہتمم و شیخ الحدیث : دار العلوم برکاتیہ (گلشن اقبال کراچی)

کمپوزر : قاری زاہد حسین سہروردی

برکاتی فاؤنڈیشن (ٹرسٹ) پاکستان

www.waseemziyai.com

فہرست

صفحہ نمبر	فہرست مختلف تراکیب	نمبر شمار
10	علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت	01
10	علم نحو کے واضع ومُصَنِّفِ نحوِ میر کا تعارف	02
11	لفظ کے معنی واقسام	03
11	مُفْرَد اور اس کی اقسام	04
13	نقشہ	05
13	مُرکَّب اور اس کی اقسام	06
13	مُرکَّبِ مُفید	07
13	جملہ خبریہ کی تعریف	08
14	جملہ خبریہ کی اقسام	09
15	مُسْنَد الیہ ومُسند بہ کی تعریف	10
16	نقشہ	11
16	جملہ انشائیہ کی تعریف	12
19	نقشہ	13
20	نقشہ	14
20	مرکب غیر مُفید	15
23	نقشہ	16

www.waseemziyai.com

17	علاماتِ اسم	24
18	علاماتِ فعل	27
19	حرف کی علامات	28
20	جملہ کلماتِ عرب	28
21	مُعْرَب	28
22	مَبْنِي	28
23	مَبْنِي کی اقسام	29
24	مُعْرَب کی اقسام	29
25	مَبْنِيُّ الْاَصل	29
26	اسمِ غیرِ مُتَمَكِّن	30
27	اسمِ مُتَمَكِّن	30
28	مُعْرَب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے فعل مضارع اور وہ فعل مضارع جو نون تاکید کے ساتھ ہوں	30
29	اسمِ غیرِ مُتَمَكِّن کی اقسام	32
30	(ا) اسماءِ مُضْمَرَات	32
31	فاعل کی اقسام	33
32	ضمیر کی اقسام	33
33	ضمیرِ مرفوع متصل	33
34	ضمیرِ مرفوع منفصل	34

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

35	ضمیرِ منصوب متصل	34
36	ضمیرِ منصوب منفصل	34
37	ضمیرِ مجرور متصل	35
38	ضمیرِ مرفوع متصل کی اقسام	35
39	ضمیرِ مرفوع متصل مُسْتَتِر کی اقسام	39
40	ضمیرِ شان وقصّہ	40
41	نقشہ	41
42	(۲) اَسماءِ اشارات	41
43	(۳) اَسماءِ موصولات	43
44	(۴) اَسماءِ اَفعال	45
45	(۵) اَسماءِ اَصوات	46
46	(۶) اَسماءِ ظُرُوْف	47
47	(۷) اَسماءِ کنایات	49
48	(۸) مرکب بنائی	50
49	اسم کی اقسام باعتبار عُمُوْم وخُصُوْص	50
50	اسم معرفہ	50
51	اسم نکرہ	50
52	اسم کی اقسام باعتبارِ جنس	52
53	(۱) مذکر	52

54	مؤنّث	52
55	نقشہ	53
56	مؤنّث کی اقسام باعتبار ذات	53
57	مؤنّث حقیقی	53
58	مؤنّث لفظی	53
59	اسم کی اقسام باعتبار تعداد	54
60	نقشہ	55
61	جمع کی اقسام باعتبار لفظ	56
62	جمع تکسیر	56
63	جمع سالم	56
64	جمع کی اقسام باعتبار معنی	57
65	جمع قِلّت	57
66	جمع کثرت	57
67	نقشہ	58
68	اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی اقسام	59
69	اسم متمکن کی سولہ اقسام	61
70	اسبابِ منع صرف	64
71	فعلِ مضارع کے اعراب	71

www.waseemziyai.com

72	عوامل کا بیان	74
73	(۱) حروفِ جارّہ	75
74	(۲) حروفِ مشبہ بالفعل اور اُن کا عمل	76
75	(۳) مَا وَلَا اَلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْس	78
76	(۴) لائے نفی جنس	79
77	(۵) حروفِ ندا	81
78	حروف عاملہ در فعل مضارع	82
79	(۱)حروفِ ناصبہ	82
80	حروفِ جازمہ	86
81	نقشہ	87
82	افعال عاملہ	88
83	فعلِ معروف کا عمل	88
84	مفعولِ مطلق	89
85	مفعولِ فیہ	90
86	مفعولِ مَعَہٗ	90
87	مفعولِ لَہٗ	90
88	حال	91
89	تَمیِیز	92

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

90	مفعول بِہٖ	93
91	فاعل کی اقسام	94
92	فعل مجہول کا عمل	97
93	فعل مَتعَدّیِ کی اقسام	97
94	اَفعال قلوب	98
95	اَفعالِ ناقصہ	99
96	اَفعالِ مُقَارَبہ	100
97	افعال مدح وذَمّ	101
98	افعال تَعَجُّب	103
99	اسمائے عاملہ	104
100	(۱) اسمائے شرطیہ بمعنیٰ اِنْ	104
101	(۲)(۳) اسماءِ افعال	105
102	(۴) اسم فاعل	106
103	(۵) اسم مفعول	108
104	(۶) صفت مشبہ	109
105	(۷) اسمِ تفضیل	110
106	(۸) مصدر	111
107	(۹) اسمِ مضاف	112

108	(۱۰)اسمِ تام	113
109	مثالیں	113
110	(۱۱)اسماءِ کنایہ	114
111	عوامل معنویہ	115
112	توابع کا بیان	116
113	صفت	117
114	تاکید	119
115	بدل	121
116	عطف بحرف	123
117	عَطْفِ بیان	123
118	حروفِ غیر عاملہ	124
119	مُستَثنٰی کی مختصر بحث	129
120	فہرست مختلف تراکیب	131

www.waseemziyai.com

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نحوِ میر وہ کتاب ہے جس کو اکابر اولیاء وعلماء نے پڑھا اور پڑھایا اس کتاب کو اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ۱۹۹۱ء میں اہلسنت وجماعت کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم امجدیہ میں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد متعدد مرتبہ نحوِ میر پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی، ہر دفعہ یہ سوچ رہی کہ نحوِ میر کو سھل انداز اور اردو زبان میں پیش کروں، لیکن دیگر مصروفیات کی بنا پر نہ کر سکا۔ اس بار درجہ اولیٰ کے طلباء کی ذہنی استعداد کا خصوصی خیال رکھتے ہوئے نحوِ میر کا خلاصہ، کچھ اضافات اور متفرق عبارات کی تراکیب اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ فقیر کی اس کاوش کو اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اپنی بارگاہِ صمدیت میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ میری، میرے والدین اور اساتذہ کرام کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ الامین الکریم ﷺ

نوٹ: اہلِ علم حضرات سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی غلطی پر مطلع ہوں تو باخبر کریں۔

محمد وسیم ضیائی

16 اپریل 2020ء بمطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

www.waseemziyai.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ كَانَ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

علمِ نحو کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت

علمِ نحو کی تعریف: وہ علم ہے جس کے ذریعہ اسم، فعل اور حرف کے آخر کے حالات مُعرَب اور مَبْنِی ہونے کے اعتبار سے جانے جائیں اور کلمات کو ایک دوسرے سے ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔

علمِ نحو کا موضوع: ”کلمہ اور کلام“

علمِ نحو کی غرض و غایت: کلامِ عرب میں لفظی غلطی سے بچنا۔

علمِ نحو کے واضع و مُصنّفِ نحو میر کا تعارف

علمِ نحو کے واضع: علمِ نحو کے واضع ”حضرت سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ“ ہیں۔ آپ (رضی اللہ عنہ) ہی کے حکم سے ”حضرت ابو الاسود دُھَلی رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ اس علم کی تدوین کی۔

مُصنّف کا تعارف: آپ کا نام علی بن محمد بن علی ہے۔ آپ کا لقب زین الدّین اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ میر سید شریف اور سید السند سے مشہور ہیں۔ آپ ۲۲ شعبان ۷۴۰ھ کو جُرجان میں پیدا ہوئے جبکہ وفات ۷۶ سال کی عمر میں ۶ ربیع الاول ۸۱۶ھ شیراز میں ہوئی۔

www.waseemziyai.com

لفظ کے معنیٰ و اقسام

لفظ کے لُغوی معنیٰ: پھینکنا ہے۔

لفظ کے اِصطلاحی معنیٰ: وہ بات جو انسان کے منہ سے نکلے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مَوْضُوْع (۲) مُھْمَل

لفظِ مَوْضُوْع کی تعریف: وہ لفظ جسکے کچھ معنیٰ ہوں۔ جیسے: رَجُلٌ (مرد)

نوٹ: لفظِ مَوْضُوْع کو لفظِ مُسْتَعْمَل بھی کہتے ہیں۔

لفظِ مُہمَل کی تعریف: وہ لفظ جس کے کچھ معنیٰ نہ ہوں۔

جیسے: روٹی شوٹی میں شوٹی۔ پانی وانی میں وانی۔

لفظِ مَوْضُوْع کی اَقسام: دو قسمیں ہیں۔

(۱) مُفْرَدْ (۲) مُرَکَّب

مُفرَد اور اُس کی اَقسام

مُفْرَدْ کی تعریف: وہ تنہا لفظ جو ایک معنیٰ بتائے۔ جیسے: رَجُلٌ (مرد) فَرَسٌ (گھوڑا)

لفظِ مُفْرَدْ کو کَلِمَہ بھی کہتے ہیں۔

کَلِمَہ کی اَقسام: تین قسمیں ہیں۔

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج

www.waseemziyai.com

نہ ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے: اِمْـرَأَةٌ[1] (عورت)

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جائے۔ جیسے: ضَـرَبَ[2] (اُس ایک مرد نے مارا) یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو۔ جیسے: مِـنْ (سے) عَـلٰی (پر، اوپر)[3]

نوٹ: زمانے کل تین ہیں۔ (۱) ماضی (۲) حال (۳) اِسْتِقْبَال (مستقبل) ماضی گزرے ہوئے زمانے کو، حال موجودہ زمانے کو اور اِسْتِقْبَال آئندہ زمانے کو کہتے ہیں

وجہِ حصر: کلمہ اپنے معنی بتانے میں کسی کا محتاج ہوگا یا نہیں، اگر ہوگا تو حرف۔ اگر معنی بتانے میں محتاج نہیں اور کسی زمانے سے ملا ہوا ہے تو فعل۔ اگر زمانے سے ملا ہوا نہیں تو اسم۔

---

[1] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں اللہ (سورہ اخلاص آیت ۱) اللہ ایک ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں محمد (سورہ فتح آیت ۲۹) محمد اللہ کے رسول ہیں۔

[2] تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِيْ لَهَبٍ میں تَبَّتْ (سورۃ اللھب آیت ۱) ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں۔

[3] اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ میں فی (سورۃ العصر آیت ۲) بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ میں لِام (سورہ قریش آیت ۱) قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

- لفظ
  - مَوْضوع
    - مُفْرَد
      - اسم
      - فعل
      - حرف
    - مُرَكَّب
  - مُهْمَل

مُرَكَّب اور اُس کی اَقسام

مُرَكَّب کی تعریف: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے ملکر بنے۔ جیسے: قَلَمُ زَيْدٍ، (زید کا قلم) هٰذَا قَلَمٌ، (یہ قلم ہے)

مُرَكَّب کی اقسام: مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مرکبِ مفید (۲) مرکبِ غیر مُفید

مُرَكَّبِ مُفید وہ مرکب ہے کہ جب بولنے والا اپنی بات پر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل ہو۔ مرکبِ مفید کو مرکبِ تامّ، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے: هٰذَا كِتَابٌ[۱] (یہ کتاب ہے)

جملہ کی اقسام: جملہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ کی تعریف وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔

---

۱ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ (سورۃ القدر آیت ۴) فرشتے اور جبریل اترتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ[1] (زید عالم ہے) ضَرَبَ زَیْدٌ[2] (زید نے مارا)

جملہ خبریہ کی اقسام جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ خبریہ (۲) جملہ فعلیہ خبریہ

جملہ اسمیہ خبریہ کی تعریف: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جُزء اسم ہو۔ جملہ اسمیہ خبریہ کا پہلا جُزء مُسْنَدٌ اِلَیْہِ اور مَحْکُوْم عَلَیْہِ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں مُبتدا کہتے ہیں۔ اور دوسرا جُزء مُسْنَد بِہٖ اور مَحْکُوْم بِہٖ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں خبر کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ مذکورہ مثال میں جملہ کا پہلا جُزء زَیْدٌ اسم ہے، اس لئے جملہ اسمیہ کہلائے گا اور پہلا جُزء (زَیْد) مُسْنَد اِلَیْہِ اور مَحْکُوْم عَلَیْہِ ہے جس کو ترکیب میں مبتدا کہتے ہیں۔ اور دوسرا جُزء (عَالِمٌ) مُسْنَد بِہٖ اور مَحْکُوْم بِہٖ ہے جس کو ترکیب میں خبر کہتے ہیں۔

زَیْدٌ عَالِمٌ کی مختصر ترکیب: زَیْدٌ مبتداء، عَالِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ فعلیہ خبریہ کی تعریف: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو۔ جملہ فعلیہ کا پہلا جزء مُسْنَد بِہٖ اور مَحْکُوْم بِہٖ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں فعل کہتے ہیں۔ دوسرا جزء مُسْنَد اِلَیْہ اور مَحْکُوْم عَلَیْہ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں فاعل کہتے ہیں۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ۔ مذکورہ مثال میں جملہ کا پہلا جُزء (ضَرَبَ) فعل ہے، اس لئے

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (سورۃ الفاتحہ آیت ۱) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

[2] خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (سورۃ البقرہ آیت ۷) اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے۔

www.waseemziyai.com

جملہ فعلیہ کہلائے گا اور پہلا جزء (ضَرَبَ) مُسْنَد بِہٖ اور مَحْکُوْم بِہٖ ہے جس کو ترکیب میں فعل کہتے ہیں۔ اور دوسرا جزء (زَیْدٌ) مُسْنَد اِلَیْہِ اور مَحْکُوْم عَلَیْہِ ہے جس کو ترکیب میں فاعل کہتے ہیں۔

ضَرَبَ زَیْدٌ کی ترکیب: ضَرَبَ اثبات فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، زَیْدٌ فاعل، ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مُسْنَد الیہ و مُسْنَد بہ کا تعارف "مُسْنَد اِلَیْہ" وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اِسناد (نسبت) کی جائے۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ مذکورہ مثال میں زَیْدٌ مُسْنَد اِلَیْہِ اور مَحْکُوْم عَلَیْہِ ہے کیونکہ عَالِمٌ کی اِسناد زَیْدٌ کی طرف کی گئی ہے اور جس کی اِسناد کی جائے اس کو مُسْنَد بِہٖ اور مَحْکُوْم بِہٖ کہتے ہیں۔

اِسْنَاد کی تعریف: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ مخاطب کو پوری بات سمجھ میں آئے۔

نوٹ نحویوں کے نزدیک اِسناد، نسبت اور حکم کا ایک ہی مطلب ہے۔

نوٹ اسم مُسْنَد بِہٖ اور مُسْنَد اِلَیْہِ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف مُسْنَد بِہٖ ہو گا مُسْنَد اِلَیْہِ نہیں ہو گا اور حرف نہ مُسْنَد بِہٖ ہو گا اور نہ مُسْنَد اِلَیْہِ ہو گا۔

مُبتدا و خبر کے اعراب: مبتدا اور خبر دونوں کلامِ عرب میں مرفوع ہوتے ہیں۔ اور مبتدا معرفہ ہو گا یا نکرہ مخصوصہ ہو گا۔

فاعل کے اعراب: كُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوْعٌ۔ ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

- مرکب
  - مرکبِ مُفید
    - جملہ خبریہ
      - جملہ اسمیہ خبریہ
      - جملہ فعلیہ خبریہ
    - جملہ انشائیہ
  - مرکبِ غیر مُفید

جملہ انشائیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے۔

جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔

اَمر	نَہی	اِسْتِفْهَام	تَمَنِّي	تَرَجِّي
عُقُود	نِدا	عَرض	قَسم	تَعَجُّب

اَمر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی کام کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے: اِضْرِب[1] (تو مار)

نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے: لَاتَضْرِب[2] (تو مت مار)

اِسْتِفْهَام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔

---

1. اِهْدِنَا (سورۃ الفاتحہ آیت ۵) ہمیں ہدایت عطا فرما۔
2. وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ میں لا تنھر (سورہ الم نشرح آیت ۷) اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

www.waseemziyai.com

جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟[1] (کیا زید نے مارا؟)

تَمَنِّي: وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعے آرزو کا اظہار کیا جائے۔ جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ[2] (کاش کہ زید حاضر ہوتا)

تَرَجِّي: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے توقع کا اظہار کیا جائے۔ جیسے: لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ[3] (شاید کہ عَمرو غائب ہے)

نوٹ تمنا کے لئے کلام عرب میں لیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ترجی کے لئے لعلّ جس کا معنی اردو میں "شاید" اور "اُمید" کیا جاتا ہے۔

عُقُوْد: عُقود عقد کی جمع ہے بمعنی معاملہ عقود وہ جملہ انشائیہ ہے جن کے ذریعے معاملات خرید وفروخت، نکاح وطلاق وغیرہ کئے جائیں۔ جیسے: بیچنے والا بیچتے وقت کہے بِعْتُ (میں نے بیچا) اور خریدنے والا خریدتے وقت کہے اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا)

ندا: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حَرفِ ندا کے ذریعے کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔ جیسے: يَارَسُوْلَ الله[4] (صلی اللہ علیک وسلم)

عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی کام کی رغبت دلائی جائے۔ جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا[5] (آپ ہمارے پاس نہیں ٹھہرتے کہ آپ کو بھلائی پہنچے)

---

[1] هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ (سورۃ البروج آیت ۱۷) کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔

[2] يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا (سورۃ النبا آیت ۴۰) اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہو جاتا۔

[3] لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۷) شاید کہ قیامت قریب ہے۔

[4] يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (سورۃ المزمل آیت ۱) اے چادر اوڑھنے والے۔

[5] يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا (سورہ ھود آیت ۴۲) اے میرے بیٹے! تو ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔

www.waseemziyai.com

قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی بات پر قسم کھائی جائے۔ جیسے: وَاللّٰہِ[1]

حرفِ قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعے قسم کھائی جائے۔

مُقْسَم بِہٖ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے۔

مُقْسَم عَلَیْہِ: وہ بات ہے جس پر قسم کھائی جائے اس کو جوابِ قسم بھی کہتے ہیں۔ جیسے: وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا[2] (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ضرور ماروں گا) مذکورہ مثال میں واؤ حرف قسم اللہ اسمِ جلالت مقسم بہ اور لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا مقسم علیہ یا جوابِ قسم ہے۔

تَعَجُّب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے صیغے سے حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کے لیے وضع کئے گئے ہوں۔ عربی میں تعجب کے دو صیغے ہیں۔

(۱) مَا اَفْعَلَہٗ[3] جیسے: مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (زید کتنا حَسِین ہے)

(۲) اَفْعِلْ بِہٖ[4] جیسے: اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کس قدر حَسِین ہے)

نوٹ جملہ خبریہ میں خبر ہوتی ہے اور جملہ انشائیہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) طلبی (۲) غیر طلبی۔

مذکورہ اقسام میں عقود، قسم، تعجب غیر طلبی ہیں جن کو ایقاعی بھی کہتے ہیں۔ باقی سات طلبی ہیں۔

---

[1] وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ (سورہ یٰسین آیت ۲) حکمت والے قرآن کی قسم۔

[2] وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (سورۃ العصر آیت ۱، ۲) زمانے کی قسم۔ بیشک انسان ضرور خسارے میں ہے۔

[3] فَمَآ اَصْبَرَھُمْ عَلَی النَّارِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۵) تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں۔

[4] اَبْصِرْ بِہٖ وَاَسْمِعْ (سورۃ الکھف آیت ۲۶) وہ کتنا دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

- جملہ / کلام
  - خبریہ
  - انشائیہ
    - طلبی
      - امر
      - نہی
      - استفہام
      - تمنّی
      - ترجّی
      - ندا
      - عرض
    - غیر طلبی
      - عقود
      - قسم
      - تعجب

اِضْرِبْ کی ترکیب: اِضْرِبْ فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے جس میں اَنْ ضمیرِ فاعل اور تَ علامتِ خطاب، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَا تَضْرِبْ کی ترکیب: لَا تَضْرِبْ فعل نہی حاضر معروف صیغہ واحد مذکر اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے جس میں اَنْ ضمیرِ فاعل تَ علامتِ خطاب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ کی ترکیب: هَلْ حرفِ استفہام، ضَرَبَ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب زَيْدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ جملہ خبریہ کی طرح جملہ انشائیہ بھی اسمیہ اور فعلیہ ہوتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

اَنْتَ = تو

اَنْ	تَ
ضمیرِ فاعل	علامتِ خطاب

مرکبِ غیرِ مفید وہ مرکب ہے کہ جب بولنے والا اپنی بات پر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔ مرکبِ غیر مفید کو مرکبِ ناقص بھی کہتے ہیں۔

جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ [1] (زید کا غلام)

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔

مرکبِ اِضافی	مرکبِ توصیفی	مرکبِ بِنائی	مرکبِ مَنَع صرف

(۱) مرکبِ اِضافی: وہ مرکبِ غیرِ مفید ہے جس میں ایک اسم کی نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی جائے۔ جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) پہلے جزء کو مضاف اور دوسرے جزء کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جس کی اضافت کی جاتی ہے وہ مضاف اور جس کی طرف کی جاتی ہے وہ مضاف الیہ۔ مثالِ مذکورہ میں غلام کی اضافت زید کی طرف کی گئی ہے اِس لیے غلام مضاف ہے اور زید مضاف الیہ۔

نوٹ عربی زبان میں پہلے مضاف بعد میں مضاف الیہ آتا ہے جبکہ اردو میں پہلے مضاف الیہ بعد میں مضاف آتا ہے۔ اور اکثر اردو میں ترجمہ کرتے وقت بیچ میں

[1] یَوْمِ الدِّیْنِ (سورۃ الفاتحہ آیت ۳) دن کے مالک۔

www.waseemziyai.com

کا، کے، کی اور را، رے، ری آتا ہے۔

مرکبِ اضافی کے اعراب: مضاف پر الف و لام (ال) اور تنوین نہیں آئے گی اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہو گا۔

(۲) مرکبِ توصیفی: وہ مرکبِ غیرِ مفید ہے جس میں دوسرا کلمہ پہلے کلمہ کے کسی اچھے یا بُرے وصف کو بیان کرے۔ پہلا کلمہ موصوف اور دوسرا کلمہ صفت کہلاتا ہے۔ جیسے: اِمۡرَاَۃٌ عَالِمَۃٌ[1] (عالمہ عورت) مذکورہ مثال میں لفظِ عالمہ کے ذریعے عورت کے اچھے وصف کو بیان کیا گیا تو اِمۡرَاَۃٌ موصوف اور عالمہ اُس کی صفت کہلائے گی۔

مرکبِ توصیفی کے اعراب: صفت اعراب میں موصوف کے تابع ہے یعنی جو موصوف کے اعراب ہیں وہی صفت کے اعراب ہوتے ہیں۔

تنبیہ: استاد مثالیں دیکر واضح کریں ۔

(۳) مرکبِ بنائی: وہ مرکبِ غیرمفید ہے جس میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کرلیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو مُتَضَمِّن (مشتمل) ہو۔ جیسے: اَحَدَ عَشَرَ تا تِسۡعَةَ عَشَرَ۔ اَحَدَ عَشَرَ[2] اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا "و" کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کردیا گیا۔

مرکبِ بنائی کے اعراب: مرکب بنائی کے دونوں جزء مَبۡنِی برفتحہ ہو نگے۔ جیسے: جَاءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ (گیارہ مرد آئے) مگر اِثۡنَا عَشَرَ کا پہلا جزء مُعۡرَب ہو گا اور

---

[1] فَهُوَ فِيۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ (سورۃ القارعہ آیت ۷) وہ پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔ مذکورہ مثال میں راضیۃ عیشۃ کی صفت ہے۔

[2] اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا (سورہ یوسف آیت ۴) گیارہ ستارے۔

www.waseemziyai.com

دوسرا جزء مَبْنِی بر فتحہ ہو گا۔

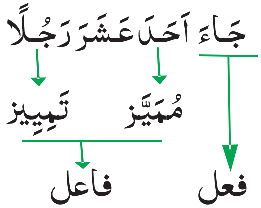

(۴) مرکبِ مَنَع صرف: وہ مرکب غیرِ مُفید ہے جس میں بلا نسبت دو کلموں کو ملا کر ایک کیا گیا ہو اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو مُتَضَمِّن (مشتمل) نہ ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكُّ[1] (ملکِ شام کے شہر کا نام ہے) یہ اصل میں بَعْلٌ (ایک بت کا نام ہے) اور بَكٌّ (شہر کے باشاہ کا نام ہے) دو کلموں سے ملکر بنا ہے۔ حَضَرَ مَوْتُ (ملکِ یمن کے شہر کا نام ہے) یہ اصل میں حَضَرَ (شہر) اور لفظِ مَوْت سے ملکر بنا ہے۔ مَعْدِ یْکَرِبُ یہ بھی مَعْدِی اور لفظ کرب سے ملکر بنا ہے۔

مرکبِ منع صرف کے اعراب: اکثر علماء کے نزدیک پہلا جزء مَبْنِی بر فتحہ اور دوسرا جزء غیرِ مُنْصَرِف ہو گا۔ جیسے: هٰذَا بَعَلَبَكُّ (یہ بعلبک ہے)

نوٹ مرکب غیر مُفید ہمیشہ جملے کا جزء یعنی مُسْنَد بہٖ یا مُسْنَدُ الیہ ہو گا، پورا جملہ نہیں ہو گا۔ جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ مذکورہ مثال میں غلامُ زیدٍ مرکب اضافی جملہ نہیں بلکہ جملہ کا جزء یعنی مُسْنَد الیہ ہے۔

غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ کی ترکیب: غُلَامُ مضاف، زَيْدٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے

[1] اَحْمَدْ رَضَا دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہے۔

www.waseemziyai.com

مضاف الیہ سے ملکر مرکب اضافی ہو کر مُبتدا، **قَائِمٌ** اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں **هُوَ** کی ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نقشہ

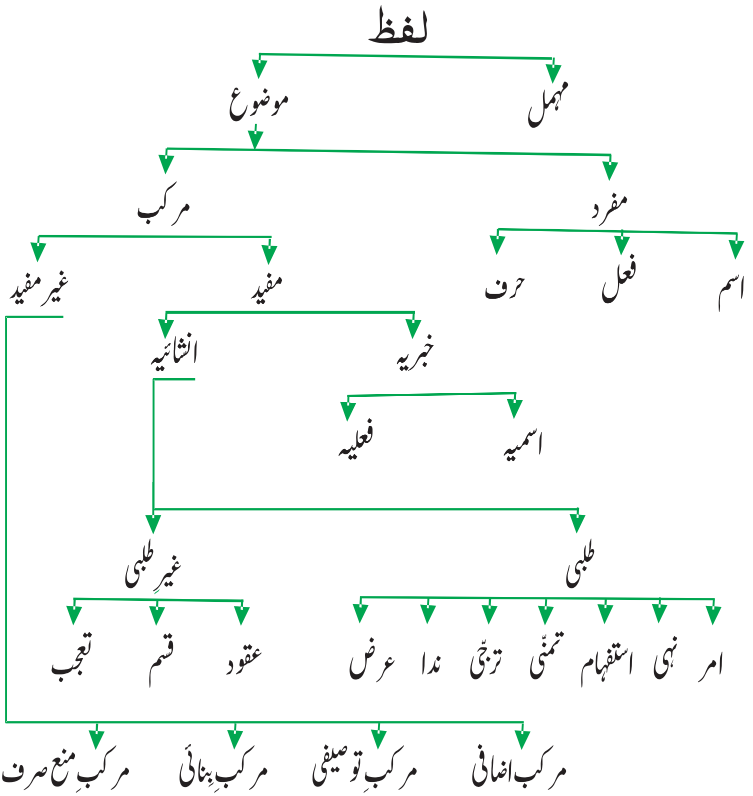

www.waseemziyai.com

جملے کے کلمات: کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہو گا چاہے وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ [1] یا دو میں سے ایک لفظوں میں ہو اور دوسرا پوشیدہ جیسے: اِضْرِبْ [2] کہ اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے اور جملے کے کلمات دو سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔

جیسے: تین کی مثال ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا [3]

چار کی مثال ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا ضَرْبًا [4]

پانچ کی مثال ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا ضَرْبًا شَدِیْدًا [5]

عُمَرَ اور عَمْرو میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر "و" نہ ہو تو عُمَر ہو گا اور اگر واؤ ہو گا تو عَمْرٌ پڑھیں گے۔

علاماتِ اِسم اسم کی گیارہ علامات ہیں۔

(۱) شروع میں الف و لام (ال) کا ہونا۔ جیسے: اَلْحَمْدُ [6]

(۲) شروع میں حرفِ جر کا ہونا۔ جیسے: بِزَیْدٍ [7]

(۳) آخر میں تنوین کا ہونا۔ جیسے: رَجُلٌ [8]

---

[1] فَعَلَ رَبُّكَ (سورۃ الفیل آیت ۱) کیا تمہارے رب نے۔

[2] اِقْرَاْ (سورۃ العلق آیت ۱) پڑھو۔

[3] وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (سورۃ البقرہ آیت ۲۵۱) اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا۔

[4] دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا (سورۃ الفجر آیت ۲۱) زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔

[5] سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر آیت ۵) (یہ رات) صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

[6] اَلْكَوْثَرَ (سورۃ الکوثر آیت ۱) بے شمار خوبیاں۔

[7] لِلّٰهِ (سورۃ الفاتحہ آیت ۱) اللہ کے لئے۔

[8] حَبْلٌ (سورۃ اللھب آیت ۵) رسی۔

www.waseemziyai.com

(۴) مسند الیہ ہونا۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ [۱]

(۵) مضاف ہونا۔ جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَامُ [۲]

(۶) مُصَغَّر ہونا۔ جیسے: رُجَیْلٌ [۳]

(۷) منسوب ہونا۔ جیسے: مَدَنِیٌّ [۴]

(۸) تثنیہ ہونا۔ جیسے: رَجُلَانِ [۵]

(۹) مجموع ہونا۔ جیسے: رِجَالٌ [۶]

(۱۰) موصوف ہونا۔ جیسے: جاءرجلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ

(۱۱) آخر میں تاءِ متحرک کا ہونا۔ جیسے: ضَارِبَۃٌ [۸]

مُصَغَّر کی تعریف: (تصغیر) وہ اسم ہے جس کی اصل میں تبدیلی کی گئی ہوتا کہ چھوٹا یا ذلیل یا محبوب ہونے پر دلالت کرے۔ کلامِ عرب میں اُسکے تین اوزان ہیں۔

(۱) فُعَیْلٌ (۲) فُعَیْلِلٌ (۳) فُعَیْلِیْلٌ

---

[۱] اَللّٰہُ الصَّمَدُ (سورۃ الاخلاص آیت ۱) اللہ بے نیاز ہے۔

[۲] حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ (سورۃ اللھب آیت ۴) لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی۔

[۳] قُرَیْشٍ (سورہ قریش آیت ۱) قریش۔

[۴] اَلسَّامِرِیُّ (سورہ طٰہٰ آیت ۸۵) سامری۔

[۵] عَیْنَانِ (سورۃ الرحمٰن آیت ۵۰) دو چشمے۔

[۶] سَنَابِلَ (سورۃ البقرہ آیت ۲۶۱) بالیاں۔

[۷] عَذَابٌ عَظِیْمٌ (سورۃ البقرہ آیت ۷) بڑا عذاب۔

[۸] اَلْقَارِعَۃُ (سورۃ القارعہ آیت ۱) وہ دل دہلا دینے والی۔

www.waseemziyai.com

فُعَیْلٌ جیسے رَجُلٌ (مرد) سے ⟷ رُجَیْلٌ (چھوٹا مرد) [1]

فُعَیْلِلٌ جیسے جَعْفَرٌ (نہر) سے ⟷ جُعَیْفِرٌ (چھوٹی نہر)

فُعَیْلِیْلٌ جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) سے ⟷ قُرَیْطِیْسٌ (چھوٹا کاغذ)

نوٹ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا البتہ فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے: ضَرَبَا (اُن دو مردوں نے مارا) اس میں فعل ایک ہی ہے مارنے والے دو ہیں۔

مَنسُوب کی تعریف: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا مشدّد ما قبل مکسور زیادہ کی گئی ہو تاکہ اس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر ہو۔ جیسے: بغداد کے رہنے والے کو بَغْدَادِیٌّ کہتے ہیں۔[2]

جَآءَ رَجُلٌ عَالِمٌ کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب رَجُلٌ موصوف عَالِمٌ اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف صفت سے ملکر مرکبِ توصیفی ہو کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

---

۱ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (سورہ قریش آیت ۱) قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔

۲ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ (سورۃ الرحمٰن آیت ۷۶) انتہائی خوبصورت بچھونے۔ اس مثال میں عبقری منسوب کی مثال ہے۔

www.waseemziyai.com

علاماتِ فعل

فعل کی گیارہ علامات ہیں۔

(۱) شروع میں قَدْ کا ہونا جیسے: قَدْ ضَرَبَ [۱]

(۲) شروع میں سِیْن کا ہونا جیسے: سَیَضْرِبُ [۲]

(۳) شروع میں سَوْفَ کا ہونا جیسے: سَوْفَ یَضْرِبُ [۳]

(۴) شروع میں حرفِ جزم کا ہونا جیسے: لَمْ یَضْرِبْ [۴]

(۵) آخر میں ضمیرِ مرفوع متصل کا ملنا جیسے: ضَرَبْتُ ، ضَرَبْتَ ، ضَرَبْتِ [۵]

(۶) آخر میں تاءِ تانیثِ ساکنہ کا ہونا جیسے: ضَرَبَتْ [۶]

(۷) امر ہونا جیسے: اِضْرِبْ [۷]

(۸) نہی ہونا جیسے: لَا تَضْرِبْ [۸]

(۹) ماضی مضارع کی طرف گردان ہونا جیسے: ضَرَبَ ، یَضْرِبُ [۹]

(۱۰) آخر میں نونِ تاکیدِ ثقیلہ کا ہونا جیسے: لَیَضْرِبَنَّ [۱۰]

(۱۱) آخر میں نونِ تاکیدِ خفیفہ کا ہونا جیسے: لَیَضْرِبَنْ

---

۱ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ (سورۃ المجادلہ آیت ۱) بیشک اللہ نے اس کی بات سن لی۔

۲ سَیَقُوْلُ (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۲) اب کہیں گے۔

۳ سَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ (سورۃ الضحیٰ آیت ۵) اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں دے گا۔

۴ لَمْ یَلِدْ (سورۃ الاخلاص آیت ۳) اس نے کسی کو جنم نہیں دیا۔

۵ اَنْعَمْتَ (سورۃ الفاتحہ آیت ٦) جن پر تو نے احسان کیا۔

٦ ثَقُلَتْ (سورۃ القارعہ آیت ٦) بھاری ہوئے۔

۷ اِشْرَحْ لِیْ (سورۃ طٰہٰ آیت ۲۵) میرے لئے کھول دے۔

۸ فَلَا تَقْهَرْ (سورۃ الضحیٰ آیت ۵) سختی نہ کرو۔

۹ قَالَ ، یَقُوْلُ

۱۰ لَتُسْئَلُنَّ (سورۃ التکاثر آیت ۸) بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

حرف کی علامات

حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی علامت اس میں نہ ہو۔

جیسے: مِنْ ، فِيْ ، اِلٰى [1]

نوٹ اسم و فعل کی علامات ثبوتی ہیں اور حرف کی علامت سلبی ہے۔

جملہ کلماتِ عرب

تمام کلماتِ عرب دو قسم پر ہے۔

(۱) مُعْرَب (۲) مَبْنِي

مُعْرَب وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔

تنبیہ: مندرجہ بالا معرب کی تعریف نہیں بلکہ معرب کا حکم ہے۔ جیسے: جَآءَنِيْ زَيْدٌ [2] (میرے پاس زید آیا) رَاَيْتُ زَيْدًا [3] (میں نے زید کو دیکھا) مَرَرْتُ بِزَيْدٍ [4] (میں زید کے قریب سے گذرا) مذکورہ مثالوں میں زید کے اعراب میں عامل کے بدلنے کی بنا پر تبدیلی آئی ہے۔

مَبْنِي وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔

---

[1] مِنَ الْجِنَّةِ (سورۃ الناس آیت ٦) جنوں سے۔ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ (سورۃ البقرہ آیت ۱۹) اپنے کانوں میں۔
اِلَى السَّمَآءِ (سورۃ البقرہ آیت ۲۹) آسمان کی طرف۔

[2] جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (سورۃ النصر آیت ۱) اللہ کی مدد آئی۔

[3] وَرَاَيْتَ النَّاسَ (سورۃ النصر آیت ۲) اور تم لوگوں کو دیکھو۔

[4] اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورۃ الناس آیت ۱) میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔

www.waseemziyai.com

تنبیہ: مندرجہ بالا مبنی کی تعریف نہیں بلکہ مبنی کا حکم ہے۔ جیسے: جَآءَنِیْ هٰذَا [1]
(یہ میرے پاس آیا) رَاَیْتُ هٰذَا [2] (میں نے اِس کو دیکھا) مَرَرْتُ بِهٰذَا [3]
(میں اِس کے قریب سے گذرا)
مذکورہ مثالوں میں ھذا کے اعراب میں عامل کے بدلنے کی بنا پر تبدیلی نہیں آئی۔
نوٹ: عامل وہ ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلے۔ جیسے: مذکورہ مثالوں میں
جَاءَ، رَاَیْتُ اور "بِ" عامل ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے زید کا آخر بدلا۔

مَبْنِی کی اقسام

مبنی کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مَبْنِیُّ الْاَصل (۲) اسم غیرِ مُتَمَکِّن
(۳) فعلِ مضارع کے بعض صیغے (۴) اسمِ مُتَمَکِّن جب ترکیب میں واقع نہ ہو

مُعْرَب کی اقسام

مُعْرَب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اسمِ مُتَمَکِّن جب ترکیب میں واقع ہو۔ (۲) فعلِ مضارع کے بعض صیغے۔

نوٹ کلامِ عرب میں مذکورہ دو قسمیں ہی مُعْرَب ہیں۔

مَبْنِیُّ الْاَصل

مَبْنِیُّ الْاَصل تین چیزیں ہیں۔

(۱) فعلِ ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمامِ حروف

---

[1] هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ (سورہ ھود آیت ۷۸) یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں۔

[2] اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ (سورۃ المطففین آیت ۳۲) بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں۔

[3] اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ (سورۃ الحجر آیت ۶۶) ان لوگوں (کافروں) کی جڑ کٹ جائے گی۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

نوٹ مَبْنِیُّ الْاَصل وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو کسی دوسرے سے مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن وہ اسم ہے جو مَبْنِیُّ الْاَصل سے مشابہت رکھے اس کو مبنی بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے: اسمِ ضمیر، اسمِ اشارہ وغیرہ

اسمِ مُتَمَکِّن: وہ اسم ہے جو مَبْنِیُّ الْاَصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھے اس کو اسمِ معرب بھی کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ، مَسْجِدٌ وغیرہ۔

معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے فعلِ مضارع اور وہ فعلِ مضارع جو نونِ تاکید کے ساتھ ہوں

فعلِ مضارع دو حال سے خالی نہیں نونِ تاکید سے خالی ہو گا یا نونِ تاکید کے ساتھ ہو گا اگر خالی ہے تو صرف دو صیغے مبنی ہیں۔ یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ باقی معرب، اور اگر نونِ تاکید کے ساتھ ہو گا تو نونِ اعرابی والے سات صیغے معرب ہو نگے، باقی سب مبنی ہو نگے۔

فعلِ مضارع نون تاکید کے بغیر

يَفْعَلُ	معرب	يَفْعَلَانِ	معرب	يَفْعَلُوْنَ	معرب
تَفْعَلُ	معرب	تَفْعَلَانِ	معرب	يَفْعَلْنَ	مبنی
تَفْعَلُ	معرب	تَفْعَلَانِ	معرب	تَفْعَلُوْنَ	معرب
تَفْعَلِيْنَ	معرب	تَفْعَلَانِ	معرب	تَفْعَلْنَ	مبنی
	اَفْعَلُ	معرب	نَفْعَلُ	معرب	

فعلِ مضارع نونِ تاکید کے ساتھ

لَيَفْعَلَنَّ	مبنی	لَيَفْعَلَانِّ	معرب	لَيَفْعَلُنَّ	معرب
لَتَفْعَلَنَّ	مبنی	لَتَفْعَلَانِّ	معرب	لَيَفْعَلْنَانِّ	مبنی
لَتَفْعَلَنَّ	مبنی	لَتَفْعَلَانِّ	معرب	لَتَفْعَلُنَّ	معرب
لَتَفْعَلِنَّ	معرب	لَتَفْعَلَانِّ	معرب	لَتَفْعَلْنَانِّ	مبنی
	لَاَفْعَلَنَّ	مبنی	لَنَفْعَلَنَّ	مبنی	

www.waseemziyai.com

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی اقسام

اسمِ غیرِ متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں۔

اسماءِ مُضمَرات	اسماءِ اشارات	اسماءِ موصولات	اسماء افعال
اسماءِ اصوات	اسماءِ ظروف	اسماءِ کنایات	مرکب بنائی

(ا) اسماءِ مُضمَرات

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی پہلی قسم اَسماءِ مُضمَرات ہے۔

مُضمَرات مُضمَر کی جمع ہے مُضمَر کو ضمیر بھی کہتے ہیں۔ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں، جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

متکلم کی مثال: جیسے اَنَا (میں) مخاطب کی مثال جیسے: اَنْتَ (تو)۔ غائب کی مثال جیسے: هُوَ (وہ) بات کرنے والے کو متکلم، جس سے بات کی جائے اُسے مخاطب اور جس کے متعلق بات کی جائے اُسے غائب کہتے ہیں۔جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو اُسے مَرْجِع اور جو ضمیر اس کی طرف لوٹ رہی ہو اُسے راجع کہتے ہیں۔ جیسے: زَيْدٌ ضَرَبَ۔ مذکورہ مثال میں زید مرجع ہے اور ضَرَبَ کے اندر هُوَ ضمیر راجع ہے۔

زَيْدٌ ضَرَبَ کی ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، ضَرَبَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں هُوَ کی ضمیر فاعل راجع بسوئے مبتدا، ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

فاعل کی اقسام
فاعل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اسمِ ظاہر (۲) اسمِ ضمیر

اسمِ ظاہر: اسمِ ظاہر وہ اسم ہے جو ضمیر نہ ہو یعنی ضمیر کے علاوہ جتنے بھی اسماء ہیں سب اسمِ ظاہر ہیں۔

نوٹ ضمیر کا اعراب مَحَلّی ہوتا ہے یعنی جس جگہ وہ واقع ہے اُس جگہ اگر اسمِ معرب ہوتا تو اُس پر اعراب آجاتا۔

اسمِ ضمیر: اسمِ ضمیر کی تعریف گزر چکی ہے۔

ضمیر کی اقسام
ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیرِ مرفوع متصل (۲) ضمیرِ مرفوع منفصل (۳) ضمیرِ منصوب متصل

(۴) ضمیرِ منصوب منفصل (۵) ضمیرِ مجرور متصل

وجۂ حصر ضمیر تین حال سے خالی نہیں اگر حالت رفع میں ہے تو مرفوع، اگر حالت نصب میں ہے تو منصوب اور اگر حالت جر میں ہے تو مجرور، اگر عامل سے ملی ہوئی ہے تو متصل ورنہ منفصل۔

ضمیرِ مرفوع متصل
وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں۔

ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا
ضَرَبْتُنَّ	ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ

www.waseemziyai.com

ضمیرِ مرفوع منفصل
وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ ہیں۔

اَنَا	نَحْنُ	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ	اَنْتِ	اَنْتُمَا
اَنْتُنَّ	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ

ضمیرِ منصوب متصل
وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں۔

ضَرَبَنِيْ	ضَرَبَنَا	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا
ضَرَبَكُنَّ	ضَرَبَهٗ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ

ضمیرِ منصوب منفصل
وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو یہ چودہ ہیں۔

اِيَّايَ	اِيَّانَا	اِيَّاكَ	اِيَّاكُمَا	اِيَّاكُمْ	اِيَّاكِ	اِيَّاكُمَا
اِيَّاكُنَّ	اِيَّاهُ	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُمْ	اِيَّاهَا	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُنَّ

سورہ فاتحہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں اِيَّاكَ ضمیرِ منصوب منفصل ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ کی ترکیب: اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل مفعولِ بہ مقدم، نَعْبُدُ اِثبات فعلِ مضارع معروف صیغہ جمع متکلم اِس میں نَحْنُ ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً و معنیً انشائیہ ہوا

www.waseemziyai.com

ضمیرِ مجرور متصل وہ ضمیر ہے جو حالتِ جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں، ضمیر حرفِ جر کی مجرور بنے یا ضمیر مضاف الیہ بنے۔

ضمیر حرفِ جر کے بعد

لِیْ	لَنَا	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا
لَكُنَّ	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ

ضمیر مضاف الیہ

كِتَابِیْ	كِتَابُنَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكِ	كِتَابُكُمَا
كِتَابُكُنَّ	كِتَابُهٗ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُنَّ

ضمیرِ مجرور صرف متصل ہوتی ہے اس لئے پانچ قسمیں ہیں، اور کل ضمائر ستر ہیں

ضمیرِ مرفوع متصل کی اقسام دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیرِ بَارِز (۲) ضمیرِ مُسْتَتِر

(۱) ضمیرِ بارز: ضمیرِ بارز وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیرِ بارز ہے۔

(۲) ضمیرِ مُسْتَتِر: ضمیرِ مستتر وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے: ضَرَبَ میں هُوَ ضمیرِ مستتر ہے۔

www.waseemziyai.com

فعلِ ماضی میں ضمائر بارزہ و مستترہ

فَعَلَ	میں	هُوَ	ضمیرِ مستتر ہے
فَعَلَا	میں	ا	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلُوْا	میں	و	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلَتْ	میں	هِيَ	ضمیرِ مستتر ہے
فَعَلَتَا	میں	ا	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْنَ	میں	نَ	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْتَ	میں	تَ	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْتُمَا	میں	تُمَا	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْتُمْ	میں	تُمْ	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْتِ	میں	تِ	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْتُمَا	میں	تُمَا	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْتُنَّ	میں	تُنَّ	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْتُ	میں	تُ	ضمیرِ بارز ہے
فَعَلْنَا	میں	نَا	ضمیرِ بارز ہے

www.waseemziyai.com

ماضی کے کچھ صیغوں کی تراکیب

ضَرَبَ کی ترکیب: ضَرَبَ اِثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں ھُوَ کی ضمیرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے فلاں فاعل محلاً مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبَا کی ترکیب: ضَرَبَا اِثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، " ا " (الف) ضمیرِ مرفوع متصل بارز راجع بسوئے فُلاں فاعل، محلاً مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مزید تراکیب

مَنْ رَّبُّكَ کی ترکیب: مَنْ اِسمِ استفہام مبتدا، رَبُّ مضاف، كَ ضمیرِ مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکبِ اضافی ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ کی ترکیب: اَنَا ضمیرِ مرفوع منفصل، مبتدا، عَبْدُ مضاف، الرَّحْمٰن مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَا دِيْنُكَ کی ترکیب: مَا اسمِ استفہام مبتدا، دِيْنُ مضاف، كَ ضمیرِ مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا

www.waseemziyai.com

فعلِ مضارع میں ضمائر بارزہ و مستترہ

يَفْعَلُ	میں	هُوَ	ضمیرِ مستتر ہے
يَفْعَلَانِ	میں	ا	ضمیرِ بارز ہے
يَفْعَلُوْنَ	میں	و	ضمیرِ بارز ہے
تَفْعَلُ	میں	هِيَ	ضمیرِ مستتر ہے
تَفْعَلَانِ	میں	ا	ضمیرِ بارز ہے
يَفْعَلْنَ	میں	نَ	ضمیرِ بارز ہے
تَفْعَلُ	میں	اَنْتَ	ضمیرِ مستتر ہے
تَفْعَلَانِ	میں	ا	ضمیرِ بارز ہے
تَفْعَلُوْنَ	میں	و	ضمیرِ بارز ہے
تَفْعَلِيْنَ	میں	ى	ضمیرِ بارز ہے
تَفْعَلَانِ	میں	ا	ضمیرِ بارز ہے
تَفْعَلْنَ	میں	نَ	ضمیرِ بارز ہے
اَفْعَلُ	میں	اَنَا	ضمیرِ مستتر ہے
نَفْعَلُ	میں	نَحْنُ	ضمیرِ مستتر ہے

www.waseemziyai.com

مضارع کے کچھ صیغوں کی تراکیب

یَفْعَلُ کی ترکیب: یَفْعَلُ اثبات فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں "ھُوَ" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے فلاں فاعل محلاً مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یَفْعَلَانِ کی ترکیب: یَفْعَلَانِ اثبات فعلِ مضارع معروف صیغہ تثنیہ مذکر غائب، اس میں "ا" (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز راجع بسوئے فلاں فاعل محلاً مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضمیر مرفوع متصل مُستَتِر کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) واجب الِاسْتِتَار (۲) جَائز الِاسْتِتَار

واجب الِاسْتِتَار کی تعریف و صیغے: وہ ضمیرِ مرفوع متصل مستتر ہے جو فعل میں ہمیشہ پوشیدہ ہو، جس کا فاعل کبھی بھی اسم ظاہِر نہ ہو گا۔ فعل ماضِی میں ایک بھی صیغہ نہیں ہے جبکہ فعلِ مضارع میں تین صیغے ہیں۔ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم و جمع متکلم۔ (تَفْعَلُ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ)

تنبیہ معلوم ہوا تَفْعَلُ اَنْتَ میں اَنْتَ فاعل نہیں بلکہ تاکید ہے کیونکہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر واجب الِاسْتِتَار ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مستتر ہوتی ہے۔

جائز الِاسْتِتَار کی تعریف و صیغے: وہ ضمیرِ مرفوع متصل مستتر ہے جو فعل میں

www.waseemziyai.com

وقتی طور پر پوشیدہ ہو، یعنی اُس کا فاعل اسمِ ظاہر ہو سکتا ہے۔ فعلِ ماضی میں دو صیغے ہیں۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب (فَعَلَ، فَعَلَتْ) اور فعل مضارع میں بھی یہی دو صیغے ہیں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ)، یعنی ماضی اور مضارع میں کُل چار صیغے ہیں۔

ضمیرِ شان وقصّہ اگر جملے سے پہلے ضمیر بغیر مرجع کے ہو اور بعد والا جملہ اُس ضمیر کی وضاحت کرے تو اگر وہ مذکر کی ضمیر ہے تو اس کو ضمیرِ شان اور اگر مؤنث کی ہے تو ضمیرِ قصّہ کہتے ہیں۔

ضمیرِ شان کی مثال: اِنَّہٗ زَیْدٌ قَائِمٌ [1]

ضمیرِ قصّہ کی مثال: اِنَّہَا زَیْنَبُ قَائِمَۃٌ [2]

---

[1] قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورہ اخلاص آیت ۱) تم فرماؤ: اللہ ایک ہے۔ مذکورہ مثال میں "ھو" ضمیر شان ہے۔

[2] فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ (سورۃ الحج آیت ۴۶) پس بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ مذکورہ مثال میں "ھا" ضمیرِ قصہ ہے

www.waseemziyai.com

نقشہ

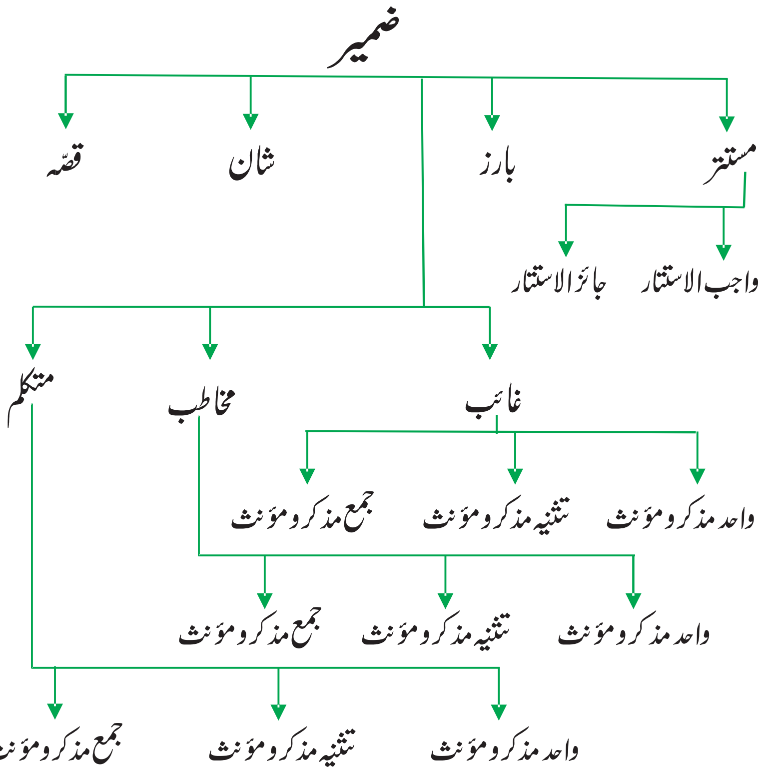

www.waseemziyai.com

(۲) اَسماءِ اشارات اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی دوسری قسم **اسماءِ اشارات** ہے اور اشارات، اشارہ کی جمع ہے۔

اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعے کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اشارہ کرنے والے کو **مُشِیْر** کہتے ہیں، جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے **مُشَارٌ اِلَیْہ** کہتے ہیں۔ جس لفظ سے اشارہ کیا جائے اُس کو **اسم اشارہ** کہتے ہیں۔ اور جس

کے لئے اشارہ کیا جائے اُس کو مُشَارٌلَّهٗ اور مخاطب کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْد کا قلم گم ہو گیا بکر نے قلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زید سے کہا هٰذَا قَلَمٌ مذکورہ مثال میں بکر مُشِیْر، قلم مُشَارٌاِلَیْه ۔ هٰذَا اسم اشارہ اور زَیْد مُشَارٌلَّهٗ اور مخاطب ہے۔ ذٰلِكَ میں كَ حرفِ خطاب ہے، جو مُشَارٌلَّهٗ اور مخاطب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اسماءِ اشارات گیارہ ہیں۔

ذَا	ذَانِ/ذَیْنِ	تَا	تِیْ	تِهٗ	
ذِهٖ	ذِهِیْ	تِهِیْ	تَانِ/تَیْنِ	اُولَاءِ بمد	اُولٰی بقصر

اسم اشارہ	صیغہ	معنی
ذَا	واحد مذکر	یہ ایک مرد
ذَانِ/ذَیْنِ	تثنیہ مذکر	یہ دو مرد
تَا، تِیْ، تِهٗ، تِهِیْ، ذِهٖ، ذِهِیْ	واحد مؤنث	یہ ایک عورت
تَانِ/تَیْنِ	تثنیہ مؤنث	یہ دو عورتیں
اُولَاءِ (بمد)	جمع مذکر و مؤنث	یہ سب مرد یا سب عورتیں
اُولٰی (بقصر)	جمع مذکر و مؤنث	یہ سب مرد یا سب عورتیں

اگر اسمِ اشارہ مشارالیہ قریب کے لئے استعمال کیا جائے تو اسمِ اشارہ کے شروع میں "هَا" تنبیہ کی لاتے ہیں۔ جیسے: ذَا سے هٰذَا۔ مذکورہ مثال میں پہلے هائے تنبیہ جو کہ حرف ہے بعد میں ذا اسم اشارہ ہے۔

www.waseemziyai.com

اگر اسمِ اشارہ مشارالیہ دور کے لئے استعمال کیا جائے تو اسمِ اشارہ کے بعد حرفِ لام بُعد کے لئے لاتے ہیں پھر "کاف" خطاب کیلئے لایا جاتا ہے۔ کاف کو حرفِ خطاب کہا جائے گا۔ جیسے: ذَالِكَ میں ذَا اسمِ اشارہ لام حرفِ بُعد اور ك حرفِ خطاب ہے۔ تِلْكَ اصل میں تَالِكَ تھا۔

حروفِ خطاب : حروف خطاب چھ ہیں۔

كَ	كُمَا	كُمْ	كِ	كُمَا	كُنَّ

هٰذَا قَلَمٌ کی ترکیب: هٰذَا اسمِ اشارہ مبتدا قَلَمٌ مُشَارٌ اِلَيْهِ اس کی خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اسماءِ موصولات اسمِ غیرِ مُتَمَكِّن کی تیسری قسم اسماءِ موصولات ہے۔ موصولات موصولۃٌ کی جمع ہے۔

اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملہ کا کامل جزء نہ بن سکے۔ کامل جزء سے مراد مبتدا، خبر، فاعل، وغیرہ ہے۔ اسمِ موصول کا اردو زبان میں ترجمہ جو اور جس سے ہوتا ہے۔

صلہ کی تعریف: صلہ وہ جملہ خبریہ ہے جو موصول کے بعد مذکور ہو اور جس میں ایک ضمیر عائد ہوگی جو اسمِ موصول کی طرف لوٹے گی۔ جیسے: جَاءَ الَّذِيْ ضَرَبَكَ۔[1]

مذکورہ مثال میں اَلَّذِيْ اسم موصول ہے ضرب میں هُوَ ضمیر عائد جو اَلَّذِيْ اسمِ موصول کی طرف لوٹ رہی ہے۔

---

[1] سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱) پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو سیر کرائی۔

www.waseemziyai.com

جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَكَ کی ترکیب : جَاءَ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، الَّذِیْ اسمِ موصول، ضَرَبَ اِثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مُستتر فاعل، محلاً مرفوع، كَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہٖ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر جَاءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ کی ترکیب: جَاءَ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، الَّذِیْ اسمِ موصول، اَبُوْ مضاف، ہٗ ضمیرِ مجرور متصل محلاً مجرور راجع بسوئے اسمِ موصول مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکب اضافی ہوکر مبتدا عَالِمٌ اسمِ فاعل اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر محلاً مرفوع راجع بسوئے مبتدا اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر جَاءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسماءِ موصولات : اسماءِ موصولہ یہ ہیں۔

الَّذِیْ	واحد مذکر	الَّذَانِ/الَّذَیْنِ	تثنیہ مذکر
الَّذِیْنَ	جمع مذکر	الَّتِیْ	واحد مؤنث
اللَّتَانِ/اللَّتَیْنِ	تثنیہ مؤنث	اللَّاتِیْ/اللَّوَاتِیْ	جمع مؤنث
مَنْ	واحد، تثنیہ، جمع (مذکر و مؤنث ذوی العقول کے لئے)		
مَا	واحد، تثنیہ، جمع (مذکر و مؤنث غیر ذوی العقول کے لئے)		
اَیٌّ	واحد مذکر	اَیَّۃٌ	واحد مؤنث

www.waseemziyai.com

الف لام	جو اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول پر داخل ہو
ذو	لغت بنی طے میں الّذی کے معنی میں ہے

نوٹ الف و لام جب اسمِ فاعل و اسم مفعول پر داخل ہوں تو وہ اسمِ موصول کہلائے گا۔ جیسے: اَلضَّارِبُ [1] جو "اَلَّذِیْ ضَرَبَ" (جس نے مارا) کے معنی میں ہے اور اَلْمَضْرُوْبُ [2] جو "اَلَّذِیْ ضُرِبَ" (جس کو مارا گیا) کے معنی میں ہے۔

ذُو صرف ایک لغت میں اَلَّذِی کے معنی میں ہے۔ جیسے: جَآءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ (وہ میرے پاس آیا جس نے تجھ کو مارا) مذکورہ مثال میں ذو، الّذی کے معنی میں ہے۔

اَیٌّ اور اَیَّةٌ کا استعمال: کل چار صورتیں ہیں۔

(۱) مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور ہو۔ جیسے: اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ

(۲) مضاف نہ ہو اور صدرِ صلہ مذکور ہو۔ جیسے: اَیٌّ ھُوَ قَائِمٌ

(۳) مضاف نہ ہو اور صدرِ صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے: اَیٌّ قَائِمٌ

(۴) مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے: اَیُّھُمْ قَائِمٌ [3]

ان چار صورتوں میں سے صرف آخری والی صورت مبنی ہے، باقی تین صورتیں معرب ہیں۔

(۴) اسماءِ اَفعال

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی چوتھی قسم اسماء افعال ہے۔

اسمِ فعل وہ کلمہ ہے جو اصل کے اعتبار سے اسم ہو لیکن بعد میں فعل کے معنی میں استعمال

---

[1] اَلضَّآلِّیْنَ (سورۃ الفاتحہ آیت ۷) ای الذین یَضِلُّوْن۔

[2] اَلْمَغْضُوْبِ (سورۃ الفاتحہ آیت ۷) ای الذی یُغْضَبُ۔

[3] اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا (سورہ مریم آیت ۶۹) جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا۔
اس مثال میں صلہ کا آغاز "ھو" سے ہو رہا تھا جسے حذف کر دیا۔

www.waseemziyai.com

ہونے لگے۔ اسمِ فعل کی دو قسمیں ہیں

(۱) **بمعنی امر حاضر** (۲) **بمعنی فعل ماضی**

بمعنی امر حاضر : وہ اسمِ فعل ہے جو امر حاضر کے معنی میں ہو۔ جیسے: بَلْهَ (چھوڑ دے) حَيَّهَلْ (آؤ) هَلُمَّ (آؤ) رُوَيْدَ (مہلت دے)۔

بمعنی فعل ماضی: وہ اسمِ فعل ہے جو فعل ماضی کے معنی میں ہو۔ جیسے: هَيْهَاتَ [۱] (وہ دور ہوا) شَتَّانَ (وہ جُدا ہوا) سَرْعَانَ (اس نے جلدی کی)۔

حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ (نماز کی طرف آؤ) کی ترکیب : حَيَّهَلْ اسمِ فعل بمعنی امر حاضر اِيْتِ اِس میں اَنْتَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اَلصَّلٰوةَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) اسماء اَصوات اسمِ غیرِ مُتَمَكِّن کی پانچویں قسم اسماء اصوات ہے۔

اَصوات صوت کی جمع ہے۔

اسمِ صوت وہ کلمہ ہے جو طبعی عارضے کی وجہ سے انسان کی زبان سے جاری ہو یا اُسکے ذریعہ کسی آواز کی نقل کی جائے یا اُس کے ذریعہ کسی جانور کو آواز دی جائے۔ تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ اسماءِ اَصوات کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) طبعی عارضے والی۔ جیسے: اُحْ اُحْ کی آواز، یہ آواز کھانسی کے وقت نکلتی ہے۔ اُفْ یہ وہ آواز ہے جو درد کے وقت نکلتی ہے۔ بَخٍّ بَخٍّ یہ آواز خوشی کے وقت نکلتی ہے۔

---

[۱] هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (سورۃ المؤمنون آیت ۳۶) جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ بہت دور ہے وہ بہت دور ہے۔

www.waseemziyai.com

(۲) آواز کی نقل۔ جیسے: غَاق یہ کوّے کی آواز کی نقل ہے۔
(۳) کسی جانور کو آواز دینا۔ جیسے: نَخَّ یہ آواز اونٹ کو بٹھانے کے لئے دی جاتی ہے۔

(٦) اسماءِ ظُرُوف

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی چھٹی قسم اسماء ظُرُوف ہے۔

ظُرُوف ظَرف کی جمع ہے۔اسمِ ظرف وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ والے معنیٰ پر دلالت کرے اگر وقت والے معنیٰ پر دلالت کرے تو ظرفِ زماں اور اگر جگہ والے معنیٰ پر دلالت کرے تو ظرفِ مکاں کہلائے گا۔اسماءِ ظُرُوف کی دو قسمیں ہیں

(۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

ظرف زمان کے کلمات

اِذْ	اِذَا	مَتٰی	کَیْفَ	اَیَّانَ	اَمْسِ
مُذْ	مُنْذُ	قَطُّ	عَوْضُ	قَبْلُ	بَعْدُ

اِذْ : بمعنیٰ جب۔یہ زمانہ ماضی کیلئے آتا ہے۔ جیسے: قَدِمَ زَيْدٌ اِذْ عَمْرٌو نَائِمٌ (زید آیا جبکہ عمر سو رہا تھا)

اِذَا: بمعنیٰ جب۔یہ زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے۔ جیسے: اٰتِيْكَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ[1] (میں تیرے پاس آؤں گا جب سورج طلوع ہو گا)

مَتٰی: بمعنیٰ کب۔یہ زمانے کے متعلق سوال کیلئے آتا ہے۔ جیسے: مَتَى السَّاعَةُ[2] (قیامت کب آئے گی)

---

[1] اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (سورۃ الواقعہ آیت ۱) جب واقع ہونے والی واقع ہو گی۔

[2] وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ (سورہ سجدہ آیت ۲۸) اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہو گا۔

www.waseemziyai.com

كَيْفَ: بمعنی کیسا، کیسے۔ یہ حالت معلوم کرنے کیلئے آتا ہے۔ جیسے: كَيْفَ اَنْتَ [1] (تو کیسا ہے)

اَيَّانَ: بمعنی کب۔ یہ مستقبل کیلئے آتا ہے۔ جیسے: اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ (جزا کا دن کب ہوگا)

اَمْسِ: بمعنی گزشتہ کل۔ جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ أَمْسِ [2] (زید گزشتہ کل گیا)

مُذْ و مُنْذُ: یہ دونوں فعلِ مقدم کی مدّت کی ابتداء بیان کرنے کیلئے آتے ہیں۔ جیسے: مَارَأَيْتُهٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ (میرے اُس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کا دن ہے) اور تمامِ مدّت بیان کرنے کیلئے بھی آتے ہیں۔ جیسے: مَارَأَيْتُهٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ يَوْمَانِ (میرے اُس کو نہ دیکھنے کی تمامِ مدّت دو دن ہے)

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، یعنی ماضی منفی کے زمانے کو گھیرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَارَأَيْتُهٗ قَطُّ (میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا)

عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، یعنی مستقبل منفی کے زمانے کو گھیرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: لَاأَرَاهُ عَوْضُ (میں اُسے کبھی نہیں دیکھوں گا)

قَبْلُ و بَعْدُ: قَبْلُ بمعنی پہلے، بَعْدُ بمعنی بعد میں۔

نوٹ عَوْضُ، قَبْلُ و بَعْدُ، ان کی تین صورتیں بنتی ہیں، دو صورتوں میں معرب اور ایک صورت میں مبنی۔

---

[1] اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (سورۃ الفجر آیت ٦) کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا۔

[2] كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ (سورۃ القصص آیت ١٩) جیسا تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

مبنی والی صورت: جب یہ تینوں مضاف ہوں اور اِن کا مضاف الیہ محذوفِ منوی ہو یعنی لفظوں میں مذکور نہ ہو اور نیّت میں موجود ہو، تو یہ مبنی بر ضم ہونگے۔ جیسے عمومًا کتابوں کی ابتداء میں آتا ہے اَمَّا بَعْدُ اصل میں عبارت یوں ہوتی ہے بَعْدَ التَّسْمِیَّةِ وَالْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ اس جگہ مضاف الیہ لفظوں میں محذوف لیکن نیّت میں موجود ہے۔

ظَرف مکان کے کلمات:

حَیْثُ	قُدَّامُ	تَحْتَ	فَوْقُ

حَیْثُ: بمعنی جس جگہ۔ اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ (تو بیٹھ جس جگہ زید بیٹھا ہے)

قُدَّامُ و تَحْتَ و فَوْقُ: قدام بمعنی آگے، تحت بمعنی نیچے، فوق بمعنی اوپر۔

نوٹ مذکورہ چاروں کلمات مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوفِ منوی ہو یعنی لفظوں میں مذکور نہ ہو لیکن نیت میں موجود ہو، تو مبنی بر ضم ہونگے۔

(۷) اسماء کنایات

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی ساتویں قسم اسماء کنایات ہے۔

کنایات کنایہ کی جمع ہے۔

اسمِ کنایہ وہ اسم ہے جو مُبْہَمْ بات یا مُبْہَمْ عدد پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) کنایہ از حدیث (۲) کنایہ از عدد

کنایہ از حدیث: اس کے لئے کلام عرب میں دو لفظ ہیں۔

(۱) کَیْتَ (۲) ذَیْتَ

سَمِعْتُ کَیْتَ وکَیْتَ۔ (میں نے ایسا ویسا سنا)

قُلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ۔ (میں نے ایسا ویسا کہا)

کنایہ از عدد: اس کے لیے بھی دو لفظ ہیں۔

(۱) کَمْ (۲) کَذَا

کَمْ اگر استفہامیہ ہو تو اس کے معنیٰ ''کتنا'' کے ہیں۔ جیسے: کَمْ ضَیْفًا عِنْدَكَ [۱] (آپ کے پاس کتنے مہمان ہیں) اور اگر کَمْ خبریہ ہو تو اس کے معنیٰ ''بہت سے'' کے ہیں۔ جیسے: کَمْ ضَیْفٍ عِنْدِیْ [۲] (میرے پاس بہت سے مہمان ہیں)۔ کَذَا کے معنیٰ ''اتنا'' ہیں۔ جیسے: کَذَا دِرْهَمًا عِنْدِیْ۔ (میرے پاس اتنے درہم ہیں)۔

(۸) مرکب بِنائی اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی آٹھویں قسم مرکب بِنائی ہے۔ تفصیل صفحہ نمبر ۲۱، ۲۲ پر گزر چکی ہے۔

اِسم کی اقسام باعتبار عُمُوم و خُصُوص

دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم معرفہ (۲) اسم نکرہ

اِسمِ معرفہ اسم معرفہ وہ اسم ہے جو معیّن چیز پر دلالت کرے۔ جیسے: فَاطِمَةُ (

اِسمِ نکرہ اسم نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معیّن چیز پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ (مرد

معرفہ کی اَقسام: سات قسمیں ہیں۔

---

[۱] کَمْ لَبِثْتَ (سورۃ البقرہ آیت ۲۵۹) تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟

[۲] کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ (سورۃ البقرہ آیت ۲۴۹) بہت دفعہ چھوٹی جماعت غالب آتی ہے۔

www.waseemziyai.com

(۱) مُضْمَرَات جیسے: اَنَا (۲) اَعْلَام جیسے: زَیْدٌ

(۳) اسماءِ اشارات جیسے: ذَا (۴) اسماءِ موصولات جیسے: اَلَّذِیْ

(۵) معرفہ بالالف واللام (مُعَرَّف باللام) جیسے: اَلرَّجُلُ

(٦) معرفہ بنداء جیسے: یَا اِمْرَاَۃُ [۱]

(۷) مضاف الی المعرفہ

مضاف الی المعرفہ وہ اسم ہے جو پہلی پانچ قسموں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلَامُہٗ [۲] (اُس کا غلام) غُلَامُ زَیْدٍ [۳] (زید کا غلام) غُلَامُ ھٰذَا [۴] (اِس کا غلام) غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ [۵] (اُس کا غلام جو میرے پاس ہے) غُلَامُ الرَّجُلُ (مخصوص مرد کا غلام)

نوٹ اسماءِ اشارات و اسماء موصولات کو مُبْہَمَات بھی کہتے ہیں۔

اَعلام کی تعریف: اَعلام عَلَم کی جمع ہے عَلَم وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو۔ جیسے: فاطمہ، کراچی، نحوِ میر۔

نوٹ کلام عرب میں اسمِ نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے ''الف لام'' لگاتے ہیں۔

جیسے: رَجُلٌ (کوئی مرد) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)

---

[۱] یَا اِبْرَاھِیْمُ (سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۰۴) اے ابراہیم۔

[۲] فَدَعَا رَبَّہٗ (سورۃ الدخان آیت ۲۲) تو اس نے اپنے رب سے دعا کی۔

[۳] نَصْرُ اللّٰہِ (سورۃ النصر آیت ۱) اللہ کی مدد۔

[۴] رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ (سورہ قریش آیت ۳) اس گھر کا رب۔

[۵] بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ (سورۃ النمل آیت ۷۲) جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو۔

www.waseemziyai.com

اسم کی اَقسام باعتبارِ جنس

دو قسمیں ہیں۔ (۱) مذکر (۲) مؤنث

(۱) مذکر وہ اسم ہے جس میں کوئی علامت تانیث نہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ

(۲) مؤنث وہ اسم ہے جس میں کوئی علامت تانیث ہو۔ جیسے: اِمْرَاَۃٌ

علامتِ تانیث چار ہیں۔

(۱) تاءِ مُدَوَّرہ یعنی گول ۃ جو حالتِ وقف میں "ہ" پڑھی جاتی ہے۔ جیسے: فَاطِمَۃُ[۱]

(۲) الفِ مقصورہ۔ جیسے: حُبْلٰی[۲] (حاملہ عورت)

(۳) الف مَمْدُوْدَہ۔ جیسے: حَمْرَاءُ (سُرخ عورت)

(۴) تاءِ مُقَدَّرہ۔ جیسے: اَرْضٌ کہ دراصل اَرْضَۃٌ تھا اسکی دلیل یہ ہے کہ اسکی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور تصغیر اسماء کو ان کی اصل کی طرف لے جاتی ہے۔

ابتدائی تین قسمیں قیاسی اور چوتھی قسم مؤنثِ سماعی اور مؤنثِ معنوی کہلاتی ہے۔

نوٹ الفِ مقصورہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔ جیسے: حُبْلٰی اور الف ممدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو۔ جیسے: حَمْرَاءُ

---

۱ رَحْمَۃٌ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۷) رحمت۔

۲ تَحْتَ الثَّرٰی (سورہ طٰہٰ آیت ۶) زمین کے نیچے۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

اسم کی اَقسام باعتبار جنس

- مذکر (رَجُلٌ)
- مؤنث
  - تاءِ مُدَوَّرَہ — فاطمۃ — (قیاسی)
  - الف مقصورہ — حبلیٰ — (قیاسی)
  - الف ممدودہ — حمراء — (قیاسی)
  - تاءِ مُقَدَّرَہ — اَرْضٌ — (سماعی)

مؤنث کی اَقسام باعتبار ذات

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مؤنثِ حقیقی (۲) مؤنثِ لفظی

مؤنث حقیقی وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر ہو۔ جیسے: اِمْرَءَۃٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ ہے اور نَاقَۃٌ (اونٹنی) کہ اس کے مقابلہ میں جَمَلٌ (اونٹ) مذکر ہے۔

مؤنث لفظی وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں کوئی حیوان مذکر نہ ہو۔ جیسے: ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) قُوَّۃٌ (طاقت)

تنبیہ خَدٌّ (رخسار) اور حَاجِبٌ (اَبرو) کے علاوہ جسم کے تمام جفت ظاہری اعضاء مؤنثِ سماعی ہیں۔ جیسے: اُذُنٌ (کان)، عَیْنٌ (آنکھ) رِجْلٌ (ٹانگ) وغیرہ۔

www.waseemziyai.com

جہنم کے تمام نام مؤنثِ سماعی ہیں۔ جیسے: جھنم، سَقَر، سَعِیْر وغیرہ۔ عورتوں کے تمام نام اور اُن کی مخصوص صفات کے نام مؤنثِ سماعی ہیں۔ جیسے: زَیْنَب، حَامِل، حَائِض وغیرہ۔ ہوا کے تمام نام مؤنثِ سماعی ہیں جیسے: رِیْحٌ وغیرہ۔

اسم کی اَقسام باعتبارِ تعداد

تین قسمیں ہیں۔ (۱) واحد (۲) مُثَنّٰی (۳) مجموع

واحد وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ۔

مُثَنّٰی: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔ اس سبب سے کہ اُس کے واحد میں الف اور نونِ مکسور یا یاء ما قبل مفتوح اور نونِ مکسورہ لگا ہوا ہو۔ جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ۔

نوٹ نونِ تثنیہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ اور مُثَنّٰی کو تثنیہ بھی کہاجاتا ہے۔

مَجْمُوْع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، اِس سبب سے کہ اس کے واحد میں کوئی لفظی یا تقدیری تغیّر کیا گیا ہو۔

تغیرِ لفظی کی مثال: رِجَالٌ، رَجُلٌ کی جمع۔

تغیرِ تقدیری کی مثال: فُلْكٌ، فُلْكٌ[1] کی جمع۔ واحد بروزن قُفْلٌ جمع بروزن اُسُدٌ ہے

نوٹ تغیرِ لفظی والی جمع کو جمع لفظی اور تغیرِ تقدیری والی جمع کو جمع معنوی کہتے ہیں۔

---

[1] وَاصْنَعِ الْفُلْکَ (سورہ ھود آیت ۳۷) اور کشتی بناؤ۔
فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ (سورۃ الشعراء آیت ۱۱۹) بھری ہوئی کشتی میں۔

www.waseemziyai.com

مذکورہ تعریفات سے واضح ہوا تثنیہ کے لئے تین شرائط ہیں اگر ایک بھی شرط فوت ہو جائے تو وہ تثنیہ نہیں کہلائے گا۔

(۱) اُس کی دلالت دو پر ہو۔ (۲) اُس کا واحد ہو۔

(۳) واحد کے آخر میں الف و نون یا یاء و نون ہو۔

معلوم ہوا اثنان تثنیہ نہیں۔ اور جمع کے لئے بھی تین شرائط ہیں۔

(۱) کم از کم تین پر دلالت کرے۔ (۲) اُسی لفظ سے واحد کا ہونا۔

(۳) تغیر۔ (معلوم ہوا ثلاثون جمع نہیں ہے۔)

نوٹ لفظِ اِمْرَاَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ جمع مِن غیرِ لفظہٖ کہلاتی ہے۔

نقشہ

اسم باعتبار تعداد

- واحد
  - شرط
  - ایک پر دلالت
  - (رَجُلٌ)
- تثنیہ
  - شرائط
  - دو پر دلالت
  - اسکا واحد ہو
  - الف + نون
  - یا + نون
  - (رَجُلَانِ)
  - (رَجُلَیْن)
- جمع
  - شرائط
  - کم از کم تین پر دلالت
  - اسکا واحد پر ہو
  - تغیر
  - (رِجَالٌ)

www.waseemziyai.com

جمع کی اَقسام باعتبارِ لفظ

دو قسمیں ہیں (۱) جمع تکسیر (۲) جمع سالم

جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔ جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ اس کو جمع مُکَسَّر بھی کہتے ہیں۔ ثلاثی میں جمع مُکَسَّر کے اوزان سماعی ہیں۔ رباعی اور خماسی میں جمع مُکَسَّر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے۔

جیسے: (۱) جَعْفَرٌ (نہر) سے جَعَافِر (۲) جَحْمَرِش (بوڑھی عورت) سے جَحَامِرُ

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ اس کو جمع تصحیح بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم کی اَقسام: دو قسمیں ہیں۔

(۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے واحد کے آخر میں واوٗ ما قبل مضموم اور نونِ مفتوحہ ہو یا یاء ما قبل مکسور اور نونِ مفتوحہ متصل ہو۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ۔

نوٹ جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہو گا۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور تاء متصل ہو۔

جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ

www.waseemziyai.com

جمع کی اَقسام باعتبارِ معنی

جمع کی باعتبار معنی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع قِلَّت (۲) جمع کثرت

جمع قِلَّت وہ جمع ہے جو تین سے لیکر دس سے کم پر بولی جائے۔

جمع قِلَّت کے چھ اوزان ہیں۔

(۱)	اَفْعَالٌ	جیسے	اَقْوَالٌ [۱]	قَوْلٌ	کی جمع (بات)
(۲)	اَفْعُلٌ	جیسے	اَكْلُبٌ [۲]	كَلْبٌ	کی جمع (کتا)
(۳)	اَفْعِلَةٌ	جیسے	اَعْوِنَةٌ [۳]	عَوَانٌ	کی جمع (ادھیڑ عمر)
(۴)	فِعْلَةٌ	جیسے	غِلْمَةٌ [۴]	غُلَامٌ	کی جمع (لڑکا)

جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم جبکہ ان پر الف ولام نہ ہو۔اور اگر ان پر الف اور لام استغراقی داخل ہو تو دونوں صیغے جمع کثرت کے لئے ہونگے۔

جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے۔جمع قِلَّت کے اوزان کے علاوہ باقی تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں۔

نوٹ جمع قِلَّت وکثرت دونوں ایک دوسرے کے معنی میں مجازاً استعمال ہوتے ہیں۔

---

۱ اَمْوَاتٌ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴) مردے۔

۲ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ میں اَبْحُرٍ (سورہ لقمٰن آیت ۲۷) سات سمندر۔

۳ وَلِتَصْغٰى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةٌ میں اَفْـِٕدَةٌ (سورۃ الانعام آیت ۱۱۳) اس لئے کہ اس کی طرف دل جھکیں۔

۴ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ میں فِتْيَةٌ (سورۃ الکہف آیت ۱۳) بیشک وہ کچھ جوان تھے۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

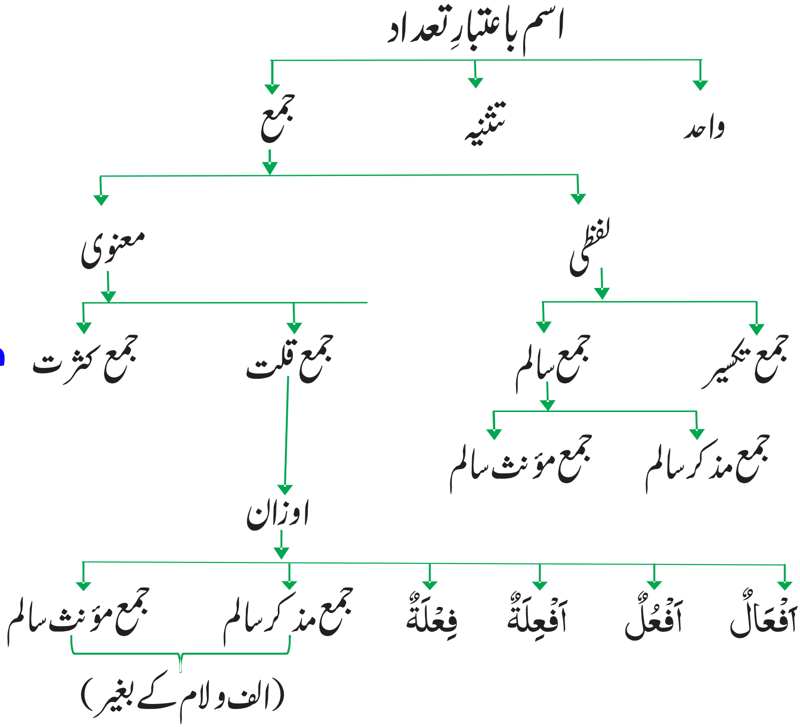

اسمِ جمع کی تعریف: اسمِ جمع وہ ہے جو خود تو واحد ہو مگر معنیٰ جمع کا دے۔

جیسے: قَوْمٌ

اسمِ جنس کی تعریف: اسمِ جنس وہ ہے جو خود تو واحد ہو گا مگر واحد، تثنیہ جمع تینوں معنوں کا فائدہ دیگا۔یعنی قلیل اور کثیر سب پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: نَمْلٌ (چیونٹی) مَوْزٌ (کیلا)

www.waseemziyai.com

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی اقسام

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔

سولہ قسموں کے ذکر سے پہلے چند بنیادی باتیں۔

اعراب: وہ حرکت یا حرفِ علّت ہے جس کے ذریعے کلمہ کا آخر بدل جائے۔

کیفیت کے اعتبار سے اعراب کی قسمیں: دو قسمیں ہیں۔

(۱) اعراب لفظی (۲) اعراب تقدیری

اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ،[۱] رَأَيْتُ زَيْدًا،[۲] مَرَرْتُ بِزَيْدٍ[۳] مذکورہ مثالوں میں زَید پر اعرابِ لفظی ہے۔

اعرابِ تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ مان لیا گیا ہو۔

جیسے: جَاءَ مُوْسٰی،[۴] رَأَيْتُ مُوْسٰی،[۵] مَرَرْتُ بِمُوْسٰی[۶]

مذکورہ مثالوں میں مُوسٰی پر اعرابِ تقدیری ہے۔

اعرابِ لفظی و تقدیری: اعرابِ لفظی و تقدیری میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اعراب بالحرکت (۲) اعراب بالحرف

---

۱ وَقَالَ الْاِنْسَانُ (سورۃ الزلزال آیت ۳) اور آدمی کہے گا۔

۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ (سورۃ الرحمٰن آیت ۳) انسان کو پیدا کیا۔

۳ عَلَى الْاِنْسَانِ (سورۃ اسراء آیت ۸۳) انسان پر۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں "انسان"

۴ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۴) عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی۔

۵ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ (سورۃ البقرہ آیت ۸۷) اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو (کھلی نشانیاں) عطا فرمائیں۔

۶ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (سورۃ المائدہ آیت ۴۶)۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں "عیسیٰ"

www.waseemziyai.com

اعراب بالحرکت تین ہیں: (۱) ضمہ (۲) فتحہ (۳) کسرہ

مثال: جَاءَزَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

اعراب بالحرف بھی تین ہیں: (۱) الف (۲) واؤ (۳) یاء

ان کو حروفِ علت بھی کہتے ہیں۔ اور ان کا مجموعہ "وای" ہوتا ہے۔

اسم کے اعراب تین ہیں: (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

رفع : اُس حالت کو کہتے ہیں جو عامل رافع کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جس اسم پر رفع آیا اُس کو مرفوع کہتے ہیں۔

علامتِ رفع: ضمہ، الف اور واؤ مثال: جَاءَزَیْدٌ، اِمْرَءَتَانِ، مُسْلِمُوْنَ

نصب : اُس حالت کو کہتے ہیں جو عاملِ ناصب کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جس اسم پر نصب آیا اُس کو منصوب کہتے ہیں۔

علامتِ نصب: فتحہ، کسرہ، الف اور یا مثال: رَاَیْتُ زَیْدًا، مُسْلِمَاتٍ، اَخَاكَ، مُسْلِمِیْنَ

جَرّ : اُس حالت کو کہتے ہیں جو عامل جارّ کی وجہ سے پیدا ہو۔

علامتِ جَر: کسرہ، فتحہ اور یا مثال: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ، اَحْمَدَ ، مُسْلِمِیْنَ

www.waseemziyai.com

اسم متمکّن کی سولہ اَقسام

اسمِ متمکن کی سولہ قسمیں ہیں

(۱) مُفْرَد مُنْصَرِف صحیح
(۲) مُفْرَد مُنْصَرِف جَاری مَجْرٰی صحیح
(۳) جمع مُکَسَّر مُنْصَرِف
(۴) جمع مؤنث سالم
(۵) غیر منصرف
(۶) اسمائے سِتَّہ مُکَبَّرَہ
(۷) مُثَنّٰی
(۸) کلاو کِلْتا
(۹) اِثْنَانِ وَاِثْنَتَانِ
(۱۰) جمع مذکر سالم
(۱۱) اُولُو
(۱۲) عِشْرُوْنَ تااِتِسعُوْنَ کے اعراب
(۱۳) اسم مقصور
(۱۴) غیر جمع مذکر سالم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف
(۱۵) اسمِ مَنْقُوص
(۱۶) جمع مذکر سالم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف

(۱) مُفْرَد مُنْصَرِف صَحِیْح: مفرد سے مراد جو تثنیہ اور جمع نہ ہو۔ منصرف سے مراد غیر منصرف نہ ہو، صحیح سے مراد غیر صحیح نہ ہو۔ نحویوں کے نزدیک صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے: زَیْدٌ ، رَجُلٌ ، قَلَمٌ

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ ، رَاَیْتُ زَیْدًا ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

www.waseemziyai.com

تراکیب

جَآءَنِیْ زَیْدٌ کی ترکیب : جَآءَ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نونِ وقایہ، یا ضمیرِ منصوب متصل، محلاً منصوب، مفعول بہ مقدم، زَیْدٌ مرفوع فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَاَیْتُ زَیْدًا کی ترکیب : رَاَیْتُ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تُ ضمیرِ مرفوع متصل بارز، محلاً مرفوع فاعل، زیدًا منصوب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ کی ترکیب: مَرَرْتُ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تُ ضمیرِ مرفوع متصل بارز، محلاً مرفوع فاعل، بَ حرفِ جارّ، زَیْدٍ مجرور جارّ اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ جارّ مجرور کو مُتَعَلِّق (اسمِ فاعل) کہا جائے گا اور جارّ مجرور کا جس سے تعلق ہو اُس کو مُتَعَلَّق (اسمِ مفعول) کہا جاتا ہے۔ مذکورہ مثال میں مَرَرْتُ، مُتَعَلَّق (اسمِ مفعول) ہے۔

(۲) مُفْرَدِ مُنْصَرِف جَارِی مَجْرٰی صَحِیح : سے مراد وہ مفرد منصرف جو صحیح کے قائم مقام ہو یعنی جس کے آخر میں حرف علت ہو اور اُس کا ما قبل ساکن ہو۔ جیسے: دَلْوٌ (بالٹی) ظَبْیٌ (ہرن)

www.waseemziyai.com

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ جیسے: هٰذَا دَلْوٌ [1] رَاَیْتُ دَلْوًا ، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ [2]

(۳) جمع مُکَسَّر مُنْصَرِف: جیسے: رِجَالٌ ، اَقْلَامٌ ، کُتُبٌ

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَ رِجَالٌ [3] رَاَیْتُ رِجَالًا [4] مَرَرْتُ بِرِجَالٍ [5]

نوٹ مذکورہ تینوں قسموں کے اعراب ایک جیسے ہیں۔

(۴) جمع مؤنث سالم: جیسے: مُسْلِمَاتٌ ، مُؤْمِنٰتٌ ، مُشْرِکٰتٌ

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی اور جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔

جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ ، [6] رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ ، [7] مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ [8]

(۵) غیر منصرف: ہر وہ اسم جس میں اسبابِ منع صرف سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے۔

---

۱ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ (سورۃ البقرہ آیت ۱۱۴) ان کیلئے دنیا میں رسوائی ہے۔

۲ وَمِنْ خِزْيِ يَوْمَئِذٍ (سورۃ المائدہ آیت ۴۱) اور اس دن کی رسوائی سے۔ مذکورہ مثالوں میں ''خزی''

۳ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ (سورۃ الجن آیت ۶) آدمیوں میں سے کچھ مرد۔

۴ لَا نَرٰى رِجَالًا (سورہ ص آیت ۶۲) ہم ان مردوں کو نہیں دیکھ رہے۔

۵ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (سورۃ الجن آیت ۶) جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے۔ مذکورہ مثالوں میں ''رجال''

۶ جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ (سورۃ الممتحنہ آیت ۱۰) تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں۔

۷ نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۹) مسلمان عورتوں سے نکاح کرو۔

۸ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (سورہ نوح آیت ۲۸) اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو (بخش دے)۔ مذکورہ مثالوں میں ''المؤمنات''

www.waseemziyai.com

اسباب منع صرف

اسباب منع صرف نو ہیں۔

(۱) عدل۔ جیسے: عُمَر، زُفَر

(۲) وصف۔ جیسے: اَحْمَر

(۳) تانیث۔ جیسے: طَلْحَة

(۴) معرفہ۔ جیسے: زَیْنَب

(۵) عُجمہ۔ جیسے: اِبْرَاهِیْم

(۶) جمع۔ جیسے: مَسَاجِد

(۷) ترکیب۔ جیسے: مَعْدِیْکَرَب

(۸) وزنِ فعل۔ جیسے: اَحْمَد

(۹) الف و نون زائد تان۔ جیسے: عِمْرَان

نوٹ (۱) جمع سے مراد جمع مُنْتَهَی الْجُمُوْع ہے۔ جس میں الفِ جمع کے بعد بھی دو حروف ہوتے ہیں۔ جیسے: مَسَاجِدُ یا تین حروف ہونگے کہ اس کے درمیان والا حرف ساکن ہوگا۔ جیسے: مَصَابِیْحُ

(۲) ترکیب سے مراد مرکب منع صرف ہے۔

(۳) جمع منتہی الجموع، الف مقصورہ اور الف ممدودہ یہ تینوں ایسے اسباب ہیں جو اکیلے دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جرّی میں فتحہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَآءَ اَحْمَدُ[1]، رَاَیْتُ اَحْمَدَ[2]، مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ[3]

---

[1] یَآاِبْرَاهِیْمُ (سورۃ الانبیاء آیت ۶۲) اے ابراہیم۔

[2] اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ لَحَلِیْمٌ (سورہ ھود آیت ۷۵) بیشک ابراہیم بڑے تحمل والا۔

[3] سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ (سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۰۹) ابراہیم پر سلام ہو۔ مذکورہ مثالوں میں ''ابراہیم''

www.waseemziyai.com

نوٹ غیر منصرف پر کسرہ و تنوین نہیں آتی۔ اگر غیر منصرف پر الف ولام لگایا گیا یا مضاف بنا دیا گیا تو دونوں صورتوں میں منصرف پڑھا جائیگا۔ یعنی اب کسرہ اور تنوین آسکتے ہیں۔

(۶) اسمائے سِتَّہ مُکَبَّرَہ: جب یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں۔

اسمائے سِتَّہ مُکَبَّرَہ یہ چھ ہیں۔

اَبٌ	باب	اَخٌ	بھائی	فَمٌ	منہ
حَمٌ	دیور	هَنٌ	شرمگاہ	ذُوْ	والا

لفظِ سِتَّہ سے معلوم ہوا کہ چھ اسماء ہیں، مکبرہ ہوں یعنی مُصَغَّرَہ (تصغیر) نہ ہوں، مُوَحَّدَہ ہوں یعنی تثنیہ و جمع نہ ہو اور یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہونا لازمی ہے۔

اعراب حالتِ رفعی میں واؤ کے ساتھ، حالتِ نصبی میں الف کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں یا کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَ اَبُوْكَ[1]، رَاَيْتُ اَبَاكَ[2]، مُرَرْتُ بِاَبِيْكَ[3]

نوٹ مذکورہ مثالوں میں حرف باء کے بعد واؤ، الف اور یا اعراب بالحروف ہیں۔

(۷) مُثَنّٰی: مُثَنّٰی سے مراد تثنیہ ہے۔ جس کی وضاحت آپ پڑھ چکے ہیں۔

اعراب حالتِ رفعی میں الف ما قبل مفتوح اور حالتِ نصبی و جرّی میں یا ما قبل مفتوح

---

[1] مَاكَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سُوْءٍ (سورہ مریم آیت ۲۸) تیرا باپ کوئی بُرا آدمی نہ تھا۔

[2] اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاكُمْ (سورۃ یوسف آیت ۸۰) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ۔

[3] اِرْجِعُوْا اِلٰی اَبِيْكُمْ (سورہ یوسف آیت ۸۱) تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ۔ مذکورہ مثالوں میں ”اب“

www.waseemziyai.com

جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلَانِ[1] رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ[2] مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ[3]

(۸) کِلَا وکِلْتَا: جب یہ دونوں ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: کِلَاھُمَا (وہ دونوں مذکر) کِلْتَاھُمَا (وہ دونوں مؤنث)

اعراب حالتِ رفعی میں الف ما قبل مفتوح کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جرّی میں یا ما قبل مفتوح کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ کِلَاھُمَا[4] رَاَیْتُ کِلَیْھِمَا، مَرَرْتُ بِکِلَیْھِمَا

(۹) اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ: پہلا مذکر اور دوسرا مؤنث کے لئے آتا ہے۔

اعراب حالتِ رفعی میں الف ما قبل مفتوح کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جرّی میں یا ما قبل مفتوح کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ[5] رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ[6] و اِثْنَتَیْنِ[7] مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ[8] و اِثْنَتَیْنِ[9]

(۱۰) جمع مذکر سالم: تفصیل گذر چکی ہے۔

---

[1] وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ (سورۃ الرحمٰن آیت ۶۲) اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔

[2] جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ (سورۃ الکھف آیت ۳۲) ان میں سے ایک آدمی کیلئے ہم نے باغ بنائے۔

[3] كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ (سورۃ الکھف آیت ۳۳) دونوں باغ۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں ''جنتان، جنتین''

[4] اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ (سورہ اسراء آیت ۲۳) دونوں کو اُف تک نہ کہنا۔ مذکورہ مثال میں ''کلا''

[5] اِثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۶) تم میں سے دو معتبر شخص۔

[6] لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ (سورۃ النحل آیت ۵۱) دو معبود نہ ٹھراؤ۔

[7] فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ (سورۃ النسآء آیت ۱۷۶) پھر اگر دو بہنیں ہوں۔

[8] مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (سورہ ھود آیت ۴۰) ہر جنس میں سے (نر اور مادہ) ایک ایک جوڑا۔

[9] فَوْقَ اثْنَتَيْنِ (سورۃ النسآء آیت ۱۱) دو سے اوپر۔ (مذکورہ مثالوں میں ''اثنان، اثنین، اثنتین'')

www.waseemziyai.com

اعراب حالتِ رفعی میں واؤ ما قبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جرّی میں یا ما قبل مکسور کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ مُسْلِمُوْنَ[1]، رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ[2]، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ[3]

نوٹ جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

(۱۱) **اُولُوْ:** لفظِ "اُولُوْ" "ذُوْ" کی جمع مِن غیرِ لفظہٖ ہے۔

اعراب حالتِ رفعی میں واؤ ما قبل مضموم کے ساتھ اور نصبی و جرّی میں یاء ما قبل مکسور کے ساتھ جیسے: جَاءَ اُولُوْ مَالٍ[4]، رَاَیْتُ اُولِیْ مَالٍ[5]، مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ[6]

(۱۲) **عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ کے اعراب:** حالتِ رفعی میں واؤ ما قبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جرّی میں یاء ما قبل مکسور کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلًا[7]، رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً[8]، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً[9]

نوٹ آخری تین قسموں کے اعراب ایک جیسے ہیں۔

---

۱ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (سورۃ الاعراف آیت ۱۷۸) تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۲ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا (سورۃ الزمر آیت ۱۵) بلاشبہ نقصان اٹھانے والے وہی ہیں جنہوں خسارے میں ڈالا۔

۳ فَتَکُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (سورہ یونس آیت ۹۵) ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔(مذکورہ مثالوں میں "خاسرون، خاسرین")

۴ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (سورۃ الزمر آیت ۱۸) اور یہی عقلمند ہیں۔

۵ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۰) اے عقل والو۔

۶ وَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ (سورۃ المؤمن آیت ۵۴) عقلمندوں کی نصیحت کیلئے۔(مذکورہ مثالوں میں "اولو")

۷ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا (سورۃ الانفال آیت ۶۵) بیس صبر کرنے والے غالب آئیں گے۔(مذکورہ مثال میں "عشرون")

۸ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً (سورۃ الاعراف آیت ۱۴۲) اور ہم نے موسٰی سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا۔(مذکورہ مثال میں "ثلثین")

۹ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا (سورۃ المجادلہ آیت ۴) تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ مذکورہ مثال میں "ستّین"

www.waseemziyai.com

(۱۳) اسمِ مَقصور: یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الفِ مقصورہ ہو۔ جیسے: عَصَا، موسٰی

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ تقدیری کے ساتھ جسے: جَاءَنِیْ مُوْسٰی[۱]، رَاَیْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی

(۱۴) غیرِ جمع مذکر سالم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف: جیسے: غُلَامِیْ

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے: جَاءَ غُلَامِیْ[۲]، رَاَیْتُ غُلَامِیْ[۳]، مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ[۴]

(۱۵) اسمِ مَنْقُوص: ہر وہ اسم جس کے آخر میں یاء ما قبل مکسور ہو۔ جیسے: قَاضِیْ

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ۔ حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ تقدیری کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَ الْقَاضِیْ[۵]، رَاَیْتُ الْقَاضِیَ[۶]، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ[۷]

---

[۱] اسم مقصور کی مثالیں صفحہ نمبر ۵۹ پر گزر چکی ہیں۔

[۲] فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ (سورہ طٰہٰ آیت ۸۱) کہ تم پر میرا غضب اتر آئے۔

[۳] اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۲) بیشک میری نماز اور میری قربانیاں۔

[۴] یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ (سورۃ العنکبوت آیت ۲۳) جو میری رحمت سے مایوس ہیں۔

[۵] وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ (سورۃ النحل آیت ۹۶) جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

[۶] وَکَفٰی بِرَبِّکَ هَادِیًا (سورۃ الفرقان آیت ۳۱) اور ہدایت دینے کیلئے تمہارا رب کافی ہے۔

[۷] وَمَا کَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (سورۃ المؤمن آیت ۲۱) اور ان کیلئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا۔

www.waseemziyai.com

(۱۶) جمع مذکر سالم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف: جیسے: مُسْلِمِیَّ،

اعراب حالتِ رفعی میں واوٴ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جرّی میں یاء لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَنِیْ مُسْلِمِیَّ ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ ،

وضاحت: جَآءَنِیْ مُسْلِمِیَّ یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ + ی (یائے متکلم) تھا۔ نونِ جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اب مُسْلِمُوْیَ بن گیا۔ واوٴ اور یائی ایک ساتھ جمع ہو گئے ان میں پہلا حرف ساکن ہے اس لیے وَاوٴ کو یَا سے بدل دیا اور یَا کو یَا میں ادغام کیا پھر یا کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

نوٹ نون تثنیہ اور نون جمع اضافت کے وقت گر جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

اسمِ متمکن کی اقسام باِعتبارِ وجوہِ اعراب

نمبر شمار	اسمِ متمکن	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
01	مُفْرَد مُنْصَرِف صَحِیح	ضمہ لفظی	فتحہ لفظی	کسرہ لفظی
02	مُفْرَد مُنْصَرِف جَارِی مَجْرٰی صحیح	ایضًا	ایضًا	ایضًا
03	جمع مُکَسَّر مُنْصَرِف	ایضًا	ایضًا	ایضًا
04	جمع مؤنث سالم	ضمہ لفظی	کسرہ لفظی	کسرہ لفظی
05	غیر منصرف	ضمہ لفظی	فتحہ لفظی	فتحہ لفظی
06	اسمائے سِتَّہ مُکَبَّرَہ	واوَ لفظی	الف لفظی	یاء لفظی
07	مُثَنّٰی	الف ما قبل مفتوح	یاء ما قبل مفتوح	یاء ما قبل مفتوح
08	کلا و کِلْتا	ایضًا	ایضًا	ایضًا
09	اِثْنَانِ واِثْنَتَانِ	ایضًا	ایضًا	ایضًا
10	جمع مذکر سالم	واوَ ما قبل مضموم	یاء ما قبل مکسور	یاء ما قبل مکسور
11	اُولُو	ایضًا	ایضًا	ایضًا
12	عِشْرُوْن تا تِسْعُوْن	ایضًا	ایضًا	ایضًا
13	اسمِ مقصور	ضمہ تقدیری	فتحہ تقدیری	کسرہ تقدیری
14	غیرِ جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	ایضًا	ایضًا	ایضًا
15	اسمِ مَنْقُوص	ضمہ تقدیری	فتحہ لفظی	کسرہ تقدیری
16	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	واوَ تقدیری	یاء لفظی	یاء لفظی

www.waseemziyai.com

فعل مضارِع کے اعراب

فعل مضارع کے تین اعراب ہیں۔ (۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

فعلِ مضارع کے کل چودہ صیغیں ہیں جن میں دو مبنی ہیں بقیہ بارہ معرب ہیں، جن کے اعراب آپ اِس مقام پر پڑھیں گے۔ بارہ میں سے پانچ صیغے ضمائرِ بارزہ مرفوعہ سے خالی ہیں، جن کی اعرابی تین صورتیں بنتی ہیں اور بقیہ سات صیغے نونِ اعرابی والے، کی ایک صورت بنے گی۔ یعنی اعراب کے اعتبار سے فعلِ مضارع کی کل چار صورتیں ہیں۔

(۱) صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ (پانچ صیغے)

(۲) مفرد مُعتَلّ واوی ویائی (پانچ صیغے)   (۳) مفرد مُعتَلّ الفی (پانچ صیغے)

(۴) صحیح یا مُعتَلّ با ضمائر بارزہ مرفوعہ (نونِ اعرابی والے سات صیغے)

(۱) **صحیح مجرد از ضمائرِ بارزہ مَرفُوعہ**: پانچ صیغے ہیں۔ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم جب کہ ان صیغوں کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو۔ جیسے: یَضْرِبُ ، یَقْتُلُ ، یَخَافُ

اعراب: حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں سکون کے ساتھ۔ جیسے: (حالتِ رفعی) هُوَ یَضْرِبُ[۱] (حالتِ نصبی) لَنْ یَّضْرِبَ[۲] (حالتِ جزمی) لَمْ یَضْرِبْ[۳]

---

[۱] لِمَنْ یُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴) جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں۔

[۲] وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا (سورۃ النساء آیت ۹۲) اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرے۔

[۳] وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا (سورۃ النساء آیت ۹۳) اور کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ مذکورہ مثالوں میں 'یقتل'

www.waseemziyai.com

(۲) مفرد مُعتَلّ واوی ویائی: یعنی وہ فعلِ مضارع جس کے آخر میں حرفِ علّت واؤ یا یاء ہو اور ضمائر بارزہ مرفوعہ سے خالی ہو۔ جیسے: یَغْزُوْ (وہ حملہ کرتا ہے) یَرْمِیْ وہ پھینکتا ہے)

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمّہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں حرفِ علّت کے حذف کے ساتھ۔

جیسے: (حالتِ رفعی) هُوَيَغْزُوْ[۱] وَيَرْمِیْ[۲]

(حالتِ نصبی) لَنْ یَّغْزُوَ[۳] وَلَنْ یَّرْمِیَ[۴]

(حالتِ جزمی) لَمْ یَغْزُ[۵] وَلَمْ یَرْمِ[۶]

(۳) مفرد مُعتَلّ الفی: یعنی وہ فعلِ مضارع جس کے آخر میں حرفِ علّت الف ہو اور ضمائر بارزہ مرفوعہ سے خالی ہو۔ جیسے: یَرْضٰی

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمّہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں حرفِ علّت کے حذف کے ساتھ۔

جیسے: (حالتِ رفعی) هُوَ یَرْضٰی[۷] (حالتِ نصبی) لَنْ یَرْضٰی[۸]

---

۱ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱) اور اللہ جنت کی طرف بلاتا ہے۔ مذکورہ مثال میں "یدعو"

۲ وَهُوَ يَخْشٰى (سورہ عبس آیت ۹) اور وہ ڈر رہا ہے۔ مذکورہ مثال میں "یخشٰی"

۳ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ (سورۃ النساء آیت ۹۹) اور عنقریب اللہ ان لوگوں سے درگزر فرمائے۔ مذکورہ مثال میں "یعفو"

۴ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ (سورہ آل عمران آیت ۱۰) اور ان کے مال انہیں کچھ بھی نہ بچا سکیں گے۔ مذکورہ مثال میں "تغنی"

۵ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سورہ یونس آیت ۱۰۶) اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کر۔ مذکورہ مثال میں "تدع"

۶ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ (سورۃ التوبہ آیت ۱۸) اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ مذکورہ مثال میں "یخش"

۷ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى (سورۃ اللیل آیت ۲۱) اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ مذکورہ مثال میں "یرضٰی"

۸ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰) اور یہودی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے۔ مذکورہ مثال میں "ترضٰی"

www.waseemziyai.com

(حالتِ جزمی) لَمْ يَرْضَ [1]

(۴) صحیح یا مُعتَلّ باضمائرِ بارزہ مرفوعہ: یعنی وہ فعلِ مضارع جو صحیح ہو یا مُعتَلّ لیکن نونِ اعرابی کے ساتھ ہو اور وہ کل سات صیغے ہیں۔ جیسے: يَضْرِبُوْنَ، يَغْزُوْنَ، يَرْمُوْنَ، يَرْضَوْنَ

اعراب: حالتِ رفعی میں نونِ اعرابی کے اِثبات کے ساتھ جیسے: هُمْ يَضْرِبُوْنَ [2] وَيَغْزُوْنَ [3] وَيَرْمُوْنَ [4] وَيَرْضَوْنَ [5] اور حالتِ نصبی و جزمی میں نونِ اعرابی کے حذف کے ساتھ۔ جیسے: (حالتِ نصبی) لَنْ يَضْرِبُوْا [6] وَلَنْ يَغْزُوْا، وَلَنْ يَرْمُوْا [7] وَلَنْ يَرْضَوْا [8] (حالتِ جزمی) لَمْ يَضْرِبُوْا [9] وَلَمْ يَغْزُوْا، وَلَمْ يَرْمُوْا [10] وَلَمْ يَرْضَوْا [11]

---

[1] وَلَاتَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا (سورۃ القصص آیت ۷۷) اور دنیا نہ سے اپنا حصہ نہ بھول۔ مذکورہ مثال میں "لاتنس"

[2] يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ (سورۃ الاعراف آیت ۱۴۱) تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے۔

[3] اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱) وہ (شرک) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔

[4] وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ (سورۃ النور آیت ۴) اور جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں۔

[5] وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (سورۃ البقرہ آیت ۴۴) تم اپنے آپکو بھول لیتے ہو۔

[6] لَنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ (سورۃ التوبہ آیت ۸۳) تم کبھی میرے ساتھ نہ چلو۔

[7] لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ (سورۃ الجاثیہ آیت ۱۹) وہ اللہ کے مقابلے میں تمہیں کچھ کام نہ دیں گے۔

[8] لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷) اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ (مشرق یا مغرب) کی طرف کرلو۔

[9] لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ (سورۃ الحجرات آیت ۲) اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔

[10] لَمْ يَأْتُوْكَ (سورۃ المائدہ آیت ۴۱) آپ کی بارگاہ میں نہیں آئے۔

[11] وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا (سورۃ التوبہ آیت ۵۸) اگر انہیں اُن میں سے کچھ نہ دیا جائے۔

www.waseemziyai.com

مِضارع کی اقسام بِاعتبارِ وجوہِ اعراب

نمبر شمار	فعلِ مضارع	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جزمی
01	صحیح مجرد از ضمائرِ بارزہ مَرفُوعہ	ضمّہ لفظی	فتحہ لفظی	سکونِ لام
02	مفرد مُعْتَلّ واوی ویائی	ضمّہ تقدیری	فتحہ لفظی	حذفِ حرفِ علّت
03	مفرد مُعْتَلّ الفی	ضمّہ تقدیری	فتحہ تقدیری	حذفِ حرفِ علّت
04	صحیح یا مُعْتَلّ باضمائرِ بارزہ مرفوعہ	اِثباتِ نونِ اعرابی	حذف نونِ اعرابی	حذف نونِ اعرابی

عوامل کا بیان

عوامل عامل کی جمع ہے اور عامل وہ ہے جو رفع، نصب، جر یا جزم دے۔

عوامل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لفظی (۲) معنوی

عامل لفظی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں جَآءَ لفظی عامل ہے۔

عاملِ معنوی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ کا عامل لفظوں میں موجود نہیں ہے۔ (تفصیل آگے آئے گی)

نوٹ کل سو عوامل ہیں۔

عامل لفظی: کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) حروفِ عاملہ (۲) افعالِ عاملہ (۳) اسماءِ عاملہ

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

حروفِ عاملہ: دو قسمیں ہیں۔

(۱) عاملہ در اسم (۲) عاملہ در فعلِ مضارع

حروفِ عاملہ در اسم: پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) حروفِ جارّہ (۲) حروفِ مشبہ بالفعل

(۳) مَاوَلَا اَلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ (۴) لائے نفی جنس (۵) حروفِ ندا

(۱) حروفِ جارّہ وہ حروفِ عاملہ جو اسماء پر داخل ہو کر اُنہیں جر دیتے ہیں۔

جیسے: اَلْمَالُ لِزَيْدٍ[1]

مذکورہ مثال میں لام حرفِ جارّہ ہے جس نے مابعد اسم کو جر دیا۔

حروفِ جارّہ سترہ ہیں

باء	تاء	کاف	لام	واؤ	مُنْذُ	مُذْ	خَلَا	
رُبَّ	حَاشَا	مِنْ	عَدَا	فِيْ	عَنْ	عَلٰى	حَتّٰى	إِلٰى

تراکیبِ جارّ مجرور کی وضاحت: ظرف حقیقت میں اسمِ زمان و مکان کو کہتے ہیں۔ اور جارّ مجرور بھی ظرف کہلاتے ہیں، اس لئے کہا جاتا ہے کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرفِ حقیقی (۲) ظرف مجازی۔

جارّ مجرور کو ترکیب کرتے وقت مُتَعَلِّق (اسمِ فاعل) کہتے ہیں، اور ان کا کسی نہ کسی سے تعلق ہو گا، اور جس سے تعلق ہو اُس کو مُتَعَلَّق (اسمِ مفعول) کہتے ہیں، اگر

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (سورۃ الفاتحہ آیت ۱) سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔

www.waseemziyai.com

مُتَعَلَّق لفظوں میں ہو تو ظرفِ لغو کہا جاتا ہے اور مُتَعَلَّق لفظوں میں نہ ہو تو ظرفِ مستقر اور مُتَعَلَّق کبھی فعل ہو گا۔ جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ مذکورہ مثال میں جارّ اپنے مجرور سے ملکر مُتَعَلِّق (اسمِ فاعل) اورظرفِ لغو کہلائے گا۔ کیونکہ مُتَعَلَّق فعل (مَرَرْتُ) لفظوں میں موجود ہے۔ اور مُتَعَلَّق کبھی شبہ فعل ہو گا جیسے: زَيْدٌ جَالِسٌ فِي الدَّارِ مذکورہ مثال میں جارّ اپنے مجرور سے ملکر مُتَعَلِّق اورظرفِ لغو کہلائے گا۔ کیونکہ مُتَعَلَّق شبہ فعل (جَالِسٌ) لفظوں میں موجود ہے۔ اگر مُتَعَلَّق لفظوں میں نہ ہو جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّار مذکورہ مثال میں جارّ اپنے مجرور سے ملکر مُتَعَلِّق اور ظرفِ مستقر کہلائے گا۔ کیونکہ مُتَعَلَّق (اور وہ اِسْتَقَرَّ فعل ہے) لفظوں میں موجود نہیں۔

نوٹ شبہ فعل مصدر، اِسمِ فاعل، اِسمِ مفعول اور صفتِ مشبہ وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔

اَلْمَالُ لِزَيْدٍ کی ترکیب: اَلْمَالُ مبتدا لام حرفِ جارّ زید مجرور جارّ اپنے مجرور سے ملکر متعلِق (ظرفِ مستقر) ہوا ثابتٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) مقدر کا، اِس میں هُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور متعلِق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) حروفِ مشبہ بالفعل اور اُن کا عمل

حروف مشبہ بالفعل چھ (٦) ہیں۔

اِنَّ	بیشک	اَنَّ	بیشک	كَاَنَّ	گویا کہ
لٰكِنَّ	لیکن	لَيْتَ	کاش کہ	لَعَلَّ	شاید کہ

یہ حروف جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ[1]

وضاحت: اِنَّ اور اَنَّ حروفِ تحقیق ہیں، کَاَنَّ حرفِ تشبیہ ہے۔ یہ اپنے اسم کو خبر سے تشبیہ دینے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ[2] (گویا کہ زید شیر ہے) لٰکِنَّ اِسْتِدْرَاك کے لئے آتا ہے، یہ پچھلے والے کلام سے وہم کو دور کرنے کیلئے آتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ حَاضِرٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا غَائِبٌ[3] (زید حاضر ہے لیکن عمر غائب ہے) لَیْتَ تمنی کے لیے آتا ہے، یعنی کسی کام کی آرزو کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: لَیْتَ الصَّغَرَ یَعُوْدُ[4] (کاش کہ بچپن لوٹ آئے) لَعَلَّ ترجّی کے لئے آتا ہے، یعنی کسی کام کی امید ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: لَعَلِّیْ فَائِزٌ[5] (شاید کہ میں کامیاب ہو جاؤں)

---

1. اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (سورۃ البقرہ آیت ۱۱۵) بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔
2. کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (سورہ حم السجدہ آیت ۳۴) جیسے وہ گہرا دوست ہے۔
3. وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (سورۃ الانفال آیت ۱۷) اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔
4. یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ (سورہ یٰسین آیت ۳۶) اے کاش کہ میری قوم جان لیتی۔
5. لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۷) شاید قیامت قریب ہی ہو۔

www.waseemziyai.com

اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ کی ترکیب: اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، زَیْدًا اس کا اسم، عَالِمٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اِس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، اسمِ فاعل (شبہ فعل) اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ اللہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ کی ترکیب: اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل اللہ اسمِ جلالت اس کا اسم، سَمِیْعٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبرِ اوّل، عَلِیْمٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبرِ ثانی اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنیً جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) مَا وَلَا اَلْمُشَبَّھَتَانِ بِلَیْس

یعنی وہ مَا اور لَا جو لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے: مَا زَیْدٌ قَائِمًا[1] (زید کھڑا نہیں ہے) مذکورہ مثال میں زیدٌ، مَا کا اسم اور قائمًا اُس کی خبر ہے۔ لَا رَجُلٌ حَاضِرًا (ایک مرد حاضر نہیں ہے) رجلٌ، لَا کا اسم اور حَاضِرًا اس کی خبر ہے۔

تنبیہات (ا) لَا مُشابہ بلیس کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ جبکہ مَا کا اسم نکرہ و معرفہ دونوں ہوسکتا ہے۔

---

[1] مَا ھٰذَا بَشَرًا (سورہ یوسف آیت ۳۱) (اور پکارا اٹھیں سبحان اللہ) یہ کوئی انسان نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

(۲) مَا کی خبر پر کبھی بَاء زائدہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: مَا زَیْدٌ بِقَائِمٍ [۱]

(۳) مَا اور لَا کا عمل تین صورتوں میں باطل ہو جاتا ہے۔

(۱) جب ما کے بعد اِنْ زائدہ آجائے جیسے: مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ

(۲) جب ان کے اسم اور خبر کے درمیان اِلَّا آجائے جیسے: مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

(۳) جب ان کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو جائے جیسے: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

مَا زَیْدٌ قَائِمًا کی ترکیب: مَا مشابہ بلیس زَیْدٌ اس کا اسم قَائِمًا اسمِ فاعل (شبہ فعل) اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، اسمِ فاعل (شبہ فعل) اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر اسکی خبر، مَا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) لائے نفی جنس

وہ لَا ہے جسکو وصفِ جنس کی نفی کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ [۲] (کوئی مرد کھڑا نہیں) مذکورہ مثال میں وصفِ جنس قیام ہے، رَجُل سے مراد جنس رَجُل ہے، اور لائے نفی جنس نے قیام کی نفی کر دی جنس رَجُل سے یعنی کوئی مرد کھڑا نہیں۔ لائے نفی جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے اور اُس کا اسم اعراب کے اعتبار سے مختلف صورتیں رکھتا ہے۔

لَا مشابہ بلیس اور لائے نفی جنس میں فرق: لا رجل قائم مذکورہ مثال میں لفظِ لا میں دو احتمال ہیں، اگر لا مشابہ بلیس ہے تو اس طرح پڑھا جائے کہ لَا رَجُلٌ قَائِمًا جس کا معنی ہو گا ایک مرد کھڑا نہیں ہے۔ اگر لائے نفی جنس ہے تو اس طرح

---

[۱] وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ البقرہ آیت ۸) حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

[۲] لَا رَيْبَ فِيْهِ (سورۃ البقرہ آیت ۲) کسی شک کی گنجائش نہیں اس میں۔

www.waseemziyai.com

پڑھا جائے گا لَا رَجُلَ قَائِمٌ کوئی مرد کھڑا نہیں۔ پہلی صورت میں جملہ کے بعد بَلْ رَجُلَیْن کہنا درست ہو گا، جبکہ دوسری صورت میں ممنوع۔ لائے نفی جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے اور اُس کا اسم اعراب کے اعتبار سے مختلف صورتیں رکھتا ہے۔

پہلی صورت: اُس کا اسم مضاف ہو اور یہ اکثر ہوتا ہے اِس صورت میں اس کا اسم منصوب ہو گا۔ جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ (مرد کا کوئی خوش مزاج غلام گھر میں نہیں ہے)

دوسری صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ ہو، یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو تو وہ مبنی پر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلَ فِی الدَّار (کوئی مرد گھر میں نہیں ہے)

مشابہ مضاف سے مراد: وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرا کلمہ ملائے بغیر اسکا معنی مکمل نہ ہو۔ جیسے: طَالِعٌ جَبَلًا (پہاڑ پر طلوع ہونے والا) مذکورہ مثال میں طَالِعٌ مشابہ مضاف ہے۔ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (بیس درہم) مذکورہ مثال میں عِشْرُوْنَ مشابہ مضاف ہے۔

تیسری صورت: اگر لَا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لَا کی تکرار ضروری ہے۔ اور اُس وقت لَا مُلْغٰی ہو گا یعنی عمل نہیں کریگا۔ اور وہ معرفہ مبتدا کی وجہ سے مرفوع ہو گا۔ جیسے: لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو (نہ زید میرے پاس ہے اور نہ عَمرو)

چوتھی صورت: اگر لَا کے بعد نکرہ مفردہ ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ لَا کی تکرار ہو تو اُس میں پانچ صورتیں جائز ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۱) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ: دونوں جز مبنی بر فتحہ ہے، کیونکہ دونوں جگہ لائے نفی جنس ہے۔

(۲) لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللهِ: دونوں جز مرفوع ہیں کیونکہ دونوں جگہ لام مُلْغٰی

(۳) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللهِ: پہلا جز مبنی بر فتحہ ہے لائے نفی جنس کی وجہ سے۔ اور دوسرا جز مرفوع ہے لائے مُلْغٰی کی وجہ سے۔

(۴) لَاحَوْلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ: پہلا جز مرفوع ہے، لا مشابہ بلیس کی وجہ سے اور دوسرا جز مبنی پر فتحہ ہے لائے نفی جنس کی وجہ سے۔

(۵) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللهِ: پہلا جز مبنی بر فتحہ ہے، لائے نفی جنس کی وجہ سے اور دوسرا جز منصوب ہے، محلِ اسم پر عطف کی وجہ سے۔

لَاحُرْمَةَ لِلْفَاسِقِ (فاسق کا کوئی احترام نہیں ہے) کی ترکیب: لَا لائے نفی جنس، حُرْمَةَ اِس کا اسم، لام حرفِ جارّ، فاسق مجرور، جارّ اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر مُتَعَلِّق ہوا ثابتةٌ مقدر کا، ثابتةٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اس میں هِيَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مُتَعَلِّق سے ملکر لَا کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) حروف ندا وہ حروف ہے جو کسی کو متوجہ کرنے کے لئے بنائے گئے ہوں۔

یہ حروف اَدْعُوْ اور اَطْلُبُ کے قائم مقام ہیں۔ حروفِ ندا پانچ ہیں۔

یَا	اَیَا	هَیَا	اَیْ	ہمزہ مفتوحہ (ءَ)

www.waseemziyai.com

حروفِ ندا تین صورتوں میں نصب اور ایک صورت میں رفع دیتے ہیں۔اِس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مُنَادٰی مضاف ہو۔ جیسے: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ[1]

(۲) مُنَادٰی مشابہ مضاف ہو۔ جیسے: یَاطَالِعًا جَبَلًا

(۳) جب مُنَادٰی نکرہ غیر معین ہو۔ جیسے: نابینا کا کہنا۔ یَارَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

مذکورہ تینوں صورتوں میں مُنَادٰی منصوب ہو گا۔

(۴) اگر مُنَادٰی مفرد معرفہ ہو تو مبنی بر رفع ہو گا۔

جیسے: یَازَیْدُ، یَازَیْدَانِ، یَازَیْدُوْنَ

نوٹ اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ قریب کے لئے آتے ہیں، اَیَا اور ھَیَا دور کے لئے آتے ہیں اور یَا دور و قریب دونوں کے لئے آتا ہے۔

یَاعَبْدَ اللّٰہِ کی ترکیب: یَا حرفِ ندا قائم مقام اَدْعُوْ، فعل بافاعل، عبد مضاف، اللّٰہ اسمِ جلالت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکبِ اضافی ہو کر مُنَادٰی مفعول بہ اَدْعُوْ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

حروفِ عاملہ در فعلِ مضارع

دو قسمیں ہیں۔ (۱) حروفِ ناصبہ (۲) حروفِ جازمہ

(۱) حروفِ ناصبہ یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں،اور یہ چار حروف ہیں۔

---

[1] یَآاَھْلَ الْکِتٰبِ (سورہ اٰل عمران آیت ٦٤) اے اہل کتاب۔

www.waseemziyai.com

اِذَنْ	كَیْ	لَنْ	اَنْ

(۱) اَنْ : یہ فعلِ مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے، اسی وجہ سے اس کو اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ [۱] یعنی اُرِیْدُ قِیَامَكَ (میں تیرے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتا ہوں)

(۲) لَنْ : یہ فعل مضارع کو مستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے: لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ [۲] (زید ہرگز نہیں نکلے گا)

لَنْ یَّخْرُجَ کی ترکیب : لَنْ یَّخْرُجَ نفی تاکید بلن در فعلِ مضارع معروف اس میں هُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) كَیْ (تاکہ) : اس کا ماقبل مابعد کیلئے علّت ہوتا ہے۔ جیسے: اَسْلَمْتُ كَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ [۳] (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں) مذکورہ مثال میں دخول جنّت کی علّت قبول اسلام ہے، اس کو كَیْ تعلیلیه بھی کہتے ہیں۔

(۴) اِذَنْ : (تب تو) : یہ کسی شخص کے جواب میں بولا جاتا ہے۔ جیسے کسی شخص نے کہا: اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا۔ (میں کل تمہارے پاس آؤں گا) تو آپ اس سے کہیں گے اِذَنْ اُكْرِمَكَ (تب تو میں آپ کی تعظیم کروں گا) اس کو حرفِ جواب اور حرفِ جزاء

---

[۱] اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا (سورۃ البقرہ آیت ۲۶) کوئی مثال ذکر کرنا۔

[۲] لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ (سورۃ البقرہ آیت ٦١) ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔

[۳] فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا (سورۃ القصص آیت ۱۳) تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔

www.waseemziyai.com

بھی کہتے ہیں۔

اَنْ کی تفصیل: اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے۔ اس لئے چھ حروف فعلِ مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

(۱) حَتّٰی کے بعد: جیسے: سِـرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْـبَلَـدَ [1] (میں چلا تاکہ شہر میں داخل ہوجاؤں)

سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ کی ترکیب: سِرْتُ فعل بافاعل حَتّٰی حرفِ جر اَدْخُلَ فعل بافاعل اَلْـبَلَـدَ مفعولِ فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعولِ فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہوکر مجرور ہوا جارّ اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ لغو متعَلِّق ہوا سِرْتُ کا، فعل اپنے فاعل اور متعَلِّق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لام جحد کے بعد: وہ لام ہے جو کان ناقصہ منفی کی تاکید کے لئے اُس کی خبر پر آتا ہے۔ جیسے: مَا کَانَ اللہُ لِیُعَذِّبَھُمْ ۔ (اللہ ہرگز اُن کو عذاب دینے والا نہیں ہے)

(۳) لام کَی کے بعد: جیسے: اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوجاؤں)

(۴) اَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ (یہاں تک) یا اِلَّا اَنْ (مگر یہ / سوائے یہ) جیسے: لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِی حَقِّی (میں ضرور ضرور تجھے لازم پکڑوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) مذکورہ مثال میں اَوْ اِلٰی اَنْ کے معنی میں ہے۔ لَاَصِیْدَنَّ الطَّائِرَ اَوْ یَطِیْرَ (میں

---

[1] حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی (سورہ طٰہٰ آیت ۹۱) جب تک ہمارے پاس موسٰی لوٹ کر نہ آجائیں۔

www.waseemziyai.com

ضرور ضرور پرندے کا شکار کروں گا مگر یہ کہ وہ اُڑ جائے) مذکورہ مثال میں اَوْ اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہے۔

(۵) واوِ صرف کے بعد: لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ (مچھلی دودھ پینے کے ساتھ مت کھا)

(۶) وہ فا جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

(۱) اَمر۔ جیسے: زُرْنِیْ فَاُكْرِمَكَ (تم مجھ سے ملو کہ میں تمہاری تعظیم کروں گا)

(۲) نہی۔ جیسے: لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُهِيْنَكَ[1] (تم مجھے گالی مت دو کہ میں تمہیں ذلیل کروں)

(۳) نفی۔ جیسے: مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ آپ ہم سے بات کریں)

(۴) استفهام۔ جیسے: اَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ (آپ کا گھر کہاں ہے کہ میں آپ کی زیارت کروں)

(۵) تَمَنِّی۔ جیسے: لَيْتَ لِیْ مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ۔ (کاش کہ میرے لئے کچھ مال ہو کہ میں اُس میں سے خرچ کروں)

(۶) عرض۔ جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (آپ ہمارے پاس نہیں ٹھہرتے کہ آپ کو بھلائی پہنچے)

---

[1] وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِیْ (سورہ طٰہٰ آیت ۸۱) اور اس میں زیادتی نہ کرو کہ تم پر میرا غضب اتر آئے۔

www.waseemziyai.com

حروف جازمہ

وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، وہ پانچ ہیں۔

اِن شرطیہ	لائے نہی	لام امر	لَمَّا	لَمْ

لَمْ جیسے: لَمْ یَنْصُرْ [۱] (اس نے مدد نہیں کی)

لَمَّا جیسے: لَمَّا یَنْصُرْ [۲] (اس نے اب تک مدد نہیں کی)

نوٹ لَمْ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے جبکہ لَمَّا نفی ماضی کے تمام زمانوں کو گھیرنے کے لئے آتا ہے۔

لامِ امر جیسے: لِیَنْصُرْ [۳] (چاہے کہ وہ مدد کرے)

لائے نہی جیسے: لَاتَنْصُرْ [۴] (تو مدد مت کر)

اِن شرطیہ: یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ [۵] (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزاء کہتے ہیں۔

اِن مستقبل کے لئے آتا ہے، اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ [۶] (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) اس جگہ جزم محلاً ہو گا، اس لئے کہ ماضی مبنی ہے معرب

---

۱ لَمْ یَلِدْ (سورۃ الاخلاص آیت ۳) نہ اس نے کسی کو جنم دیا۔

۲ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (سورۃ الجمعہ آیت ۳) اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں) جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے۔

۳ فَلْیَفْرَحُوْا (سورہ یونس آیت ۵۸) چاہیے کہ خوشیاں منائیں۔ (خوشی منانی چاہیے)

۴ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (سورۃ الزمر آیت ۵۳) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔

۵ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ (سورۃ النساء آیت ۱۳۳) اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے۔

۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷) اگر تم بھلائی کرو گے تو تم اپنے لئے ہی بہتر کرو گے۔

www.waseemziyai.com

نہیں۔ اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ، امر، نہی، یا دعا ہو تو جزاء پر فا کا داخل کرنا ضروری ہے۔

(ا) جملہ اسمیہ : اِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ[۱] (اگر تم میرے پاس آؤ گے تو میں تمہاری عزت کروں گا)

(۲) امر : اِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ[۲] (اگر تو زید کو دیکھے تو اسکی عزت کر)

(۳) نہی : اِنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ[۳] (اگر عمرو تیرے پاس آئے تو اُس کی بے عزتی مت کر)

(۴) دعا : اِنْ اَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا (اگر تم میری عزت کرو گے تو اللہ تمہیں بہتر بدلا دے گا)

نقشہ

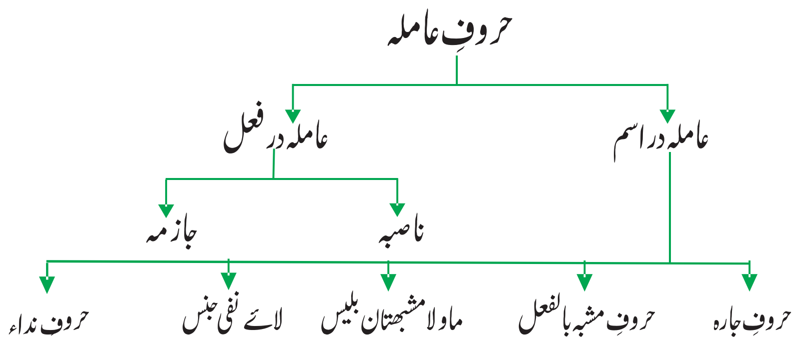

۱ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ (سورہ آل عمران آیت ۱۶۰) اگر اللہ تمہاری مدد کرے کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔

۲ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۃ المائدہ آیت ٦) اور اگر تم بے غسل ہو تو خوب پاک ہو جاؤ۔

۳ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا (سورۃ النساء آیت ۳۴) پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو اب ان پر زیادتی کرنے کا راستہ تلاش نہ کرو۔

www.waseemziyai.com

اَفعالِ عاملہ

فعل کی باعتبارِ عمل دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعلِ معروف (۲) فعلِ مجہول

فعلِ معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو۔ جیسے: ضَرَبَ

فعلِ مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف کی گئی ہو۔ جیسے: ضُرِبَ

فعلِ معروف کا عمل

فعل معروف لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ اسموں کو نصب دیگا۔

مفعول مطلق	مفعول فیہ	مفعول مَعَہ	مفعول لہ	حال	تمیز

اگر فعل معروف متعدی ہو تو مفعول بہ کو بھی نصب دیگا، اور یہ عمل فعل لازم کیلئے نہیں کیونکہ مفعول بِہٖ فعل لازم کے لئے نہیں آتا ہے۔

فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے۔ جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)

فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعولِ بہ کا بھی محتاج ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا[1] (زید نے عَمر کو مارا) اردو زبان میں ”نے“ کا ترجمہ اکثر فعلِ متعدی میں آتا ہے۔

---

[1] وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا (سورۃ الزلزال آیت ۲) اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔ اخرجت فعل متعدی، الارض اس کا فاعل اور اثقال مفعول بہ ہے۔

www.waseemziyai.com

نوٹ مفعول کی پانچ قسمیں ہیں۔ جنہیں مفاعیل خمسہ بھی کہتے ہیں۔

مفعولِ مطلق	مفعولِ فیہ	مفعولِ معہ	مفعولِ لہٗ	مفعولِ بہٖ

www.waseemziyai.com

فاعل: فاعل ہر وہ اسم جس سے پہلے کوئی ایسا فعل یا شبہ فعل ہو کہ اس کی نسبت اس اسم کی طرف کی گئی ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ [1] مذکورہ مثال میں زید فاعل ہے فعل کے بعد آیا، فعل کی نسبت اس کی طرف کی گئی ہے اور فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ (زید کہ اُس کا والد مارنے والا ہے)۔ مذکورہ مثال میں اَبُوْہُ فاعل ہے کیونکہ ضَارِبٌ شبہ فعل کے بعد واقع ہے، شبہ فعل کی نسبت اُس کی طرف کی گئی ہے اور شبہ فعل اس کے ساتھ قائم ہے۔

مفعولِ مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنی میں ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا [2] مذکورہ مثال میں ضَرْبًا مفعولِ مطلق ہے۔

اغراض مفعولِ مطلق: تین اغراض ہیں۔

(۱) تاکید کے لئے۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا

(۲) فعل کی حالت بیان کرنے کے لئے۔ جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ (میں پڑھنے والے کی طرح بیٹھا)

---

[1] اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (سورۃ النصر آیت ۱) جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اس مثال میں نصر اللہ جآء کا فاعل ہے۔

[2] وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ الاحزاب آیت ۵۶) اور خوب سلام بھیجو۔ اس مثال میں تسلیما مفعول مطلق ہے۔

(۳) فعل کا عدد بیان کرنے کے لئے۔ جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً۔ (میں ایک مرتبہ بیٹھا)

نوٹ کلام عرب مین فِعْلَةٌ کا وزن حالت بیان کرنے کے لئے آتا ہے اور فَعْلَةٌ کا وزن عدد کے لئے آتا ہے۔

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعلِ مذکور واقع ہو۔ مفعولِ فیہ کو ظرف بھی کہا جاتا ہے۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان

ظرفِ زمان: وہ ظرف ہے جو فعل کے واقع ہونے کا زمانہ بتائے۔ جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ[۱] مذکورہ مثال میں یوم الجمعہ مفعول فیہ ظرفِ زمان ہے۔

ظرفِ مکان: وہ ظرف ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ بتائے۔ جیسے: جَلَسْتُ عِنْدَكَ[۲] مذکورہ مثال میں عِنْدَكَ مفعول فیہ ظرفِ مکان ہے۔

مفعولِ مَعَہٗ وہ اسم جو واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہو۔ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ۔ (سردی جبّوں کے ساتھ آئی) مذکورہ مثال میں جُبَّاتِ مفعول معہ ہے۔

مفعولِ لَہٗ وہ مصدر جو فعلِ مذکور کا سبب بنے۔ جیسے: ضَرَبْتُهُ تَادِيْبًا۔[۳]

---

۱ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱) راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا۔ اس آیت کریمہ میں لیلاً مفعول فیہ ظرف زمان ہے۔

۲ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ (سورۃ المعارج آیت ۳۸) اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے۔ اس آیت کریمہ میں جنۃ نعیم مفعول فیہ ظرف مکان ہے۔

۳ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ (سورۃ البقرہ آیت ۱۹) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے۔ اس مثال میں حذر الموت یجعلون کا مفعول لہ بن رہا ہے۔

www.waseemziyai.com

(میں نے اس کو ادب سکھلانے کے لیے مارا) مذکورہ مثال میں تادیبًا مفعولِ لہ ہے۔

حال وہ اسمِ نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے: جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا[1] (زید آیا اس حالت میں کہ سوار ہے) مذکورہ مثال میں رَاکِبًا حال اور زَیْدٌ ذوالحال اور فاعل ہے۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا[2] (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) مذکورہ مثال میں مشدودًا حال ہے۔ زَیْدًا ذوالحال اور مفعول ہے۔ لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) مذکورہ مثال میں رَاکِبَیْنِ حال اور فاعل اور مفعول دونوں ذوالحال ہے۔

ذوالحال: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔ ذوالحال کی کل تین صورتیں ہیں۔ فاعل ہوگا یا مفعول ہوگا یا فاعل و مفعول دونوں ہوگا۔ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے: جَآءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ[3] مذکورہ مثال میں رَجُلٌ ذوالحال نکرہ ہے اسی لئے حال کو ذوالحال پر مقدم کیا گیا، کبھی حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: رَاَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ یَرْکَبُ[4] مذکورہ مثال میں وَھُوَ

---

[1] یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا (سورۃ النصر آیت ۲) اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ اس مثال میں افواجًا یدخلون کے فاعل سے حال ہے۔

[2] وَیَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا (سورۃ الانعام آیت ۲۲) اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے۔ اس مثال میں جمیعًا ھم ضمیر سے حال ہے جو مفعول بن رہا ہے۔

[3] وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سورہ سبا آیت ۲۸) اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ اس مثال میں کافۃ حال ہے جو للناس ذوالحال پر مقدم ہے۔

[4] لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ (سورۃ المائدہ آیت ۹۵) حالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو۔ اس مثال میں وانتم حرم کا جملہ حال بن رہا ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

یَرْکَبُ جملہ حالیہ ہے اور امیر ذوالحال اور مفعول ہے۔

جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا کی ترکیب : جَآءَ اِثبات فعل ماضِی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، زَیْدٌ ذوالحال، رَاکِبًا حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا جَآءَ فعل کا، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَاَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ کی ترکیب: رَاَیْتُ فعل با فاعل، اَلْاَمِیْرَ ذوالحال ، واؤ حالیہ، ھُوَ مبتدا، رَاکِبٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ ہوا رَاَیْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمیِیز وہ اسم ہے جو عدد، وزن کَیل، پیمائش یا جملہ کی نسبت سے اِبہام کو دور کرے۔

(۱) عدد کی مثال: عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا [۱] (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)

(۲) وزن کی مثال: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون ہے)

(۳) کیل کی مثال: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہے)

(۴) پیمائش کی مثال: مَافِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا [۲] (آسمان میں ہتھیلی کی

---

[۱] اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (سورہ یوسف آیت ۴) گیارہ تارے۔ مذکورہ مثال میں کوکبًا تمیز عدد سے ابہام دور کر رہا ہے۔

[۲] فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا (سورہ ال عمران آیت ۹۱) کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ مذکورہ مثال میں ذھبا تمیز بن رہا ہے جو کہ پیمائش سے ابہام کو دور کر رہا ہے۔

برابر بادل نہیں ہے)

(۵) نِسبت جملہ کی مثال : طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا [۱] (زید خوش ہوا نفس کے اعتبار سے)

پہلی مثال میں دِرْھَمًا دوسری میں زَیْتًا تیسری میں بُرًّا چوتھی میں سَحَابًا اور پانچویں میں نَفْسًا تمیز ہے۔

عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا کی ترکیب : عِنْدَ مضاف، یا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ اسم فاعل (شبہ فعل) اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبرِ مقدم، اَحَدَ عَشَرَ مُمَیَّز، دِرْھَمًا تمیز، مُمَیَّز اپنے تمیز سے ملکر مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبرِ مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا [۲]

مذکورہ مثال میں عَمْرًوا مفعول بِہٖ ہے۔

ساتوں منصوبات جملہ میں مُسْنَد اور مُسْنَد الیہ نہیں بنتے۔ یعنی ان کے بغیر کلام مکمل ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان منصوبات کو فَضْلہ (زائد) کہتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

---

[۱] وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا (سورہ مریم آیت ۴) اور سر نے بڑھاپے کا شعلہ چمکا دیا ہے (بوڑھا ہو گیا ہوں)۔ اس جملے میں شیبا تمیز بن رہا ہے اور اشتعل کی نسبت جو اس کی طرف ہے اس سے ابہام کو دور کر رہا ہے۔

[۲] وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ (سورۃ الفیل آیت ۳) اور اُن پر فوج در فوج پرندے بھیجے۔ اس مثال میں طیرًا مفعول بہ بن رہا ہے۔

فاعل کی اَقسام

فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مُظْھَر (۲) مُضْمَر

فاعلِ مُظْھَر : وہ فاعل جو ضمیر نہ ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ [۱] مذکورہ مثال میں لفظِ زیدٌ فاعلِ مُظْھَر ہے کیونکہ ضمیر نہیں بلکہ اسمِ ظاہر ہے۔

فاعلِ مُضْمَر : وہ فاعل جو ضمیر ہو۔ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ [۲] مذکورہ مثال میں لفظِ ضَرَبَ کے اندر ھُوَ کی ضمیر فاعلِ مُضْمَر ہے۔

فاعل مُضْمَرْ کی اقسام : اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) ضمیرِ بَارِز (۲) ضمیرِ مُسْتَتِر

تفصیل اسم غیرِ متمکن میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

(۱) قانون : جب فاعل اسمِ ظاہر ہو خواہ مفرد، تثنیہ یا جمع ہو، ہر صورت میں فعل کا مفرد لانا واجب ہے۔ جیسے: ضَـرَبَ زَیْـدٌ [۳]، ضَـرَبَ زَیْـدَانِ [۴]، ضَـرَبَ زَیْـدُوْنَ [۵] مذکورہ تینوں صورتوں میں واحد فعل ہے۔

---

[۱] وَقَالَ الْاِنْسَانُ (سورۃ الزلزال آیت ۳) اور آدمی کہے۔ اس مثال میں لفظ انسان فاعل مظہر ہے۔

[۲] اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ (سورۃ الاخلاص آیت ۱، ۲) اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد۔ اس مثال میں لفظ لم یلد میں ھو کی ضمیر فاعل مضمر ہے۔

[۳] خَتَمَ اللّٰهُ (سورۃ البقرہ آیت ۶) اللہ نے مہر لگادی۔

[۴] اِذْھَمَّتْ طَآئِفَتَانِ (سورہ اٰل عمران آیت ۱۲۲) جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا۔

[۵] وَقَالَ الْکَافِرُوْنَ (سورہ ص آیت ۴) اور کافر بولے۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں فاعل ظاہر ہے پہلی مثال میں واحد، دوسری میں تثنیہ اور تیسری میں جمع ہے مگر فعل تینوں صورتوں میں واحد ہے۔

www.waseemziyai.com

(۲) قانون: جب فاعل ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لانا واجب ہے۔ جیسے:
زَيْدٌ ضَرَبَ[۱]، زَيْدَانِ ضَرَبَا[۲]، زَيْدُوْنَ ضَرَبُوْا[۳]،

(۳) قانون: جب فاعل مؤنثِ حقیقی ہو اور اگر فعل و فاعل کے درمیان کسی کلمہ کی وجہ سے فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے: ضَرَبَتْ فَاطِمَةُ[۴] اگر فاصلہ ہو تو فعل کا مؤنث و مذکر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: ضَرَبَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ، ضَرَبَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

(۴) قانون: جب فاعل اسمِ ظاہر مؤنث غیرِ حقیقی ہو تو فعل کا مؤنث و مذکر دونوں طرح لانا جائز ہے۔ جیسے: طَلَعَتِ الشَّمْسُ[۵]، اور طَلَعَ الشَّمْسُ[۶]،

(۵) قانون: جب فاعل مؤنث کی ضمیر ہو اور مرجع مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث غیرحقیقی

---

۱ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ النور آیت ۱۹) اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيْدَانِ اَنْ يُّخْرِجَاكُمْ (سورہ طٰہٰ آیت ۶۳) یہ دونوں ضرور جادو گرہیں چاہتے ہیں تمہیں نکال دیں۔

۳ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا (سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۶) اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر گئے۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں فاعل ضمیر ہے اس لئے فعل فاعل کے مطابق آیا ہے۔

۴ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ (سورہ یوسف آیت ۵۱) عزیز کی عورت بولی۔ مذکورہ مثال میں فاعل مؤنث حقیقی ہے اس لئے مؤنث لایا گیا

۵ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (سورہ اٰل عمران آیت ۷۲) اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا۔

۶ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا (سورۃ الاعراف آیت ۸۷) اور اگر تم میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا۔ مذکورہ مثالوں میں طائفۃ اسم ظاہر مؤنث غیرحقیقی ہے اس لئے ایک جگہ فعل مؤنث اور ایک جگہ مذکر ہے۔

www.waseemziyai.com

دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے: فَاطِمَةُ قَامَتْ[۱]، الشَّمْسُ طَلَعَتْ[۲]

(۶) قانون: جب فعل کا فاعل اسم ظاہر جمع مکسر مذکر ہو یا مؤنث دونوں صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: قَالَ الرِّجَالُ[۳]، قَالَتِ الرِّجَالُ[۴]

(۷) قانون: جب فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹتی ہو تو فعل کو واحد مؤنث و جمع مذکر دونوں طرح لانا جائز ہے۔ جیسے: اَلرِّجَالُ قَامَتْ[۵]، اَلرِّجَالُ قَامُوْا[۶]

نوٹ: اَلرِّجَالُ قَامَتْ کے تحت اساتذہ فرماتے ہیں کہ جمع مکسر واحد مؤنث کے حکم میں ہے۔ اسی وجہ سے اَلْاَبْوَابُ مُغْلَقَةٌ مذکورہ مثال درست ہے۔ اگرچہ مبتدا اور خبر میں مطابقت نہیں ہے۔

(۸) قانون: جب فعل کا فاعل اسمِ ظاہر جمع مؤنث سالم ہو تو فعل کا مذکر و مؤنث لانا

۱۔ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ (سورۃ البقرہ آیت ۷۱) وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین میں ہل چلائے۔

۲۔ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ (سورۃ الکہف آیت ۱۷) اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے جب نکلتا ہے۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں فاعل مؤنث کی ضمیر ہے پہلی مثال مؤنث حقیقی اور دوسری مثال مؤنث غیر حقیقی ہے۔

۳۔ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ (سورہ ال عمران آیت ۱۸۳) تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔

۴۔ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ (سورۃ الاعراف آیت ۴۳) بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں فاعل اسم ظاہر جمع مکسر ہے اس لئے فعل ایک جگہ مذکر اور ایک جگہ مؤنث آیا۔

۵۔ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (سورۃ الشعرآء آیت ۲۲۱،۲۲۲) کس پر اترتے ہیں شیطان؟ اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر۔

۶۔ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲) ہاں شیطان کافر ہوئے۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں فاعل ضمیر ہے جو جمع مکسر کی طرف لوٹ رہی ہے اس لئے ایک جگہ فعل واحد مؤنث اور ایک جگہ جمع مذکر لایا گیا۔

www.waseemziyai.com

دونوں جائز ہیں۔ جیسے: قَامَتْ مُسْلِمَاتٌ[1]، قَامَ مُسْلِمَاتٌ[2]

فعل مجہول کا عمل یہ فاعل کی جگہ مفعول بِہٖ کو رفع دیتا ہے اور بقیہ چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔ فعلِ مجہول کا دوسرا نام فعلِ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ (ایسا فعل جسکا فاعل ذکر نہ کیا گیا ہو) ہے۔ اور مفعولِ بِہٖ جو فاعل کی جگہ پر لایا گیا ہے اُس کو نائب فاعل اور مفعولِ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ (ایسا مفعول جسکا فاعل ذکر نہ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔ جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَأْدِيْبًا وَالْخَشَبَةَ۔ (زید جمعہ کے دن امیر کے سامنے بندھا ہوا اُس کے گھر میں ادب سکھانے کے لئے لکڑی کے ساتھ بہت مارا گیا)۔ مذکورہ مثال میں زَيْدٌ نائب فاعل یعنی مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ ہے۔ بقیہ کلمات دیگر منصوبات ہیں۔

فعل مُتَعَدِّی کی اقسام

فعلِ مُتَعَدِّی کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **مُتَعَدِّی بیک مفعول**: وہ فعل جس کو ایک مفعول بِہٖ کی ضرورت ہو۔

جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا۔

---

[1] مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ (سورۃ البقرہ آیت ۲۱۳) بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے۔

[2] وَجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ (سورہ آل عمران آیت ۸۶) اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ مذکورہ مثالوں میں فاعل جمع مؤنث سالم ہے اس لئے ایک جگہ فعل مذکر اور ایک جگہ مؤنث ہے۔

www.waseemziyai.com

(۲) **مُتعَدِّی بدو مفعول ایک پر اکتفاء جائز:** یعنی وہ فعل جس کو دو مفعول بِہٖ کی ضرورت ہو اور اُن میں سے ایک مفعول بِہٖ پر اکتفاء جائز ہو۔ جیسے: اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا [۱] یہاں اَعْطَیْتُ زَیْدًا اور اَعْطَیْتُ دِرْھَمًا دونوں جائز ہیں۔

(۳) **مُتعَدِّی بدو مفعول ایک پر اکتفاء ناجائز:** یعنی وہ فعل جس کو دو مفعول بِہٖ کی ضرورت ہو اور اُن میں سے ایک مفعول بِہٖ پر اکتفاء ناجائز ہو۔ اور یہ افعالِ قلوب میں ہو گا۔

افعالِ قلوب افعال قلوب سات ہیں۔

عَلِمْتُ	رَأَیْتُ	خِلْتُ

وَجَدْتُّ	حَسِبْتُ [۲]	ظَنَنْتُ	زَعَمْتُ

جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً (میں نے زید کو فاضل یقین کیا)

(۴) **مُتعَدِّی بسہ مفعول:** یعنی وہ فعل جس کو تین مفعولِ بہٖ کی ضرورت ہو اور وہ نحوِ میر میں سات کلمات ہیں۔

اَعْلَمَ	اَرٰی	اَنْبَأَ	نَبَّأَ	اَخْبَرَ	خَبَّرَ	حَدَّثَ

جیسے: اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا (اللہ نے زید کو عمرو کا فاضل ہونا بتایا)

نوٹ بابِ عَلِمْتُ کے دوسرے مفعول کو، بابِ اَعْلَمْتُ کے تیسرے

---

[۱] حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَدٍ (سورۃالتوبہ آیت ۲۹) جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں۔ مذکورہ مثال میں ایک مفعول پر اکتفا کیا گیا ہے۔

[۲] حَسِبْتَھُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا (سورۃالدھر آیت ۱۹) تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔ مذکورہ مثال میں حسبت فعل قلب ہے اس کا مفعول اول ھم اور دوم لؤلؤا ہے اور کسی ایک کا کافی سمجھنا درست نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

مفعول کو، مفعول لہٗ اور مفعول معہ کو فاعل کی جگہ نہیں رکھ سکتے یعنی نائب فاعل نہیں بنا سکتے۔ ان چار کے علاوہ دوسرے مفاعیل کو فاعل کی جگہ رکھ سکتے ہیں۔

بابِ اَعْطَیْتُ میں دوسرے مفعول کے مقابلہ میں پہلے مفعول کو نائبِ فاعل بنانا زیادہ بہتر ہے۔

افعالِ ناقصہ

افعال ناقصہ سترہ ہیں۔

کَانَ	صَارَ	ظَلَّ	بَاتَ	اَصْبَحَ	اَضْحٰی
اَمْسٰی	عَادَ	اٰضَ	غَدَا	رَاحَ	مَا زَالَ
مَا انْفَكَّ	مَا بَرِحَ	مَافَتِئَ	مَادَامَ	لَیْسَ	

ناقصہ کہنے کی وجہ: یہ افعال صرف فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔

عمل: یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا ان کا اسم، خبر ان کی خبر کہلاتی ہے۔ جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا[1] (زید کھڑا تھا)

مذکورہ مثال میں زَیْدٌ کان کا اسم اور مرفوع ہے قَائِمًا کان کی خبر اور منصوب ہے۔

نوٹ افعال ناقصہ میں سے بعض افعال بعض صورتوں میں صرف فاعل پر پورے

---

[1] كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً (سورۃ البقرہ آیت ۲۱۳) تمام لوگ ایک دین پر تھے۔ اس مثال میں ناس کان کا اسم ہے اور مرفوع ہے امۃً کان کی خبر اور منصوب ہے۔

www.waseemziyai.com

ہو جاتے ہیں یعنی خبر کی ضرورت نہیں ہوتی، اُس وقت اُن کو تامہ کہتے ہیں۔ جیسے: كَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) کان کبھی زائدہ بھی ہوتا ہے۔

كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا کی ترکیب: كَانَ فعلِ ناقص، زیدٌ اس کا اسم، قائمًا خبر، کَان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعالِ مُقَارَبہ

وہ افعال جو خبر کو اسم سے قریب کرنے کیلئے وضع کیئے گئے ہوں۔ افعال مقاربہ چار ہیں۔

عَسٰی	كَادَ	كَـرَبَ	اَوْشَكَ

عمل: یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مگر اِن کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوگی۔ کبھی اَنْ مصدریہ کے ساتھ۔ جیسے: عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ [1] (زید کا نکلنا قریب ہے) اور کبھی بغیر اَنْ کے۔ جیسے: عَسٰی زَيْدٌ يَّخْرُجُ (قریب ہے کہ زید نکلے گا) کبھی عَسٰی تامہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: عَسٰی اَنْ يَّخْرُجَ زَيْدٌ [2] مذکورہ مثال میں اَنْ يَّخْرُجَ زَيْدٌ عَسٰی کا فاعل ہے اور اس لئے مرفوع ہے۔

---

[1] عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ (سورۃ النساء آیت ۹۹) تو قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف فرمائے۔ اس مثال میں عسٰی کی خبر ان کے ساتھ ہے۔

[2] عَسٰٓى اَلَّا اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا (سورۃ المریم آیت ۴۸) قریب ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت سے بدبخت نہ ہوں گا۔ اس مثال میں عسٰی تامہ ہے۔

www.waseemziyai.com

عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ کی ترکیب : عَسٰی فعلِ مقارب، زَیْدٌ اس کا اسم، اَنْ مصدریہ ناصبہ، یَخْرُجُ اثبات فعلِ مضارع معروف اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے زَیْدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر اَنْ کی وجہ سے بتاویل مصدر خبر، عَسٰی اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی ترکیب : عَسٰی فعلِ مقارب (فعل تام)، اَنْ مصدریہ ناصبہ، یَبْعَثَ فعل مضارع، كَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہٖ رُبّكَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، مَقَامًا مَّحْمُوْدًا موصوف صفت ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اَنْ کی وجہ سے بتاویلِ مصدر فاعل ہوا عسٰی کا، عَسٰی فعلِ مقارب (فعل تام) اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعالِ مدح وذَمّ

وہ افعال جو کسی کی تعریف یا بُرائی ثابت کرنے کے لئے وضع کیئے گئے ہوں۔یہ چار ہیں۔

(۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا مذکورہ دونوں افعال، مدح کے لئے آتے ہیں۔

(۳) بِئْسَ (۴) سَاءَ مذکورہ افعال، ذم کے لئے آتے ہیں

جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھا مرد ہے)

ان افعال کا ایک فاعل ہوگا اور فاعل کے بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہو گا۔

www.waseemziyai.com

مذکورہ مثال میں نِعْمَ فِعْلِ مَدَحْ الرَّجُلُ فاعل اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

فاعل بننے کے لئے شرائط: تین میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔

(ا) فاعل معرف باللام ہو گا۔ جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ[1] (زید اچھا مرد ہے)

(۲) یا مضاف ہو معرف باللام کی طرف۔ جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ[2] (زید قوم کا اچھا ساتھی ہے)

(۳) یا فاعل ایسی ضمیرِ مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ لائی گئی ہو۔ جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ[3] (اچھا مرد زید ہے) مذکورہ مثال میں نِعْمَ کا فاعل ھُوَ کی ضمیر ہے جو نِعْمَ میں مستتر ہے اور رَجُلًا منصوب تمیز۔

حَبَّذَا زَیْدٌ میں حَبَّ فِعْلِ مَدَحْ، ذَا فاعل اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح۔

نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی ترکیب: نِعْمَ فعلِ مدح، الرَّجُلُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبرِ مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا ءِ مؤخر، مبتدا ءِ مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

---

[1] نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (سورۃ الانفال آیت ۴۰) تو کیا ہی مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ اس مثال میں نعم کا فاعل معرف بالام ہے۔

[2] نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ (سورۃ العنکبوت آیت ۵۸) عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی اچھا اجر ہے۔ اس مثال میں نعم کا فاعل معرف بالام کی طرف مضاف ہے۔

[3] فَنِعِمَّا هِیَ (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۱) تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے۔ اس مثال میں نعم کا فاعل ھو کی ضمیر ہے جو مستتر ہے اور "ما" منصوب محلاً تمیز ہے۔

www.waseemziyai.com

افعالِ تَعَجُّب

فعلِ تعجب وہ فعل ہے جو انشائے تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہو اور ثلاثی مجرّد کے ہر اُس مصدر سے آتے ہیں جس میں لون (رنگ) اور عیب کے معنی نہ ہوں۔ یہ افعال فاعل کو رفع اور مفعولِ بہ کو نصب دیتے ہیں۔ فعلِ تعجب کے دو وزن ہیں۔

(۱) مَا اَفْعَلَهٗ [۱] (۲) اَفْعِلْ بِهٖ [۲]

مَا اَفْعَلَهٗ کی وضاحت: جیسے: مَا اَحْسَنَ زَيْدًا۔ (کس چیز نے زید کو حُسن والا کردیا) مذکورہ مثال میں مَا اسم استفہام اَیُّ شَیْءٍ (کس چیز نے) کے معنی میں ہے۔ مَا ترکیب میں مبتدا ہے، مبنی ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ اَحْسَنَ فعل اس میں هُوَ کی ضمیر جو راجع بسوئے مَا ہے فاعل، زَيْدًا مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَفْعِلْ بِهٖ کی وضاحت: جیسے: اَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید حسن والا ہوگیا) مذکورہ مثال میں اَحْسِنْ صیغہ امر ہے۔ لیکن اَحْسِنْ فعل ماضی کے معنی میں ہے۔ با زائدہ (کوئی معنی نہیں) ہے۔ زید لفظاً مجرور معنیً مرفوع فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ عربی میں مذکورہ مثال کا ترجمہ اس طرح کیا جاتا ہے۔ صَارَ زَيْدٌ ذَا حُسْنٍ (زید حُسن والا ہوگیا)

---

[۱] فَمَا اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۵) تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں۔ مذکورہ مثال میں ما اصبرھم فعل تعجب ہے۔

[۲] اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ (سورۃ الکہف آیت ۲۶) وہ کتنا دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔ اس مثال میں ابصر صیغہ امر ہے لیکن فعل ماضی کے معنی میں ہے۔

www.waseemziyai.com

نوٹ افعالِ تعجب کے استعمال کا مقصد کسی انوکھی چیز کو دیکھ کر حیرانگی اور تعجب کا اظہار کرنا ہے۔

اسمائے عاملہ

اسماء عاملہ گیارہ ہیں۔

اسماءِ شرطیہ	اسماءِ افعال بمعنی فعلِ ماضی	اسماءِ افعال بمعنی امر حاضر
اسمِ فاعل	اسمِ مفعول	صفتِ مشبہ
اسمِ تفضیل	مصدر	اسمِ مضاف
اسمِ تام	اسماءِ کنایہ	

(۱) اسماءِ شرطیہ بمعنی اِنْ

یہ نو کلمات اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہو کر دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

(۱) مَنْ جیسے: مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ[۱] (جسکو تو مارے گا میں ماروں گا)

(۲) مَا جیسے: مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ[۲] (جو تو کرے گا میں کروں گا)

(۳) اَيْنَ جیسے: اَيْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ[۳] (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

---

[۱] فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (سورۃ الزلزال آیت ۷) تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔

[۲] وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۷) اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

[۳] اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۸) تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا۔

مذکورہ تمام مثالوں میں اسمائے شرطیہ ہیں جو بمعنی اِن ہیں اور جزم والا عمل کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۴) مَتٰی جیسے: مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ (جب تو کھڑا ہو گا میں کھڑا ہوں گا)

(۵) اَیُّ جیسے: اَیَّ شَیْءٍ تَأْکُلْ اٰکُلْ[۱] (جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا)

(۶) اَنّٰی جیسے: اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ (جہاں تو لکھے گا میں لکھوں گا)

(۷) اِذْمَا جیسے: اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا)

(۸) حَیْثُمَا جیسے: حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ (جہاں کا تو قصد کرے گا میں قصد کروں گا)

(۹) مَھْمَا جیسے: مَھْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ[۲] (جب تو بیٹھے گا تب میں بیٹھوں گا)

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ کی ترکیب: مَنْ شرطیہ جازمہ مفعولِ بہ مقدم تَضْرِبْ فعل کا، تَضْرِبْ اِثبات فعل مضارع معروف صغیہ واحد مذکر حاضر اس میں اَنْتَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اَضْرِبْ اِثبات فعل مضارع معروف صغیہ واحد متکلم اس میں اَنَا کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲)(۳) اسماءِ افعال

وہ اسماء ہیں جو افعال کے معنی میں ہوں یعنی لفظاً اسم اور معنًی فعل ہونگے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بمعنی ماضی (۲) بمعنی امر حاضر

---

[۱] فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (سورۃ الانفطار آیت ۸) جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا۔

[۲] وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ الاعراف آیت ۱۳۲) اور بولے تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں۔

مذکورہ تمام مثالوں میں اسمائے شرطیہ ہیں جو بمعنی اِنْ ہیں اور جزم والا عمل کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۱) **بمعنی ماضی**: جیسے: هَيْهَاتَ وہ دور ہوا۔ شَتَّانَ وہ جدا ہوا۔ سَرْعَانَ اس نے جلدی کی۔ یہ اسماء افعالِ بمعنی ماضی فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ[۱]۔ عید کا دن دور ہوا۔ مذکورہ مثال میں يَوْمُ الْعِيْدِ فاعلیت کی بناء پر مرفوع ہے۔

هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ کی ترکیب: هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی بَعُدَ فعل ماضی، يَوْمُ مضاف، الْعِيْدِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) **بمعنی امر حاضر**: جیسے: رُوَيْدَ (تو مہلت دے) بَلْهَ (تو چھوڑ) حَيَّهَلْ (تو آ) عَلَيْكَ (تو لازم پکڑ) دُوْنَكَ (تو پکڑ) هَا (تو پکڑ) رُوَيْدَ زَيْدًا (تو زید کو مہلت دے) مذکورہ مثال میں زيدًا مفعولیت کی بنا پر منصوب ہے۔

رُوَيْدَ زَيْدًا کی ترکیب: رُوَيْدَ اسمِ فعل بمعنی اَمْهِلْ فعل امر حاضر، اس میں اَنْتَ کی ضمیر اس کا فاعل، زیدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) اسمِ فاعل

اسمِ فاعل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطریقِ حدوث قائم ہو۔ جیسے: ضَارِبٌ

اسمِ فاعل کا عمل: اسمِ فاعل اُس فعل معروف والا عمل کرے گا جس سے مشتق ہے۔ جیسے: قَائِمٌ قَامَ والا، ضَارِبٌ ضَرَبَ والا اور عَالِمٌ عَلِمَ والا عمل کرے گا۔ یعنی اگر

---

[۱] هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (سورۃ المؤمنون آیت ۳۶) کتنی دور ہے کتنی دور ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

لازم ہے تو فاعل کو رفع دیگا، اور چھ اسم (مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ، مفعولِ لہ، مفعولِ معہ، حال اور تمییز) کو نصب دیگا۔ اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع دیگا اور سات اسم (مفعول مطلق، مفعولِ فیہ، مفعولِ لہ، مفعولِ معہ، مفعولِ بہ، حال اور تمییز) کو نصب دیگا۔ جیسے: زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہٗ عَمْرًوا [1] (زید کہ اس کا باپ عَمرو کو مارتا ہے) مذکورہ مثال میں اَبُوْہٗ ضَارِبٌ کا فاعل اور عَمْرًوا مفعولِ بہ ہے۔

عمل کے لئے شرائط: اسم فاعل کے عمل کرنے کے لئے دو شرائط ہیں۔

(۱) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو، ماضی کے معنیٰ میں نہ ہو۔

(۲) چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

وہ چھ چیزیں یہ ہیں:

مبتدا	موصوف	موصول	ذوالحال	ہمزہ استفہام	حرفِ نفی

(۱) مبتدا۔ جیسے لازم کی مثال: زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہٗ (زید اس کا باپ کھڑا ہے) اور متعدی کی مثال: زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہٗ عَمْرًوا [2] (زید کہ اس کا باپ عَمرو کو مارتا ہے) مذکورہ مثالوں میں زَیْدٌ مبتدا ہے۔

(۲) موصوف۔ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہٗ بَکْرًا (میں گذرا ایسے مرد کے قریب سے جس کا باپ بکر کو مارتا ہے) مذکورہ مثال میں رَجُل موصوف ہے۔

---

[1] اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (سورۃ الزمر آیت ٦٢) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس مثال میں خالق میں ھو ضمیر فاعل اور کل شئ مفعول ہے۔

[2] اوپر والی آیت کریمہ میں اس کی بھی مثال ہے۔

(۳) موصول۔ جیسے: جَآءَنِیْ الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًوا (آیا میرے پاس وہ جس کا باپ عمرو کو مارتا ہے) مذکورہ مثال میں الضَّارِبُ میں الف ولام اسمِ موصول ہے۔

(۴) ذوالحال۔ جیسے: جَآءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہوتا ہے) مذکورہ مثال میں رَاکِبًا اسمِ فاعل اور زَیْدٌ ذوالحال ہے۔

(۵) ہمزہ استفہام۔ جیسے: أَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًوا (کیا زید عمرو کو مارتا ہے)

(٦) حرفِ نفی۔ جیسے: مَاقَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑا نہیں ہوتا ہے)

زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ کی ترکیب: زَیْدٌ مبتدا قَائِمٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اَبُوْ مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکبِ اضافی ہوکر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جَاءَنِیْ الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًوا کی ترکیب: جَآءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم مفعول بہ مقدم، اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول، ضَارِبُ اسمِ فاعل (شبہ فعل)، اَبُوْہُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، عَمْرًوا مفعولِ بہ، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعلِ مؤخر، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) اسمِ مفعول

اسمِ مفعول وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

اسمِ مفعول کا عمل : اسمِ مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے جیسے : مَضْرُوْبٌ ضُرِبَ والا اور مَعْلُوْمٌ عُلِمَ والا عمل کرے گا۔ یعنی نائب فاعل (جو پہلے مفعول بہ تھا) کو رفع دیگا، اور بقیہ چھ اسموں کو نصب دیگا۔

عمل کے لئے شرائط: اسمِ مفعول کے عمل کرنے کے لئے بھی دو شرائط ہیں۔

(۱) اسمِ مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو، ماضی کے معنی میں نہ ہو۔

(۲) چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

وہ چھ چیزیں یہ ہیں:

مبتدا	موصوف	موصول	ذوالحال	ہمزہ استفہام	حرفِ نفی

جیسے : زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ (زید کہ اُس کے باپ کو مارا جارہا ہے) مذکورہ مثال میں اَبُوْهُ (مَضْرُوْبٌ اسمِ مفعول کا) نائب فاعل ہے، اس لئے مرفوع ہے۔

زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ کی ترکیب : زَيْدٌ مبتدا، مَضْرُوْبٌ اسمِ مفعول (شبہ فعل)، اَبُوْهُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل، اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶) صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت قائم ہو۔ جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)

صفت مشبہ کا عمل: صفتِ مشبہ کا عمل اپنے فعلِ لازم کی طرح ہے یعنی فاعل کو رفع چھ اسموں کو نصب دیگا۔ اور عمل کیلئے یہ شرط ہے۔ کہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

(۱) مبتدا جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (زید کہ اس کا غلام حسین ہے)

مذکورہ مثال میں حَسَنٌ صفتِ مشبہ اور زَيْدٌ مبتدا ہے۔

(۲) موصوف جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (میرے پاس ایسا مرد آیا جس کا غلام حسین ہے)

(۳) ذوالحال جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ حَسَنًا غُلَامُهٗ (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام حسین ہے)

(۴) ہمزہ استفہام جیسے: اَحَسَنٌ زَيْدٌ (کیا زید حسین ہے)

(۵) حرفِ نفی جیسے: مَا حَسَنٌ زَيْدٌ (زید حسین نہیں ہے)

زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ کی ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، حَسَنٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل)، غُلَامُهٗ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) اسم تفضیل اسم تفضیل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنیٰ دوسرے کے اعتبار سے زیادہ پایا جائے۔ جیسے: زَيْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ (زید بکر سے زیادہ علم والا ہے)

اسم تفضیل کا استعمال: تین طرح سے ہوتا ہے۔

(۱) مِنْ کے ساتھ۔ جیسے: زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو[1] (زید عمرو سے افضل ہے)

---

[1] وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (سورۃ الضحیٰ آیت ۴) اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلے سے بہتر ہے۔
اس مثال میں خیر اسم تفضیل من کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

www.waseemziyai.com

(۲) معرف باللام۔ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ [۱] (میرے پاس افضل زید آیا)

(۳) مضاف۔ جیسے: زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ [۲] (زید قوم سے افضل ہے)

اسم تفضیل اپنے فاعل میں عمل کرتا ہے وہ اکثر اس کی ضمیر ہوتی ہے جو اسم تفضیل میں مستتر ہوتی ہے۔

زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو کی ترکیب: زَیْدٌ مبتدا، اَفْضَلُ اسمِ تفضیل (شبہ فعل)، اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدا فاعل، مِنْ حرفِ جارّ عَمْرٍو مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ لغو متعلِّق ہوا اَفْضَلُ کا، اَفْضَلُ اسمِ تفضیل اپنے فاعل اور متعلِّق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) مصدر مصدر وہ اسم ہے جو معنی حَدَثی پر دلالت کرتا ہے اور اُس سے افعال نکلے۔ جیسے: ضَرْبٌ۔

عمل: مصدر اپنے فعل کا عمل کرتا ہے بشرطیہ کہ مفعول مطلق نہ ہو۔ ضَرْبٌ ضَرَبَ والا

قِیَامٌ قَامَ والا عِلْمٌ عَلِمَ والا

نوٹ مصدر اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

---

[۱] اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ (سورۃ العلق آیت ۳) پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے زیادہ کریم ہے۔ اس مثال میں "الاکرم" اسم تفضیل ہے اور الف لام کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

[۲] اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ (سورہ آل عمران آیت ۶۸) بیشک سب سے زیادہ ابراہیم کے حقدار وہ ہیں۔ اس مثال میں "اولی" اسم تفضیل مضاف ہو کر استعمال ہوا ہے۔

www.waseemziyai.com

جیسے: اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا [1] (زید کا عَمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا کی ترکیب : اَعْجَبَ اِثبات فعلِ ماضی معروف، نون وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم مفعولِ بہ مقدم، ضَرْبُ مصدر مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ لفظًا، فاعل محلاً، عَمْرًوا مفعولِ بہ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر فاعلِ مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۹) اسمِ مضاف

مضاف ایسا اسم ہے جو اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔

اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اضافتِ لامیہ : غُلَامُ زَیْدٍ اَیْ غُلَامٌ لِزَیْدٍ [2]

(۲) اضافتِ مِنّی: خَاتَمُ فِضَّةٍ اَیْ خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ [3]

(۳) اضافتِ فِیْ: صَلٰوةُ اللَّیْلِ اَیْ صَلٰوةٌ فِی اللَّیْلِ [4]

نوٹ مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو تو اضافتِ مِنّی اور اسے اضافتِ بیانیہ بھی کہتے ہیں ۔ اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف واقع ہو تو اضافتِ فی اگر دونوں صورتیں نہ پائی جائیں تو اضافتِ لامِیہ

---

[1] كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (سورۃ النساء آیت ۴۷) اور اللہ کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے۔اس مثال میں "امر" مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

[2] اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيْلِ (سورۃ الفیل آیت ۱) اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کے ساتھ کیا حال کیا۔اس مثال میں باصحاب الفیل میں اضافت لامیہ ہے۔

[3] وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ (سورہ لقمٰن آیت ۶) اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں۔

[4] وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ (سورۃ البقرہ آیت ۲۰۴) اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے۔اس مثال میں اضافت فی ہے یعنی الدّ فی الخصام۔

www.waseemziyai.com

(۱۰) اسمِ تام وہ اسم ہے جو پانچ چیزوں یعنی نونِ تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ جمع، نونِ مشابہ بالجمع اور اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تام ہو جائے۔ تام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے اُس کی اضافت کسی اور کی طرف نہیں ہو سکتی۔

اسمِ تام کا عمل: اسمِ تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔

مثالیں

(۱) نونِ تنوین کی مثال۔ مَافِي السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا۔ مذکورہ مثال میں رَاحَةٍ نے تنوین کے ساتھ تام ہو کر سَحَابًا کو تمیز کی بنا پر نصب دیا۔

(۲) نونِ تثنیہ کی مثال۔ عِنْدِیْ قَفِيْزَانِ بُرًّا مذکورہ مثال میں قَفِيْزَانِ نے نونِ تثنیہ کے ساتھ تام ہو کر بُرًّا کو تمیز کی بنا پر نصب دیا۔

(۳) نونِ جمع کی مثال۔ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا (کیا ہم تم کو ان لوگوں کے متعلق آگاہ کریں جو اعمال کے اعتبار سے خسارے میں ہیں) مذکورہ مثال میں أَخْسَرِيْنَ نے نونِ جمع کے ساتھ تام ہو کر أَعْمَالًا کو تمیز کی بنا پر نصب دیا۔

(۴) نون مشابہ بالجمع کی مثال۔ عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا مذکورہ مثال میں عِشْرُوْنَ نے نون مشابہ بالجمع کے ساتھ تام ہو کر دِرْهَمًا کو تمیز کی بنا پر نصب دیا۔

(۵) اضافت کی مثال۔ عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا مذکورہ مثال میں مِلْؤُهٗ نے اضافت کے ساتھ تام ہو کر عَسَلًا کو تمیز کی بنا پر نصب دیا۔

www.waseemziyai.com

(۱۱) اسماءِ کنایہ وہ اسماء ہیں جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کنایہ از عدد (۲) کنایہ از حدیث

کنایہ از عدد: اس کے لئے کلامِ عرب میں دو لفظ آتے ہیں کَمْ اور کَذَا

کنایہ از حدیث: اس کے لئے بھی کلامِ عرب میں دو لفظ آتے ہیں کَیْتَ اور ذَیْتَ

کم کی اقسام: کم کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ

(۱) کم استفہامیہ: جس کے ذریعہ عدد مبہم کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۲) کم خبریہ: جس کے ذریعہ عدد مبہم کے بارے میں خبر دی جائے۔

کم استفہامیہ کے معنی ہیں کتنا، کم خبریہ کے معنی ہیں بہت سا اور کذا کے معنی ہیں اتنا۔

کم استفہامیہ اور کذا کا عمل: کم استفہامیہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز مفرد ہوگی۔ جیسے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تمہارے پاس کتنے درھم ہیں) اور کَذَا بھی اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: عِنْدِیْ كَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درھم ہیں)

کم خبریہ کا عمل: جو کثرت کے معنی بتانے کے لیے آتا ہے اس کی تمیز مجرور ہوگی اور تمیز مفرد و جمع دونوں طرح استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: کَمْ مَالٍ اَنفَقْتُ (میں نے بہت سا مال خرچ کیا) کَمْ رِجَالٍ عِنْدِیْ (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

نوٹ کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ حرف جارّ آتا ہے۔

جیسے: کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِيْ السَّمَاوَاتِ[1] (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ کی ترکیب: کم استفہامیہ مُمیَّز، دِرهَمًا تمیز، مُمیَّز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا، عِنْدَ اسمِ ظرف مضاف، كَ ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابتٌ اسم فاعل کا، ثابتٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اس میں هُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

کَمْ رَكْعَةً صَلَّيْتَ (تم نے کتنی رکعتیں پڑھیں) کی ترکیب: کم استفہامیہ مُمیَّز رَكْعَةً تمیز، مُمیَّز اپنی تمیز سے ملکر مفعول بہ مقدم، صَلَّيْتَ اثبات فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر تَ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عوامل معنویہ

عوامل معنویہ وہ عوامل ہیں جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ابتداء (۲) خلوِّ فعلِ مضارع از نواصب و جوازم۔

---

[1] کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً (سورۃ البقرہ آیت ۲۴۹) بارہا کم جماعت غالب آئی کثیر گروہ پر۔ اس مثال میں کم خبریہ ہے اور اس کی تمیز پر من آیا ہے۔

ابتداء: ابتداء سے مراد اسم کا عواملِ لفظیہ سے خالی ہونا ہے۔ ابتداء مبتدا اور خبر دونوں کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ۔ مذکورہ مثال میں زَيْدٌ مبتدا اور ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے، اور عَالِمٌ خبر اور ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے، معلوم ہوا مبتدا اور خبر میں عامل معنوی ہے۔

نوٹ یہاں دو مذہب اور ہیں۔

(۱) مبتداء میں عامل ابتداء اور خبر میں مبتداء ہے۔ معلوم ہوا مبتداء میں عامل معنوی اور خبر میں لفظی۔

(۲) مبتداء اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہیں۔ معلوم ہوا اس مذہب کے مطابق مبتداء اور خبر میں عامل معنوی نہیں بلکہ لفظی ہے۔

خلوِّ فعلِ مضارع از نواصب و جوازم: یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: يَضْرِبُ زَيْدٌ مذکورہ مثال میں يَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ عواملِ نواصب و جوازم سے خالی ہے۔

نوٹ کل عوامل سو (۱۰۰) ہیں، ۹۸ لفظی اور دو (۲) معنوی ہیں۔

توابع کا بیان

توابع تابع کی جمع ہے۔

تابع: ہر وہ دوسرا لفظ ہے جو اپنے پہلے لفظ کے اعراب میں موافق ہو۔ اور دونوں کے اعراب ایک ہی وجہ سے ہوں۔

وضاحت: پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے کو تابع۔ اعراب ایک ہی وجہ سے ہوں یعنی

www.waseemziyai.com

اگر پہلا لفظ فاعلیت کی بنا پر مرفوع ہے تو دوسرا بھی فاعلیت ہی کی بنا پر مرفوع ہو۔ اگر پہلا لفظ مفعولیت کی بنا پر منصوب ہے تو دوسرا بھی مفعولیت ہی کی بنا پر منصوب ہو۔

زَیْدٌ عَالِمٌ کا تعلق تابع متبوع سے نہیں ہے۔ کیونکہ اگرچہ اعراب ایک جیسے ہیں لیکن اعراب ایک جہت سے نہیں ہیں، زَیْدٌ میں رفع مبتدا کی وجہ سے اور عَالِمٌ میں رفع خبر کی وجہ سے ہے۔

جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ عَالِمٌ کا تعلق تابع متبوع سے ہے۔ کیونکہ اعراب ایک جیسے ہیں اور اعراب کی جہت بھی ایک ہے، یعنی رَجُلٌ عَالِمٌ دونوں پر رفع فاعلیت کی بنا پر آیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے رَجُلُ پر اعراب بلاواسطہ اور عَالِمٌ پر بالواسطہ، اسی لیے متبوع کے اعراب بالاصالت کہلاتے ہیں اور تابع کے اعراب بالتبع۔

تابع کا حکم: تابع ہمیشہ اعراب میں متبوع کے موافق ہوتا ہے۔ یعنی اگر متبوع مرفوع ہو تو تابع بھی مرفوع ہوگا، اگر متبوع منصوب ہو تو تابع بھی منصوب ہوگا اور اگر متبوع مجرور ہو تو تابع بھی مجرور ہوگا۔

تابع کی اقسام: تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

صفت	تاکید	بدل	عطف بحرف	عطفِ بیان

صفت صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اُس کے متبوع (موصوف) یا متبوع کے متعلِق میں ہو۔

www.waseemziyai.com

پہلی قسم کی مثال: جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ[1] (میرے پاس وہ شخص آیا جو عالم ہے) مذکورہ مثال میں عَالِمٌ اُس معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس کے متبوع یعنی رَجُلٌ میں ہے۔

دوسری قسم کی مثال: جَآءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (میرے پاس وہ شخص آیا جس کا غلام حسین ہے) مذکورہ مثال میں حَسَنٌ اُس معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس کے متبوع (رَجُلٌ) کے متعلِق یعنی غلام میں ہے۔

نوٹ متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں تابع یعنی صفت اپنے متبوع کے دس چیزوں میں موافق ہو گا۔

	تعریف	تنکیر	تذکیر	تانیث	
اِفراد	تثنیہ	جمع	رفع	نصب	جر

لیکن بیک وقت اُن میں سے چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔

دوسری قسم میں تابع اپنے متبوع کے پانچ چیزوں میں موافق ہو گا۔

تعریف	تنکیر	رفع	نصب	جر

لیکن بیک وقت اُن میں سے دو چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔

کبھی صفت جملہ خبریہ ہوتی ہے اس وقت جملہ میں ضمیرِ عائد کا ہونا ضروری ہے۔

---

[1] هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (سورۃ الحشر آیت ۲۴) وہی اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا۔
اس مثال میں خالق، باری، مصور تینوں اللہ اسم جلالت کی صفات ہیں۔

www.waseemziyai.com

اور وہ ضمیر موصوف کی طرف لوٹے گی۔ جملہ حکماً نکرہ ہوتا ہے، اس لئے جملہ معرفہ کی صفت نہیں بنے گا۔ جیسے: جَآءَنِیۡ رَجُلٌ اَبُوۡہُ عَالِمٌ [1] مذکورہ مثال میں رَجُلٌ عَالِمٌ جملہ اسمیہ خبریہ صفت ہے اور ہٗ ضمیرِ عائد جو لوٹتی ہے رَجُلٌ نکرہ موصوفہ کی طرف۔

نوٹ کلام میں مقصود متبوع (موصوف) ہوتا ہے۔اور ضمیر موصوف وصفت نہیں بن سکتی۔

جَآءَنِیۡ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم مفعولِ بہ مقدم رَجُلٌ موصوف حَسَنٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل) غلام مضاف، ہٗ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف (رَجُلٌ) اپنی صفت سے ملکر فاعلِ مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تاکید تاکید کے لغوی معنی پختہ کرنا ہیں تاکید وہ تابع ہے جو نسبت یا شمول میں متبوع کو ثابت کرے گا تاکہ سننے والے کو کوئی شک نہ رہے۔

نِسبت کی مثال: جَآءَنِیۡ زَیۡدٌ زَیۡدٌ [2] مذکورہ مثال میں زیدِ اول مُؤَکَّد اور زیدِ ثانی

---

[1] وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِیۡہِ اِلَی اللّٰہِ (سورۃ البقرہ آیت ۲۸۱) اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے۔
اس مثال میں یوماً موصوف ہے اور ترجعون فیہ جملہ فعلیہ خبریہ اسکی صفت ہے۔

[2] اِذَا دُکَّتِ الۡاَرۡضُ دَکًّا دَکًّا (سورۃ الفجر آیت ۲۱) جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے گی۔اس مثال میں تاکید نے پاش پاش ہونے کو پختہ کیا۔

www.waseemziyai.com

تاکید اور مُؤَکِّد کہلائے گا۔ تاکید نے یہ ثابت کیا کہ زید کے آنے میں کوئی شک نہیں۔

شمول کی مثال: جَآءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ [1] مذکورہ مثال میں اَلْقَوْمُ مُؤَکَّد اور کُلٌّ تاکیداور مُؤَکِّد کہلائے گا۔ تاکید نے یہ واضح کیا کہ قوم کے سارے افراد آئے ہیں

تاکید کی دو قسمیں ہیں:

(۱) تاکیدِ لفظی (۲) تاکیدِ معنوی

تاکیدِ لفظی: لفظی تاکید سے مراد لفظوں کی تکرار ہے۔ جیسے: زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ [2]، ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ۔

تاکیدِ معنوی: وہ تاکید ہے جو آٹھ الفاظ میں سے کسی سے حاصل ہو۔ وہ آٹھ الفاظ یہ ہیں۔

نَفْسٌ	عَيْنٌ	كِلَا وَكِلْتَا	كُلٌّ
اَجْمَعُ	اَكْتَعُ	اَبْتَعُ	اَبْصَعُ

نَفْسٌ اور عَيْنٌ واحد اور جمع کی تاکید کیلئے استعمال ہوتے ہیں انکے آخر میں ضمیر ہوگی جو مُؤَکَّد کے مطابق ہوگی اور یہ دو کلمات بھی مُؤَکَّد کے مطابق ہونگے لیکن اگر مُؤَکَّد تثنیہ ہے تو نَفْسٌ اور عَيْنٌ واحد، تثنیہ یا جمع تینوں طرح استعمال ہوسکتے ہیں۔ جیسے: جَآءَ زَيْدٌ نَفْسُهٗ وَعَيْنُهٗ، جَآءَ زَيْدَانِ اَنْفُسُهُمَا وَاَعْيُنُهُمَا (تثنیہ کی صورت میں تاکید واحد، تثنیہ یا جمع تینوں طرح استعمال جائز ہے) جَآءَ زَيْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ وَاَعْيُنُهُمْ

---

[1] اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ (سورہ اٰل عمران آیت ۱۵۴) تم فرمادو! اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ اس مثال میں الامر موکد اور کلہ تاکید معنوی ہے۔

[2] وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (سورۃ الفجر آیت ۲۲) اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) اس مثال میں صفًا صفًا تاکید لفظی ہے۔

www.waseemziyai.com

کِلَا تثنیہ مذکر اور کِلْتَا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے: جَــآءَ نِــیْ الرَّجُلَانِ کِلَاهُمَا (میرے پاس دونوں مرد آئے)، جَاءَتْنِیْ الْمَرْءَ تَانِ کِلْتَاهُمَا (میرے پاس دونوں عورتیں آئیں)

کُلٌّ اور اَجْمَعُ واحد اور جمع کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ اور کُلٌّ کے بعد ضمیر ہوگی جو مُؤَکَّد کے مطابق ہوگی۔ جیسے: اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ (میں نے پورا غلام خریدا) اور اَجْمَعُ کا صیغہ مُؤَکَّد کے مطابق ہوگا۔ جیسے: اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ اَجْمَعَ (میں نے پورا غلام خریدا)

اَکْتَعُ، اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ بھی تاکید لے لئے آتے ہیں، لیکن اَجْمَعُ کے تابع ہیں یعنی اَجْمَعُ کے بغیر استعمال نہیں ہونگے، اور نہ ہی اَجْمَعُ پر مقدم ہونگے۔ جیسے: جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ (میرے پاس تمام قوم آئی)

نوٹ کلام میں مقصود متبوع (مُؤَکَّد) ہوتا ہے۔

اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ کی ترکیب: اِشْتَرَیْتُ اثبات فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، تُ ضمیرِ مرفوع متصل بارز فاعل، الْعَبْدَ مؤکَد، کُلَّ مضاف، ہٗ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے ملکر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بدل وہ تابع ہے جس کی طرف اُس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہو۔ لیکن نسبت میں تابع (بدل) مقصود ہوگا۔ جیسے: جَآءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ (تمہارا بھائی زید آیا) مذکورہ مثال میں زَیْدٌ مُبْدَل مِنْه ہے اور اَخُوْكَ بدل ہے

www.waseemziyai.com

اور نسبت میں مقصود اَخُوْكَ ہے۔

بدل کی چار قسمیں ہیں:

بدل الغلط	بدل الاشتمال	بدل البعض	بدل الکل

(۱) **بدل الکل**: وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول مُبْدَل مِنْه کا عین ہو۔ جیسے: جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ[۱] (میرے پاس تمہارا بھائی زید آیا) مذکورہ مثال میں اَخُوْكَ زَیْدٌ سے بدلِ کل ہے کیونکہ اَخُوْكَ جس ذات پر دلالت کرتا ہے، زَیْدٌ بھی اسی ذات پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) **بدل البعض**: وہ بدل ہے جس کا مدلول مُبْدَل مِنْه کے مدلول کا جز ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُهٗ (زید کہ اس کا سر مارا گیا) مذکورہ مثال میں رَاْسُهٗ زَیْدٌ سے بدلِ بعض ہے کیونکہ رَاْسَهٗ کا مدلول زَیْدٌ کے مدلول کا جزء ہے۔

(۳) **بدل الاشتمال**: وہ بدل ہے جس کا مدلول مُبْدَل مِنْه کا متعلِق ہو۔ جیسے: سُرِقَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ[۲] (زید کہ اس کا کپڑا چرایا گیا)۔ مذکورہ مثال میں ثَوْبُهٗ زَیْدٌ سے بدلِ اشتمال ہے کیونکہ ثَوْبُهٗ مُبْدَل مِنْه کا متعلِق ہے۔

(۴) **بدل الغلط**: وہ لفظ ہے جس کو غلطی کے بعد ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے: مَرَرْتُ بِحِمَارٍ رَجُلٍ (میں گدھے کے قریب سے گزرا نہیں بلکہ مرد کے قریب سے) مذکورہ مثال میں حِمَارٍ بدلِ غلط ہے، کیونکہ متکلم مَرَرْتُ بِرَجُلٍ کہنا چاہتا تھا مگر غلطی سے حِمَارٍ کا لفظ نکل گیا۔

۱۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (سورۃ الفاتحہ آیت ۷) راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا یہ پچھلے صراط سے بدل الکل ہے۔

۲۔ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ (سورۃ البقرہ آیت ۲۱۷) تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم۔
اس مثال میں قتال بدل الاشتمال ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، نون وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم، مفعولِ بہ مقدم، زَیْدٌ مُبْدَل مِنْہ، اَخُوْ مضاف کَ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر بدل مُبْدَل مِنْہ اپنے بدل سے ملکر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عطف بحرف وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو اور حرفِ عطف کے بعد واقع ہو۔ جیسے: جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ [1] (میرے پاس زید اور بکر آئے) مذکورہ مثال میں زَیْدٌ متبوع اور معطوف علیہ ہے اور بَکْرٌ تابع اور معطوف ہے۔ عطف بحرف کو عطفِ نسق بھی کہتے ہیں۔

نوٹ عطف بحرف میں تابع اور متبوع دونوں مقصود ہوتے ہیں۔

جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، نون وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم، مفعولِ بہ مقدم، زَیْدٌ معطوف علیہ واوٌ حرفِ عطف، بَکْرٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عَطفِ بیان وہ تابع ہے جو صفت نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کو واضح کرتا ہے۔ جیسے: اَقْسَمَ بِاللہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ [2] (ابو حفص یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ

---

[1] قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (سورۃ المائدہ آیت ۱۵) بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

[2] وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ (سورہ ابراہیم آیت ۱۶) اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

تعالیٰ کی قسم کھائی) مذکورہ مثال میں ابو حفص کنیت ہے اور ترکیب میں متبوع معطوف علیہ و مُبَیَّن ہے اور عُمَرُ علم ہے اور ترکیب میں تابع و عطف بیان ہے۔

أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ کی ترکیب: أَقْسَمَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، بابِ اِفعال، باء حرفِ جارّ، أَللّٰه اسمِ جلالت مجرور، جارّ اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ لغو متعلِق ہوا أَقْسَمَ فعل کا، أَبُوْ مضاف، حَفْصٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف اِلیہ سے مل کر مُبَیَّن، عُمَر عطف بیان، مُبَیَّن اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلِق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حروفِ غیرِ عاملہ

حروفِ غیرِ عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں۔

(۱) حروفِ تنبیہ: وہ حروف جن کے ذریعے متکلم مخاطب کو متنبہ کرتا ہے، تاکہ مخاطب متکلم کے بیان سے غافل نہ ہو، وہ تین ہیں۔

(۱) أَلَا (۲) أَمَا (۳) هَا

(۲) حروفِ ایجاب: وہ حروف جو کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں، وہ چھ ہیں۔

نَعَمْ	بَلٰى	أَجَلْ	إِيْ	جَيْرِ	إِنَّ

(۳) حروفِ تفسیر: وہ حروف جو کسی مجمل اور مبہم بات کی وضاحت کریں، وہ دو ہیں۔

(۱) أَيْ (۲) أَنْ

جیسے: اللہ تعالیٰ کا قول ہے، وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰاِبْرَاهِيْمُ (اور ہم نے اُسکو ندا دی یعنی اے ابراھیم)

www.waseemziyai.com

(۴) حروفِ مصدریہ: وہ حروف جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، وہ تین ہیں۔ (۱) مَا (۲) اَنْ (۳) اَنَّ ، مَا اور اَنْ فعل پر داخل ہوتے ہیں اور فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

(۵) حروفِ تحضیض: وہ حروف جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، وہ چار ہیں ۔

اَلَّا	هَلَّا	لَوْلَا	لَوْمَا

(۶) حرفِ تَوَقُّع: وہ قَدْ ہے، جب ماضی پر داخل ہوگا تو ماضی مطلق کو ماضی قریب بنادے گا اور تحقیق کا معنی دے گا۔ جیسے: قَدْضَرَبَ (بے شک اس نے مارا ہے) اگر مضارع پر داخل ہوگا تو تقلیل کا معنی دے گا۔ جیسے: قَدْيَضْرِبُ (وہ کبھی مارتا ہے)

(۷) حروف استفہامِ: وہ تین ہیں ۔

مَا	همزه	هَلْ

(۸) حرفِ ردع: وہ حرف جو مخاطب کو ڈانٹنے یا کسی کام سے باز رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، وہ كَلَّا ہے، جیسے کسی نے کہا فَلَانٌ يُبْغِضُكَ (فلاں تجھ سے بغض رکھتا ہے) تو مخاطب نے کہا كَلَّا ہرگز نہیں یعنی ایسا نہ کہو، کبھی لفظِ كَلَّا حَقًّا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (یقیناً عنقریب تم لوگ جان لو گے)

(۹) تنوین: تنوین دراصل اُس نونِ ساکن کا نام ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کا تابع ہو اور فعل کی تاکید کے لئے نہ ہو، اسکی پانچ قسمیں ہیں۔

www.waseemziyai.com

تنوینِ تَرَنُّم	تنوینِ مقابلہ	تنوینِ عِوَض	تنوینِ تَنْکِیْر	تنوینِ تَمَکُّن

تنوینِ تَمَکُّن: وہ تنوین جو اسم کے مُتَمَکِّن یعنی مُنْصَرِف ہونے کو بتائے۔ جیسے: زَیْدٌ[1]

تنوینِ تنکیر: وہ تنوین جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتائے۔ جیسے: صَهٍ (تو کسی وقت خاموش ہو جا)

تنوینِ عِوَض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کو حذف کرنے کے بعد مضاف پر مضاف الیہ کے بدلے میں لائی جائے۔ جیسے: یَوْمَئِذٍ یہ اصل میں یَوْمَ إِذْ کَانَ کَذَا تھا۔ مذکورہ مثال میں إِذْ مضاف ہے اور کَانَ کَذَا مضاف الیہ ہے، مضاف الیہ کے عوض إِذْ کو تنوین دی گئی تو یَوْمَئِذٍ ہو گیا، اسی طرح حِیْنَئِذٍ میں بھی تنوینِ عوض ہے۔

تنوینِ مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے۔ جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

مذکورہ چاروں قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

تنوینِ تَرَنُّم: وہ تنوین ہے جو اشعار کے آخر میں خوبصورتی کے لئے لائی جاتی ہے۔

تنوین تَرَنُّم اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ ⟷ وَقُوْلِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

(اے ملامت کرنے والی ملامت اور عتاب کم کر اور کہہ اگر میں درست کام کروں کہ تحقیق اس نے درست کام کیا) مذکورہ شعر میں اَلْعِتَابَنْ اور اَصَابَنْ پر تنوینِ تَرَنُّم ہے۔ جو اصل میں اَلْعِتَابَ اور اَصَابَ (فعلِ ماضی) تھے۔

---

[1] عَذَابٌ عَظِیْمٌ (سورۃ البقرہ آیت ۷) بہت بڑا عذاب۔

www.waseemziyai.com

(۱۰) نونِ تاکید: نونِ تاکید سے مراد نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ ہے جو فعلِ مضارع امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے: اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار)

(۱۱) حروفِ زیادت: وہ حروف جن کے حذف کرنے سے معنیٰ میں خلل واقع نہ ہو اور وہ آٹھ ہیں۔

لَام	با	کاف	مِنْ	لَا	مَا	اَنْ	اِنْ

آخری چار حروف کا تعلق حروفِ جارہ سے ہے۔

(۱۲) حروفِ شرط: حروفِ شرط دو ہیں۔

(۱) اَمَّا (۲) لَوْ

اَمَّا: اَمَّا تفسیر اور تفصیل کے لئے آتا ہے اور اس کے جواب میں فا کا لانا ضروری ہے۔ جیسے: ہم خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

لَوْ: برائے انتفائے ثانی بسبب انتفائے اوّل یعنی ثانی کا انتفاء ہوگا اوّل کے انتفاء کی وجہ سے۔ جیسے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا معبودان ہوتے، تو زمین و آسمان میں فساد بپا ہو جاتا)

(۱۳) لَوْلَا: برائے انتفائے ثانی بسبب وجود اوّل یعنی وجود اوّل کی وجہ سے ثانی کا انتفاء ہوگا۔ جیسے: لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ[1] (اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتے)

---

[1] وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (سورۃ الاعراف آیت ۴۳) اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔

www.waseemziyai.com

وضاحت: خلیفۂ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک حاملہ عورت کو جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا رجم کرنے کا حکم دیا، تو اُس وقت خلیفۂ رابع حضرت سیدنا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حاملہ عورت کا رجم وضعِ حمل کے بعد ہوتا ہے۔ اُس پر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زبانِ مقدس سے یہ جملہ نکلا۔

لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ (رضی اللہ عنہما)

(۱۴) لامِ مفتوحہ برائے تاکید: جیسے: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (یقیناً زید عَمرو سے افضل ہے)

(۱۵) ما بمعنی مادام: جیسے: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا، جب تک امیر بیٹھا ہے)

(۱۶) حروف عطف: وہ حروف جو اپنے ما بعد کو اپنے ما قبل سے ملانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اُن کے ما قبل کو معطوف علیہ اور ما بعد کو معطوف کہتے ہیں، وہ دس ہیں۔

واؤ	فا	ثُمَّ	حتّٰی	اِمَّا
أَوْ	أَمْ	لَا	بَلْ	لٰكِنْ

تمت بالخیر

اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے اس مقام پر نحوِ میر مکمل ہو گئی، لیکن ابتدائی طُلّاب کے لئے فائدے کے پیشِ نظر مستثنٰی کی مختصر بحث شامل کر رہا ہوں۔

www.waseemziyai.com

مُستثنیٰ کی مختصر بحث

مُسْتَثْنٰی: وہ لفظ ہے جو اِلَّا یا اُس کے اَخَوَات (مشابہ کلمات) کے بعد مذکور ہو تاکہ واضح ہو کہ مستثنیٰ کی طرف وہ چیز منسوب نہیں ہے جو مستثنیٰ منہ کی طرف منسوب ہے۔

جیسے: جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس زید کے علاوہ قوم آئی) مذکورہ مثال میں اِلَّا حرفِ اِسْتِثْنَاء، قوم مستثنیٰ منہ جس کی طرف مجیئ (آنے) کی نسبت کی گئی ہے اور اُس نسبت سے زید کو نکالا گیا ہے۔ اس لئے زید مستثنیٰ ہے۔ اِلَّا کے اَخَوَات

غَیْرُ	سِوٰی	سِوَاءٌ	حَاشَا	خَلَا
عَدَا	مَاخَلَا	مَاعَدَا	لَیْسَ	لَایَکُوْنُ

مستثنیٰ کی اقسام: دو قسمیں ہیں۔

(۱) مستثنیٰ مُتَّصِل (۲) مستثنیٰ منقطع

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جس کو لفظِ اِلَّا یا اس کے اَخَوَات کے ذریعے متعدد سے نکالا گیا ہو جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا[۱] مذکورہ مثال میں زید مستثنیٰ متصل ہے۔ کیونکہ زید قوم میں داخل تھا لیکن اِلَّا کے ذریعے حکمِ مجیئ (آنے) سے خارج کیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جس کو لفظِ اِلَّا یا اس کے اَخَوَات کے ذریعے متعدد سے نہ

---

[۱] اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (سورۃ العصر آیت ۳) بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ اس مثال میں استثناء متصل ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

نکالا گیا ہو جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا [1] مذکورہ مثال میں حِمَار مستثنیٰ منقطع ہے۔ کیونکہ حِمَار قوم میں داخل نہیں تھا۔

مستثنیٰ منہ کے مذکور ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اقسامِ مستثنیٰ: دو قسمیں ہیں۔

(۱) مستثنیٰ مُفَرَّغ (۲) مستثنیٰ غیرِ مُفَرَّغ

مستثنیٰ مُفَرَّغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب میں واقع ہو۔ جیسے: مَاجَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ [2]

مستثنیٰ غیرِ مُفَرَّغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔

جیسے: جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام کی اقسام: کلام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کلامِ موجب (۲) کلامِ غیرِ موجب

کلام موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔

جیسے: جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام غیرِ موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام میں سے کوئی ایک ہو۔

جیسے: مَا جَآءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ

جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ واحد

---

[1] فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ (سورۃ البقرہ آیت ۳۴) تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس مثال میں استثناء منقطع ہے۔

[2] وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴) اور محمد تو ایک رسول ہیں۔

مذکر غائب، نونِ وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم مفعول بہ مقدم، اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرفِ استثناء، زَیْدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

محمد وسیم ضیائی

16اپریل2020ء بمطابق ۲۲شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

فہرست مختلف تراکیب

نمبر شمار	فہرست مختلف تراکیب	صفحہ نمبر
01	زَيْدٌ عَالِمٌ کی مختصر ترکیب	14
02	ضَرَبَ زَيْدٌ کی ترکیب	15
03	اِضْرِبْ کی ترکیب	19
04	لَا تَضْرِبْ کی ترکیب	19
05	هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ کی ترکیب	19
06	غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ کی ترکیب	22
07	جَآءَ رَجُلٌ عَالِمٌ کی ترکیب	26
08	زَيْدٌ ضَرَبَ کی ترکیب	32
09	اِيَّاكَ نَعْبُدُ کی ترکیب	34
10	ضَرَبَ کی ترکیب	37
11	ضَرَبَا کی ترکیب	37
12	مَنْ رَّبُّكَ کی ترکیب	37
13	اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ کی ترکیب	37
14	مَا دِيْنُكَ کی ترکیب	37

www.waseemziyai.com

15	يَفْعَلُ کی ترکیب	39
16	يَفْعَلَانِ کی ترکیب	39
17	هٰذَا قَلَمٌ کی ترکیب	43
18	جَاءَ الَّذِيْ ضَرَبَكَ	44
19	جَاءَ الَّذِيْ اَبُوْهُ عَالِمٌ	44
20	حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ (نماز کی طرف آؤ) کی ترکیب	46
21	جَآءَنِيْ زَيْدٌ کی ترکیب	62
22	رَاَيْتُ زَيْدًا کی ترکیب	62
23	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ کی ترکیب	62
24	تراکیبِ جارّ مجرور کی وضاحت	75
25	اَلْمَالُ لِزَيْدٍ کی ترکیب	76
26	اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ کی ترکیب	78
27	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ کی ترکیب	78
28	مَا زَيْدٌ قَائِمًا کی ترکیب	79
29	لَا حُرْمَةَ لِلْفَاسِقِ (فاسق کا کوئی احترام نہیں ہے) کی ترکیب	81
30	يَا عَبْدَ اللّٰهِ کی ترکیب	82
31	لَنْ يَّخْرُجَ کی ترکیب	83

www.waseemziyai.com

32	سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ کی ترکیب	84
33	جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا کی ترکیب	92
34	رَاَيْتُ الْاَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ کی ترکیب	92
35	عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا کی ترکیب	93
36	كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا کی ترکیب	100
37	عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ کی ترکیب	101
38	عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی ترکیب	101
39	نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ کی ترکیب	102
40	مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ کی ترکیب	105
41	هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ کی ترکیب	106
42	رُوَيْدَ زَيْدًا کی ترکیب	106
43	زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ کی ترکیب	108
44	جَاءَنِي الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا کی ترکیب	108
45	زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ کی ترکیب	109
46	زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ کی ترکیب	110
47	زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو کی ترکیب	111
48	اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًوا کی ترکیب	112

www.waseemziyai.com

49	كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ کی ترکیب	115
50	كَمْ رَكْعَةً صَلَّيْتَ (تم نے کتنی رکعتیں پڑھیں) کی ترکیب	115
51	جَآءَنِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ کی ترکیب	119
52	اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهٗ کی ترکیب	121
53	جَآءَنِيْ زَيْدٌ اَخُوْكَ کی ترکیب	123
54	جَآءَنِيْ زَيْدٌ وَبَكْرٌ کی ترکیب	123
55	اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ کی ترکیب	124
56	جَآءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا کی ترکیب	130

www.waseemziyai.com